اللہ اکبر

نشتر

جسکو

ایک نہایت سچے فارسی زبان کے قصے [illegible] فصیح اردو مین

جناب

منشی محمد سجاد حسین مرحوم کسمنڈوی متخلص بہ انجم ملازم

سرکار آصفیہ حضور نظام [illegible] نے ترجمہ کیا

حسب فرمایش

محمد شفاعت علی منیجر مسلم بک ایجنسی امین آباد لکھنؤ

باراول

[illegible] آباد لکھنؤ [illegible] ہوا

چیدہ لٹریچر

			قیمت
(۱)	شراب لکھنؤ	(تاریخ)	ہمر
(۲)	مرقع اودھ	″	۸/
(۳)	تاریخ تمدن	″	۴عہ
(۴)	فلسفہ کی تعلیم	″	۱/
(۵)	خورشید بدر (نظم)	″	۱/
(۶)	مرقع لیلیٰ مجنون	(ڈراما)	۴/
(۷)	فسم و زہرہ	″	۱۴
(۸)	اسرار رنگون	(ناول)	۱۲/
(۹)	نشتر	″	۱۲
(۱۰)	خون عاشق	″	۳
(۱۱)	کرشمہ رقابت	″	۳/
(۱۲)	ناوک حسرت	″	۳/
(۱۳)	کشتۂ جفا	″	۳/
(۱۴)	نیرنگ وفا	″	۳/
(۱۵)	بدرالنساء	″	۳/
(۱۶)	ملکہ وفقیرہ	(قصہ)	۴/
(۱۷)	بہشتی زیور گیارہ حصہ فی حصہ	(مسئلے)	۳/

المشتہر شفاعت علی علوی منیجر مسلم بک ایجنسی امین آباد لکھنؤ

مصیبات آل محمد [illegible]	رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ... [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
شاہانِ اکبر [illegible]	[illegible] شاہی ... شاہی ... امرائے دربار کے چٹکلے ایشیائی معاشرت ... [illegible] ... (...)	[illegible]
مرقع اودھ	[illegible] اصول ... [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] ... محاورہ ... میں کیا ...	[illegible]
مرقع لیلیٰ مجنوں	[illegible]	[illegible]
قاسم و زہرا	[illegible]	[illegible]
اسرار لندن	... کی معاشرت و اخلاق ... [illegible] ... نام تبدیل کر دیے گئے ہیں	[illegible]
ملکہ ...	... متعلق ... [illegible]	[illegible]
بہشتی زیور	مستورات کے لیے آج تک ایسی بہتر کتاب تالیف نہیں ہوئی مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی	[illegible]

المشتہر محمد شفیع ... [illegible] ... مینیجر ... [illegible] ... آباد

بحوالہ دقوۃ

التماس مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ونصلی علی رسولہ الکریم

آمادہ گشتہ ام بگر امشب نظارہ را
پیوند میکنم جگر پارہ پارہ را

تو ہم بھی لہو لگا کے شہیدون مین مل جاتے ہین جس رنگ پر آج زمانہ مٹا ہوا ہے جس دُھن مین ہر ایک شخص جو کچھ بھی لکھا پڑھا ہو۔ مست نظر آوے گا جس سودے کو آج بازار مین بہت ارزان لے سکتے ہین۔ جس تماشے مین گو کچھ بھی لطف نہ آیا ہو مگر تعریفین مفت موجود ہین آج اسی گروہ مین ہم اپنا نام بھی لکھوا کے دیتے ہین۔

در مخزن جگر گہر چند جمع بود　　　والا گشت دیدہ بدامان فروختم

یعنی ایک فارسی قصے کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس کتاب کے تفصیلی حالات کے واسطے ایک مستقل دیباچہ درکار تھا۔ مگر نہ مین بالفعل لکھ سکتا ہون اور نہ امید کہ اسکے ملاحظے کی تکلیف گوارا کیجیے گا۔

در عشق گفتگو بخموشی حوالہ ایست　　　اہل نظر نگہ ز تغافل گرفتہ اند

مختصر یہ ہے کہ اصل کتاب سید علی سلوی فارسی ہندی آمیز زبان مین قلمی میرے پاس موجود ہے۔ سال تصنیف ۱۲۰۵ھ اور تاریخ کتابت ۱۲۴۲ ہجری ہے۔ جس مین مصنف نے اپنے عشق و محبت کا واقعہ نہایت سادہ الفاظ و عبارت مین

لکھا ہے تکلف اور تصنع نام کو بہت ہی کم اور سچا قصہ ہے۔ اس لیے دیکھنے والے دل کی کیفیت کا کچھ تماشا دیکھ سکتے ہیں۔

[illegible] انداز [illegible] عشق [illegible] [illegible] بات [illegible]

مصنف کے مذاق اور لیاقت [illegible] کے متعلق [illegible] طبیعت [illegible] ہو یہ بار گران

ناظرین کے ذوق سلیم اور انصاف پر چھوڑا جاتا ہے [illegible] کے جگر

سوز اثر پر اپنی بہت سی [illegible] کو قربان کر دیا ہے اور [illegible]

بچا ہی رہا ہوں۔

[illegible] آید [illegible] جنون محرا [illegible] محمل [illegible] اند

بہت اکثر دوستوں نے اس کتاب کے ترجمہ پر بار بار زور دیا۔ مگر مجھے اپنی لیاقت

و استعداد کا اندازہ خوب [illegible] تھا اور اپنی چادر سے پاؤں پھیلانے

کا خمیازہ سہہ چکا تھا۔ کبھی [illegible] اور اسی مشکل [illegible]

کی جرأت نہ ہوئی۔

خوارم نہ آنچنان کہ دگر [illegible] وصال — باور کنم اگر چہ ہم از آسمان رسد

[illegible] کمال اور نازک خیال اہل فن کی نظر [illegible]

قلم [illegible] تھا اور نکتہ چین [illegible] ہیں [illegible] کے

[illegible] ایک مشغلہ انکے لیے مہیا کر دوں۔

عمر بیست کہ آوازہ منصور کہن شد — من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

زیادہ مجبوری یہ آپڑی کہ میرے عزیز دوست منشی محمد نور الحسن صاحب کا کوروی نے

اصرار کو ضد کی حد تک پہنچا دیا کہ اسکا ترجمہ کرنا چاہیئے ناچار میں نے بحکم آزردن

دل دوستان جہل است و کفارہ یمین سہل۔ اس جرم کو اپنے سر لیا اور جادوئی کمال

سحر بیان شاعران وقت کا منہ چڑھانے کو آمادہ ہو گیا۔

برداشتی نقاب زدیدن بر آمدم — در گفتن آمدی ز شنیدن بر آمدم

افسوس ہے تو یہ کہ جو کام اسوقت میں کرنے پر مستعد ہوا کاش اسی کو کچھ برسوں قبل لیکر بیٹھتا

جب دل و دماغ کسی قدر ٹھکانے تھے اور بعض سامان طبیعت کے ابھرنے کے زیادہ مہیا تھے

دیر آمدی اے [illegible] سرمست — زودت ندہیم دامن از دست

توقع ہے کہ ناظرین [illegible] کی قدردانی [illegible] جس کی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] صاف دلی ہو جس سے مجھے [illegible] ہوگا کہ [illegible]
[illegible] سے آگے [illegible] ہوئی ہستی کو کسی کا دامن [illegible]
کرنے لگا یعنی میرا عیب [illegible] کو شمار کرنے بیٹھے گا اور کسی کو [illegible] ہو کے
ہوئے [illegible] پر آمادہ ہو جاوے ؏

کس عنان گیر نشد در دمن از ہیبت حرم — تا در بتکدہ در سایۂ ایمان نیستم

ان طبیعت کا لگاؤ اور [illegible] میں سوز و گداز کسی کا خاص حصہ نہیں ہے اس لیے مجھے
اسکا رنج نہیں کہ اچھی [illegible] مذاق سے میرا دل [illegible] ہو جاتا ہے
اسی وجہ سے [illegible] ذوق کے اقتضا سے [illegible] یہ مشکل کام اپنے ذمہ لیا ہے
[illegible] نگاری اور ناول نویسی کی [illegible] ترقی انشا پرداز [illegible] کی عالی
دماغی اور روشن خیالی [illegible] مجھ [illegible] جا [illegible] اور [illegible] بھی
ٹھوکر پر ٹھوکر کھائے نہیں ہو سکتا نتیجہ [illegible] اگر [illegible] کمال [illegible] ہے
تو میرے [illegible] کمالی بھی [illegible] گیا ہے ؏

[illegible] — در عرصۂ حیات برافتادہ ایم

[illegible] کتاب [illegible] سے
تو میری [illegible] اور [illegible] رنگ آمیزی [illegible] پہنچ گئی ہے ؏

ناز [illegible] افسردہ خاطران — سرسبزی بہار چمن [illegible]

[illegible] ناظرین خاکسار کی [illegible] فرما کے [illegible] کھائیں گے
اور [illegible] ہے ؏

[illegible]

گستاخی [illegible]

خاکسار محمد سجاد حسین کسمنڈوی

ملازم سرکار نظام مقام گلبرگہ شریف

پنجم رمضان المبارک ۱۳۱۱ ہجری مطابق [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت چند سطریں [illegible] تعلق [illegible] سرگذشت [illegible] کی [illegible]
[illegible] ایک [illegible] یادگار [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] الحتاج
الی اللہ سید محمد حسین شاہ عفی اللہ عنہ [illegible] کی دعا [illegible] اور [illegible]
اور خدا [illegible]

ہر کہ خواند [illegible] دارم [illegible] گنہگارم

[illegible] حالات

[illegible] شاہ لقب [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] والد حضرت
[illegible]
[illegible]
والد بزرگوار [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب قران امیر تیمور [illegible]
[illegible] تفصیل درج ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible] امیر [illegible] صاحب
قران [illegible] کے پاس [illegible] وطن تشریف لے گئے [illegible] حاجزادے

سید امیر شاہ نے اپنی جوانی میں [illegible] صاحب قرآن قدس سرہ شریف [illegible] حدود [illegible] سے [illegible]
بدخشان میں اقامت اختیار کی اور حسب رواج خاندان ارشاد و ہدایت خلق میں
مصروف رہے۔ [illegible] نوبت سجادگی حضرت حاجی الحرمین سید میرک شاہ رحمۃ اللہ علیہ
جد بزرگوار کاتب الحروف کو پہنچی اور بموجب بشارت ارواح طیبہ حضرت بزرگان
معہ چند تبرکات شریفہ عازم ہندوستان ہوئے [illegible] وارثان کے
ساتھ داخل کابل ہوئے صوبہ [illegible] کی استدعا سے چندے اقامت کر کے بقصد
شاہجہان آباد وارد لاہور [illegible]
ایک شخص مسمی سید گل شاہ نے [illegible] بادشاہ ہندوستان کے پاس روانہ کیا کہ
سادات بارہ [illegible] سید موصوف کی معاودت بادشاہ کا بعد
پلٹنے [illegible] خواص خاص کیا تھا جناب حاجی صاحب
کی خدمت میں بھیجی [illegible] قبول کر کے شاہجہان آباد
نہ جانا ایک قصہ طویل ہے [illegible] حاجی صاحب موصوف نے بموجب بشارت روح
بزرگان [illegible] قصبہ بندگی متعلقہ چکلہ [illegible]
سے [illegible] شاہجہان آباد [illegible]
[illegible] بسر فرمائی [illegible] باطنی سے سرفراز
کیا حاجی صاحب [illegible]
سید عرب شاہ والد مصنف سید محمد [illegible] شاہی
اختیار کرے اور نفع کثیر خلق اللہ کو پہنچایا بالجملہ بعد انتقال حاجی صاحب اور دست برد
نادر شاہ اصفہانی و احمد شاہ درانی اور تغیر سلطنت گورگانی کے نواب نجیب الدولہ [illegible] صاحب
کو اپنے ہمراہ شاہجہان آباد میں لایا اور عموی موصوف نے بعد چندے نجیب آباد اور [illegible]
[illegible] میں اقامت اختیار کی اور وہین انتقال فرمایا میرے والد ماجد سکھون کی
[illegible] سے تنگ ہو کر [illegible] میں تشریف لائے اور وہین شادی بھی کی چنانچہ
[illegible] ولادت ہوئی اور دو چھوٹے بھائی بھی اسی شہر مین پیدا ہوئے
[illegible] جناب والد [illegible] انتقال فرمایا [illegible] چھوٹے بھائی

[illegible] مصنف [illegible] مترجم

یعنی سید حسین شاہ و سید قاسم شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ جو میرے نانا صاحب قبلہ کے [illegible]
[illegible] شہر [illegible] اگرچہ [illegible] کی تعریف شفقت کا نتیجہ [illegible] ہے

مصنف کا آبائی سلسلہ اور نظامت کا قصہ

میرے نانا صاحب قبلہ حکیم میر محمد [illegible] حضرت [illegible] سید عطاء [illegible] پیدا ہوئے تھے اور علم و فضل [illegible] حکمت [illegible] اس وقت [illegible] آپ کے والد [illegible] بادشاہ کے وقت میں [illegible] شاہجہان آباد [illegible] بادشاہی [illegible] شادی [illegible] کی ۱۲۸۰ھ [illegible] شادی ہوئی [illegible] موعود [illegible] احمد خان [illegible] با تمیز تھے اور شہر [illegible] گردش بعد خرابی و تباہی حکومت ہند [illegible] نانا صاحب [illegible] منگ صاحب [illegible] کرتے تھے اور یہ بزرگ صاحب [illegible] منگ صاحب جب کلکتہ سے دوبارہ کانپور میں آئے اور کرنیل ہیلڈی صاحب کی [illegible] افسر نے [illegible] ہوا اچھا سا [illegible] توجہ ہوئی تو [illegible] صاحب نے نانا صاحب سے ذکر کیا کہ مجھے [illegible] الفرسٹن [illegible] کتاب [illegible] نہیں ملتی اور [illegible] مفت [illegible] ہوتا ہے اگر آپ [illegible] کام آپ کے ذمہ نہیں [illegible] بہتر ہو نانا صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حسن شاہ اس کام کو قبول کریں گے تو آپ کی غایت پوری ہو سکتی ہے۔ چنانچہ منگ صاحب نے مجھ کو بلوا کے اصرار کیا اور [illegible] شروط کے اسکو قبول کر لیا اگرچہ میری کوئی تنخواہ معین نہ ہوئی تھی مگر منگ صاحب [illegible] اعلیٰ منش اور فیاض [illegible] انگریز تھا میرے ساتھ [illegible] علاوہ نہایت ہی عزت اور توقیر کرتا تھا اور بارہا بیش قیمت اشیا اور معتد بہ نقد سے

۱؎ نانا [illegible] منشی گری [illegible] جیسا آئندہ معلوم ہوگا۔ مترجم
۲؎ [illegible] صاحب مصنف کے نانا سے فارسی یا اردو پڑھتا تھا۔ مترجم

[illegible] آخر [illegible] باپ [illegible]

[illegible] دل [illegible]

تھا اور [illegible]

اور دشمنوں سے [illegible] اپنے [illegible]

[illegible] تھا اور [illegible]

[illegible] آپ سے کہا [illegible]

[illegible] کرتا تھا [illegible] اب مجھے کسی [illegible]

[illegible] جو کچھ کہتا ہے [illegible]

خانگی اور معقولی وکالت [illegible]

[illegible]

[illegible] اگر آپکا [illegible] لائق ہوا [illegible]

کر دیا جائے [illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے [illegible]

[illegible] کہ مجھے بھی اب زیادہ

آپکے [illegible]

[illegible] انگریز تھا [illegible] صاحب بہادر [illegible] لوگ۔ [illegible]

[illegible] اور اخلاق

[illegible]

کا اُس زمانہ سے بہت اچھا ہے مگر بات یہ ہے کہ پچھلے وقتوں کے انگریز [illegible] وشریف

آتے تھے اور [illegible] سادگی کے ساتھ [illegible] رکھتے تھے اب

دونوں طرف [illegible] مترجم ۱۲

[illegible] سے پتہ چلتا ہے کہ صاحب بہادر کی میم نہ تھی اور عیاش بھی تھے۔ مترجم۔

تو چپکا رہا پھر فرمایا کہ اچھا اسوقت کنجیاں اپنے پاس رکھیے - میں پھیرے لونگا میں خوش ہوا
کہ اس جھگڑے سے نجات ملی دوسرے دن صاحب نے اُس عورت کو نکلوا دیا میں نے
سنتے ہی صاحب سے جا کر سفارش کی مگر اس نے ہرگز قبول نہ کیا تب میں نے
کہا خیر اگر آپ اسکو نکالتے ہیں آپ کو اختیار ہو مگر میری کنجیاں لے لیجیے مجھے بھی رخصت
کیجیے - صاحب نے کہا تم کیسی باتیں کرتے ہو وہ تمھاری دشمن ہے میں نے کہا ہوا کرے
اگر آپ مہربان ہیں تو کسی کی دشمنی مجھے ضرر نہیں پہونچا سکتی ناچار صاحب نے پھر اسکو
بلوا لیا - مگر تھوڑے ہی دنوں میں وہ اپنی سزا کو پہونچ گئی یعنی صاحب نے بچشم خود اسکو
ایک خدمتگار کے ساتھ مختلط دیکھ لیا اسیوقت بہت فضیحتی سے نکال باہر کیا - غرضکہ خانگی عداوت
سے منگ صاحب بے انتہا مجھپر مہربان تھا اور کمال آزادی اور خود مختاری سے میں
بسر کرتا تھا میری عمر اُس زمانہ میں پندرہ سولہ برس کی تھی دوسرا صاحب نے بریلی سے
اپنے متعلقین کو بلوا کے قصبۂ [illegible] میں جو کانپور سے دو کوس پورب کیطرف ہو سکونت کرلی
تھی اور چونکہ کوئی تعلق خدمت باقی نہ رہا تھا اکثر خانہ نشین رہتے تھے میرا چھوٹا بھائی
میر حسین شاہ اور چچازاد بھائی میر محمد یوسف شاہ اور بعض قرابت داروں کے کمپ میں
رہتے تھے اور صاحب نے میرے لیے ایک عمدہ بنگلہ بنوا دیا تھا اور چونکہ صاحب کا ذاتی مکان
معہ ضروریات حمام وغیرہ اس زمانہ میں زیر تعمیر تھا مجھسے صاحب نے فرمایا کہ تم اپنے بنگلہ کی
درستی اعلیٰ درجہ بالکمال کرالو چنانچہ اسی وجہ سے میں اُن دنوں اپنا بنگلہ چھوڑ کر منشی روشن علی
صاحب کے مکان میں (جو نانا صاحب کے دوست تھے) جا رہا تھا اور روز [illegible] صاحب کے پاس آجایا کرتا تھا

تا دم حشر محبت میں دعائیں دون کا   واہ کیا شے ہو سلامت رہو قسمت میری

طبیعت آئی ہو

پھر نظارہ چلا ہو کوچۂ قاتل میں داغ   کس بلا کا ہو کلیجہ کس غضب کا دل ہو

اُس زمانہ یعنی سنہ ۵۹ء میں کمپ کا بخشی + کلن صاحب نامی ایک نہایت عیاش مزاج نوجوان تھا

---

* غالباً ٹیلر یا کوک ہوگا - مترجم -

+ بخشی سے مراد محاسب فوج قدیم محاورہ فارسی کے اعتبار سے صحیح مگر عہدے اور اُسکی امارت پر قیاس نہیں ہو سکتا کہ محاسب تھا میں سمجھتا ہوں کمانڈنگ افسر کو بخشی لکھا ہے کیونکہ قدیم زمانہ میں بخشی وزیر جنگ کو بھی کہتے تھے جیسا کہ سکندر نامہ وغیرہ میں لکھا ہے - مترجم

چنانچہ [illegible] کشمیری [illegible] آدمی [illegible] سے [illegible] جنگل کے برابر [illegible] جاتا تھا ایکدن محمد اعظم نامی [illegible] جو کشمیری [illegible] قوم کا [illegible] تھا اور [illegible] شناسا [illegible] پر کھڑا تھا مجھکو دیکھ کے سلام کیا [illegible] جواب مناسب دیدیا [illegible] اگر [illegible] فرمائیے

[illegible] دشمن کے گھر سے [illegible]

مجھ سے مروت [illegible] ایک [illegible] پال کے نیچے [illegible] کا مقام [illegible] گیا۔ وہان اور بھی [illegible] بیٹھے تھے انھون نے میری تعظیم کی اور کشمیری [illegible] محمد اعظم نے اُنکا جواب دیکے مجھ سے کہا [illegible] شخص [illegible] فارسی [illegible] اور اُن کو لکھوا لیا ہی مگر بعض اشعار انمین غلط معلوم ہوتے ہین آپ ذرا توجہ فرما کے [illegible] مین وہ غزلین اُس سے لے کے دیکھنے لگا۔ اس پال کے نزدیک [illegible] ایک خیمہ کھڑا ہوا تھا [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] غزلین دیکھنے دیکھتے آنکھ اٹھا کے خیمہ کیطرف [illegible] تھا کہ [illegible] ایک پری پیکر نہایت حسین لباس فاخرہ اور زیور گران بہا پہنے ہوے خیمہ سے نکلی [illegible] چلی گئی [illegible] کبھی خیمہ کیطرف [illegible] اور کبھی غزلون پہ [illegible]

بانکی چتون پہ ادا لوٹ گئی ابھرے جوبن پہ حیا لوٹ گئی

اتنے مین کسی کے آنیکی چاپ معلوم ہوئی مین نے سر اٹھا کے دیکھا تو وہی عورت جسکا بیس اکیس برس کا سن ہوگا عباسی رنگ کا دوشالہ اوڑھے ہوے قریب میرے تخت کے آئی اور اُن لوگون کو اُستاد جی کہہ کے سلام کیا میرے قریب محمد اعظم بیٹھا تھا اور تخت کے نیچے اُسکا بیٹا اُسی کے قریب وہ کھڑی ہوگئی اُسکا حسن گلوسوز اور رنگ سُرخ و سپید دیکھ کے مجھے تحیر سا ہوگیا حقیقتًا بہت کم ایسی صورت دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا

وہ شرمیلی آنکھین وہ شرمیلی صورت وہ ہنسنا بھی کھلکر نہین جانتے ہین

ٹھوڑا سا توقف کر کے اس نے کشمیری زبان میں مجھ سے پوچھا جسکا جواب [illegible] اعظم نے اسطرح دیا
[illegible] میں سمجھ گیا میرا حال پوچھتی ہے اسکے بعد [illegible] پھر کشمیری کی طرف چلی گئی مجھے اسکا جانا
سخت ناگوار ہوا اور دل کو بیچینی سی پیدا ہو گئی ہر چند کہ [illegible] کا وقت تنگ ہوا جاتا تھا مگر میں
چاہتا تھا کہ پھر آئے تو اسے دیکھ لوں اس لیئے دیدہ و دانستہ توقف کرتا تھا۔

خود دیکھی کہ جو [illegible] دیکھ لین　　چلتی ہو کس طرح [illegible] دیکھ لوں

اشعار بھی دیکھتا تھا اور بعض جگہ درست کرتا جاتا تھا اور اسکو سمجھاتا بھی تھا اتنے میں دو
عورتیں ایک تیرہ چودہ سال کی بہت ہی سرخ و سپید [illegible] پاس
اور قیمتی زیور پہنے ہوئے سپید دوشالہ اوڑھے دوسری پچیس برس کی عمر والی فربہ اندام
گندمی رنگ متوسط درجہ کی پوشاک پہنے پلنگ کی طرف سے ہماری جانب آئین
اور اسی طرح استاد جی استاد جی کہہ کر [illegible] کے کشمیری زبان میں میرا حال پوچھا
اور ایک [illegible] میں [illegible] کہا کہ [illegible]
لکھدو [illegible] میر صاحب قبلہ [illegible] کہکے
دونون پلنگ پر بیٹھ گئین ذرا دیر کے بعد ایک اٹھی اور [illegible] گئی میں [illegible] غزلین
دیکھ رہا تھا اور سوچتا تھا [illegible] پھر آجاتی تو دیکھ لیتا۔

موسی سے کہدو طور پہ جایا کرین نہ روز　　اچھے نہیں [illegible] برق جا کے سامنے

یکایک جو عورت اٹھ گئی تھی اپنے ہمراہ ایک نازنین سو سے [illegible] آفت جان دوشیزہ
سیزدہ سالہ کو لے کے آئی جسکا چمپئی رنگ اور چشم شہلا قیامت ڈھاتی تھی کافر ادا والی
نے [illegible] ڈالی تھی۔ نہایت زرق برق لباس اور زیور [illegible] پہنے
بسنتی دوشالہ اوڑھے اس دلفریب ادا سے آکے کھڑی ہو گئی کہ بجلیان گر پڑین سے۔

نگاہ شوق نے کس کی پکار کر یہ کہا　　میری جگہ بھی کوئی جلوہ گاہ میں رکھیے

میری آنکھ کھلی کی کھلی رہ گئی اور محو حیرت ہو گیا۔

بجلیان دیکھنے والو نپہ گراتے آئے　　تم جدھر آئے ادھر آگ لگاتے آئے

ع چمپئی رنگ اسکا اور جوبن وہ گدرایا ہوا

میری آنکھ چار ہوئی کہ تیر عشق سینہ کے پار ہوا چشم افتادن ہمان دل دادن [illegible]
بالکل [illegible]

تھے جھومتی ہوئی چلی تھی اور وہ بھی بچھڑے کے سینے کے اندر رہ گیا ہے تلوار جیسے پتھر ٹھہرا یا بلکہ خون کا
پھوٹا ہاتھ سے گر گئی ۔ [illegible] اور [illegible] ان سے نکلا ۔
آنکھ [illegible] سے | کیا خبر دونون کی کچھ [illegible]
[illegible] حیران تھا کہ پروردگار تو نے کس قیامت کی صورت پیدا کی ہے [illegible]
[illegible] ہاتھ سے [illegible]

کچھ جوانی تھا [illegible] | وہ [illegible]

میرا صبر و قرار جو تھا رہا اور دل میں جو مقصد ہوا تھا اس قیامت [illegible]
تھوڑی مشغل سے میں نے حواس درست کیے اور دیکھا تو پہلی عورت بھی آگئی [illegible]
پلنگ پر بیٹھی [illegible] وہ شوخ [illegible] پاک کی [illegible] پکڑ کے کھڑی ہوگئی اور [illegible]
اس ناز سے دیکھا کہ میں کچھ تمام کے رہ گیا [illegible]

شوخی سے ہر شگوفہ کے کرشمے اڑا دیے | جس غنچہ پر نگاہ پڑی دل بنا دیا
امیر اس ناز سے ظالم نے دیکھا | نگاہیں بول اٹھیں وہ لے لیا دل

ایک عورت نے پوچھا استاد جی کوئی غزل درست ہوا محمد اعظم نے کہا ہاں کئی شعر
آپ نے بنا دیے ہیں اور وہ اصلاح شدہ شعر بھی سنائے میری پری جمال معشوقہ نے
کہا استاد جی کیا یہ صاحب شاعر ہیں میں نے جواب دیا نہیں بندہ شاعر نہیں ہو مگر سمجھ

لیتے ہیں [illegible] | تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

محمد اعظم نے میری اور [illegible] صاحب کی حد سے زیادہ تعریف [illegible] میں چپکا سر جھکائے
حیران بیٹھا تھا اس مہ جبین نے فرمایا یہ سب سچ مگر معلوم ہوتا ہے صاحب [illegible] نہیں [illegible]

کبھی سمجھے نہ کوئی ناسمجھ ان بھولے بھالوں کو
سمجھتے ہیں یہی کچھ چاہنے والوں کی چالوں کو

میں نے کہا کیا کہوں مجبوری ہے

یک سن و یہ سر قتل اندر پر زادے چند | وائے بر صیدیکہ یک باشد و صیاد سے چند

محمد اعظم نے کہا واہ میر صاحب خیر تو ہے اسقدر سر جھکائے آپ کیوں بیٹھے ہیں میں نے
کہا [illegible] کی وجہ سے [illegible] صرف تمہاری خاطر سے بیٹھا ہوں مگر طاقت
[illegible] نہیں کہ [illegible] اٹھ سکے

یان لعل [illegible] نے [illegible] تو نہین لگا ۔ [illegible] لیکن دل کو
اُس نے کہا واقعی شدت درد سے آپ کے چہرے پر ایک رنگ آتا ہے [illegible]
اور کاغذ بھی آپکے ہاتھ سے گر گیا تھا خیر اسوقت [illegible] آئندہ [illegible] بانگ [illegible]
کہا نہین کیا مضائقہ ہے جسقدر ہو سکتا ہو درست کیے دیتا ہون [illegible]
[illegible] اور اپنے [illegible] صاف [illegible] ۔

دل [illegible]

[illegible] آپ [illegible]
اور [illegible] صاحب کی خدمت مین مدتون سے نیاز رکھتا ہے
ہنوز یہ فقرہ تمام نہوا تھا کہ [illegible] عورت نے کہا آپ پھر بھی تشریف لایے گا مین نے
کہا بشرط فرصت از کار و بار خاوندان - یہ سُنکے میری سخن شناس معشوقہ نے کمال
شوخ طبعی اور بے ساختگی سے مسکرا کے کہا - ہرگاہ ایشان خاوند دارند پس ایشان
را فرصت کے دست دہد یہ کہا اور طناب چھوڑ چپت ہوگئی ہائے اسوقت میرا
عجب حال ہوا ۔

[illegible] دیکھتے جاؤ ۔ خدا کے واسطے پھر پھیر دیکھتے جاؤ

ہر چند چاہتا تھا کہ ضبط کرون مگر [illegible] اور دل کی الجھن دم نہ لینے دیتی تھی دل و
جگر کے پرخچے اڑے جاتے تھے سر پکڑا [illegible] نہین بند ہوئی جاتی تھی کچھ عجب حال
تھا اور جی چاہتا تھا کہ پھر ایکبار [illegible]

[illegible]

چونکہ کمال بے طاقت اور مضطرب ہو گیا تھا میرا [illegible] نے کہا کہ آپ درد سر اور بیخوابی سے سخت
ہی پریشان ہین آنکھین سرخ اور پر آب ہین اسوقت تشریف لے جائیے استراحت فرمائیے [illegible]

اب تو جاتے ہین بتکدہ سے میر ۔ پھر ملین گے اگر خدا لایا

جب بنگلہ پر پہونچا نہایت بیقراری سے پلنگ پر گر پڑا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا تھا کہ کیا ہوگا
یہان پر بہت سے شعر کسی پرانی مثنوی کے لکھے ہین جنمین کا ایک یہ ہے۔

پشت گریہ کنان چھوڑا اُسکے در کو ۔ بناچاری چلا مین اپنے گھر کو

اسوقت کے اردو شاعر وہی ہونگے جنکا [illegible] ذرا اول [illegible] لکھا ہے
مین نے یہ سب شعر چھوڑ دیے ۔ مترجم ۔

دیکھا ہی چکے ہین جیا ہی شیخ کچھ نہ پوچھ — ایمان کی تو یہ ہی کہ ایمان تو گیا

چونکہ میرے کاروبار [illegible] سمجھتا تھا پھر دن چڑھے جب دونون بھائی میرے پاس آ گئے تو انکو سمجھا بجھا کے ہر دم کا بہانہ کرکے پڑ رہا اگر کوئی کچھ پوچھتا تھا تو خاموشی کے سوا کچھ جواب نہ تھا ؎

[illegible] نے کیا شیدا — کہ جاتے تو ہین لیکن بتا نہین سکتے

رات کو تھوڑا سا کچھ کھایا نہ پیا ویسا ہی لیٹ رہا بیقراری سے کروٹین بدلتا تھا کسی پہلو چین نہ تھا ۔ محمد اسمٰعیل ذبیح ؎

چین بستر کا رہا بر و کردہ آسودن نداد — شب ہمہ شب چون خیال یک کاکل خمار بود

ساری رات تڑپتے گذری ہزارون شعر پڑھتا تھا اور زار زار روتا تھا جب صبح ہوئی منشی روشن علی نے کھانے کے لیے بہت اصرار کیا مین نے بڑی مشکل سے دو ایک لقمہ کھائے اور سوار ہوکے کچہری چلا جب اس مقام پر پہنچا آہستہ آہستہ گھوڑے کو چلایا کہ شاید محمد اعظم یا اسکا بیٹا مل جائے اور کوئی تقریب اندر جانے کی ہو جائے

اس طرف کا ہو کے ہم بادیہ پیما آئے — کوئے جاناں کی ہوا جا کے لگا لائی ہے

ساعت کی ساعت توقف بھی کیا مگر ہائے کوئی نہ ملا ؎

ترے کوچے [illegible] ہم کل اس طرح سے جا بیجا ٹھہرے — چلے جاتے تھے تھم کر بڑھے جھک کر ذرا ٹھہرے

جی چاہتا تھا گھوڑے سے گر پڑون اور جان دیدون ہائے کسی کی رسوائی [illegible] خیمہ مین بے طلب جانا مناسب نہ سمجھا اور محروم واپس روتا ہوا آیا [illegible]

شوق نظارہ ترا کھینچ کے لایا تھا اسے — گر [illegible] قیس کے پاؤن مین سلاسل [illegible]

دیکھ لیتی جو اٹھا کر تو ترے ٹوٹتے ہاتھ — لیلی اتنا تو نہ تھا پردہ محمل بھاری

غرضکہ کل کیطرح آج بھی بنگلہ مین لیٹ رہا مگر اس غیر معمولی حالت سے سب کے سب پریشان حال تھے تا آنکہ صاحب بہادر خود میرے بنگلہ مین مزاج پرسی کو آئے مین نے دردسر وغیرہ کا بہانہ کر دیا وہ چلے گئے مین ایک عجیب حالت اضطرار و [illegible] اور اپنے حال زار پر خود ہی افسوس کرتا تھا غضب تو یہ کہ نہ میرا جانا ہو سکتا نہ اسکو خبر نہ کوئی یار نہ غمگسار نہ نامہ بر نہ پیام رسان ؎

نہ گذر یار تک اپنا نہ بغیر اسکے قرار — کس پہ آئی ہے ہوا اور آئی ہے طبیعت کیسی

رات کو اور بھی الجھن نے ترقی کی بے چینی سے پاؤن [illegible] مجھے سودائی بنا دیا کبھی

زار زار روتا تھا اور سینہ دل خانہ خراب کی بیکسی اور مصیبت پر افسوس کرتا تھا [illegible]
کس عذاب میں گرفتار ہو گیا ہے۔

دل ہے کس طرح سنبھلتا ہی نہیں ہے ۔۔۔ میں لاکھ سمجھاتا ہوں پہ سمجھتا ہی نہیں ہے

بالجملہ آپکا دن اور رات بھی پریشانی اور نالہ و شیون میں گذری ہے۔

دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی ۔۔۔ عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی

تیسرے دن پھر اُس مقام پر تو نظر نہ پڑی مگر کوئی نہ ملا چار رنگ پہ آیا اور عصر کے وقت نزدیک زنجیر دکانہ [illegible] حساب اور [illegible] کی تھیلی دونوں [illegible] کے حوالہ کر دی [illegible] اجرت زنجیر کر دی اور بیتی سوار ہو کے بخشی صاحب کے [illegible] تشریف گیا وہاں محمد اعظم کا بیٹا [illegible] سمجھتا ہے [illegible] نے باپ کو دوڑ کے خبر کر دی محمد اعظم میرے راہ گذر پر آیا اور نہایت ادب سے [illegible] اگر مرضی مبارک ہو تو ایک گھڑی کے لیے خیمہ میں قدم رنجہ فرمائیے کہ مجھے کچھ عرض کرنا ہے میں اس تقریب اور درخواست کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور بلا عذر [illegible] اُس کے ساتھ ٹیلے پر چڑھا ہے۔

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ ۔۔۔ پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

محمد اعظم نے کہا آج صاحب خانہ نے نیاز کی ہے جو جناب پیرزادے اور سید ہیں شریک فاتحہ ہوں موجب کمال خیر و برکت ہوگا اور ہم لوگ بے انتہا ممنون منت [illegible] ہونگے میں نے کہا بہتر ہے۔

بڑے پاک طینت بڑے پاک باطن ۔۔۔ ریاض آپکو کچھ ہمیں جانتے ہیں

محمد اعظم مجھے بٹھلا کر خیمہ میں چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص متقی صورت کو ہمراہ لایا میرا قدمبوس کرا کے کہا کہ صاحب خانہ اور ہمارے مالک آپ ہی ہیں میں نے اُس کے ساتھ بہت [illegible] اخلاق [illegible] کیا اُس نے کہا اب آپ یہاں نہ بیٹھئے خیمہ میں چل کے تشریف رکھئے میں نے کہا بہت اچھا اور میرا دل سینہ میں تڑپ گیا اس حالت کا اعادہ ممکن نہیں ہے۔

مرا جذب دل اُنکی خلوت میں پہنچا ۔۔۔ خدا ہے جو رہ جائے پردہ کسی کا

جسوقت خیمہ میں پہونچا گویا ظلمات سے چشمہ حیوان پر آگیا پہلے دیکھا کہ ایک عورت جسکا سن تخمیناً تیس برس کا ہوگا نہایت سُرخ و سفید کشمیری وضع کمال تمکنت سے بہ شان

دالان کے وسط مین رہنمائی ادھر سے ہوتے ہوئے تخت پہ پہنچی ہم مجھکو دیکھتے ہی اُٹھ کے سلام کیا اور مجھے تخت ایک کرسی پہ بٹھلایا وہان ایک فقیر کشمیری کمبی بیٹھا ہوا تھا اور ایک عورت سن رسیدہ سیاہ قصابہ سر پہ باندھے ہوئے تھا اور کار و بار مین مشغول تھی دوسری طرف کھانے کی دیگین پڑھی ہوئی رکھین تھوڑی دیر کے بعد محمد اعظم نے کہا کہ قبلہ فاتحہ کر دیجیے مین نے کہا نہ مین اور نہ فاتحہ خوانی کے مستحق یہ فقیر صاحب ہین
سب نے میری منتین کین کہ آپ ہی فاتحہ کیجیے کہ زیادہ برکت ہے ریاض ؎

پارسائی کا یقین غیر کو دلواتے ہین　　کہین بھولے سے نہ آ جائے تبسم مجھکو

مین نے کہا کہ اچھا یہ فقیر صاحب اور کل مرد ایک طرف کھڑے ہون اور صاحب نیاز معہ تمام عورتون کے دوسری جانب رہین اسکو سب نے پسند کیا جب مین فاتحہ کو کھڑا ہوا اپنے مقابل اُس پری جمال ستم آرا کو دیکھا ؎ امیر

باقی نہ دل مین کوئی بھی یارب ہوس رہے　　چودہ برس کے سن مین وہ لاکھون برس رہے

کہانکی فاتحہ اور کیسی فاتحہ مین اور ہی دھن مین محو نظارۂ جمال یار ہو گیا اور اُس تمام مجمع خوبان مین اُسکا منتخب حسن اُسکے بے خطا تیر نگاہ کے وار اُس کی بانکی ادائین جو کچھ میرے ساتھ کر رہی تھین مین خود اُسی کے جور و ستم عشوہ و ناز سے داد طلب تھا اور بے اختیار کہتا تھا ؎

قیامت ہین بانکی ادائین تمھاری　　ادھر آؤ لے لون بلائین تمھاری

بظاہر قرارت فاتحہ کو مین نے بہت طول دیا یہانتک کہ مغرب کا وقت آگیا اگرچہ جب بھی ختم کرنے کو جی نہ چاہتا تھا مگر مجبوری سے تمام کیا ؎

منتظر اُسسے ہم مخاطب اسطرف جانانہ ہے　　کر لو باتین آنکھون مین گو جلسہ بیگانہ ہے

وہان سے یہان مین آکے مغرب کی نماز پڑھی محمد اعظم کو تنہا پاکے مین نے پوچھا یہ سب کون لوگ ہین اور کہان سے کس لیے آئے ہین ؎

سابق و حال کے جلوے کو مطابق کر لین　　آئینہ بھیجدے اے وادی ایمن اُن کا

اُس نے کہا جسکو مین نے آپکا قدمبوس کرایا تھا اعظم جی اُسکا نام ہے سابق مین تجارت پیشہ تھا اور نہایت مدبر ہوشیار آدمی ہے اتفاقاً اسکو تجارت مین نقصان عظیم ہوا جس سے دوالہ نکل گیا آخر اس بڈھی عورت نے جو قوم کی کسبی اور اُس کے

خبر ہوگئی ہے اسکا نام چنبیلی جان ہے - مشورہ دیا کہ علیحدہ ہو جاؤ میں چند عورتیں جمع کرکے ہندوستان کی طرف جاتی ہوں اور ایک طائفہ قائم کرکے بسر اوقات کی صورت نکالونگی چونکہ اعظم جی اسکے منتظم تھے اور مفلس بھی ہوگئے تھے اسکے کہنے کو مان لیا اور اس مرزائی نامی عورت کو جو شالی رہنمائی اوڑھے ہوئے تھی کشمیر سے ساتھ لیا پردے پردے اسکے ساتھ آشنائی بھی ہے وہاں سے بیرون میں آگئے اس بستی ووٹ اور ایک عورت کو جسکا نام گلبدن ہے یہیں پہنچایا اور اب بھی یہی عورت زیادہ تر اسکے لیے ذریعہ معاش ہے وہاں سے لاہور میں آئے اور چند عورتوں کو جو چنبیلی جان کی قرابتدار ہیں جمع کیا اور بفراغت بسر کرنے لگے تھا جان نامی ایک عورت جسکی … تھی چنبیلی جان اسکو اپنے ساتھ ہمیشہ رکھتی تھی … بہت حسین … تھی اسکو ایک پٹھان سردار نے نوکر رکھ لیا اور آخر کار … کے ساتھ نکاح کر لیا ایک لڑکی اس سے پیدا ہوئی چند روز کے بعد وہ سردار مر گیا اور صاحب جان اسکے … وحشیانہ حرکتوں سے خائف ہو کے چنبیلی جان کے پاس بھاگ آئی مگر چند ہی روز کے بعد … مر گئی اعظم جی نے اس لڑکی کو جسکا نام حسنہ جان ہے اپنی … درجہ اس سے محبت … ہے اسکی تعلیم و تربیت میں صرف کیں … اور اب وہ … نے پوچھا وہ لڑکی ابھی … انہوں نے کہا کہ وہی ہے جو … اور … فاتحہ … مرزائی کے برابر … تھی میں نے اپنے دل میں کہا آہ آفت جان … آرام … سے ریاض

زخم بول … جو نشان قاتل کا / باتیں … سے مرنے والے

محمد اعظم نے کہا کہ اعظم جی کیوجہ سے مرزائی اس سے بہت ہی محبت رکھتی ہے … جس کو بنایا ہے اور ماں کی طرح اسکی خاطرداری اور نگرانی کرتی ہے … بہت چاہتے اور اسکی نازبرداریاں کرتے ہیں - اعظم جی کو اسکا گانا ناچنا منظور اور پسند نہ تھا مگر اسکی نانی چنبیلی جان کہ نائکہ ہے کب باز آتی اسلیے ایک برس سے اسکو رقص و سرود کی تعلیم دلائی گئی ہے لیکن اعظم جی کہتا ہے کہ اسکو کسی اشراف کے ساتھ نکاح کر دونگا اور ابتک وہ کہیں نہیں گئی ہے چند انگریزوں نے خواہش بھی کی مگر اعظم جی اور مرزائی نے قبول نہیں کیا۔

اچھوتی ابھی سے ہے اتھری / کنواری ہے مینا کی … ہے

میں نے پوچھا کہ وہ خوش … سال عورت سپید دوشالہ اوڑھے کون تھی اسنے کہا کہ چنبیلی جان

کی بھانجی ہے اور بی جان نام ہے چنانچہ دو برس ہوئے مولیر صاحب نامی انگریز نے پانسو روپیہ ماہوار پر
نوکر رکھا تھا اور جب وہ چلا گیا ہے جب سے یہ کہین نہین گئی ہے مگر صرف گاہے گاہے کلن صاحب کے پاس
تین سو روپیہ ماہوار پر نوکر ہے اور پچیس روپیہ خانم جان کی میوہ خوری کے لیے دیتا ہے علاوہ
اسکے ہر ہفتہ مین ایک مجرا ہوتا ہے تیس روپیہ انعام ملتا ہے ان مقررہ رقوم کے سوا نقد و جنس
اور مرصع زیور وغیرہ بہت کچھ بخشش صاحب نے مجھ کو دیا ہے مین نے کہا کہ اسکی کیا وجہ کہ آج
سب سے خانم جان کو آراستہ و پیراستہ زیادہ دیکھتا ہون وہ بے انتہا زیور
پہنے ہے اور گویا دلھن بنی ہوئی ہے ریاض

[illegible] کو جو مرے گی — وہ چیز جو چکھے [illegible]

اُس نے کہا کہ خانم جان کی ماں ہر سال اسکی سالگرہ [illegible]
سا [illegible] روپیہ کا کھانا [illegible] تقسیم [illegible]
اور آج وہی تقریب سالگرہ ہے اس لیے بی خانم جان [illegible]
بیش بہا پہنے ہین اسکی ماں کے پاس [illegible] درجہ کا قیمتی مرصع زیور [illegible]
اعظم جی نے وہ سب خانم جان کو دیدیا ہے بلکہ اپنی طرف سے [illegible] زیور بنوا دیے [illegible]
عورتون مین جسقدر قیمتی اور افراط سے خانم جان کے پاس گہنا ہے کسی کے پاس نہین اور
فی نفسہ خانم جان سب باتون مین خوبیِ مزاج - صفائی - شعور - تیز طبعی - ذکاوت - ذہانت
نزاکت - نفاست مین سب سے فایق اور یکتا ہے

آنکہ میگویند آن بہتر ز حسن — یار ما این دارد و آن نیز ہم

اسکے سننے سے مین پھولا نہ سمایا چونکہ دیر ہوچکی تھی مین نے سواری طلب کی اسی دم ایک خادمہ
خیمہ سے آئی اور کہا کہ استاد جی بی میرزائی کہتی ہین کہ [illegible] صاحب کو جانے نہ دینا اور خیمہ کے
اندر بلاتی ہین [illegible] بات ہوگئی مجھے جانے دو پھر کبھی آؤنگا محمد اعظم نے
کہا کہ قبلہ یہ تو مناسب نہین ہے درحالیکہ کوئی اسقدر آرزو و منت کرے انکار نہ چاہیے
اور رد دعوت ممنوع ہے [illegible] بہتر ہے کیونکہ مین تو یہ خدا سے چاہتا تھا غرضکہ مین خیمہ کے
اندر گیا: دیکھا تو خیمہ کے اسطرف دوسرے ڈیرے اور پال ہین کھانا تقسیم ہو رہا ہے مگر
میرزائی میرے انتظار مین خیمہ کے اندر تخت پر بیٹھی ہے مجھے دیکھتے ہی تعظیم کے بعد
بہت تپاک سے ایک کرسی پر بٹھایا محمد اعظم جی دوسرے تخت پر بیٹھ گیا اور میری تعریفین کرنے لگا

میرزائی نے کہا جناب آپ نے کمال بندہ نوازی فرمائی ہماری خوش قسمتی سے آپکے قدم یہانتک آئے [illegible] ہماری عزت [illegible] آپ سے ہمکو دین و دنیا مین توقع بہتری کی ہے

وہ [illegible] مین کیا کہون [illegible] مجھے کس کے گھر ملی جبکہ آپنے استقدر قدردانی و نوازش فرمائی ہے ایک عرض اور ہے اُسے قبول فرمائیے یعنی اگرچہ [illegible] فرمایئے تو اولش ہمکو نصیب [illegible] اور موجب مسرت ہو [illegible] کہ آپ دن کو تشریف لائے [illegible] میرا مقصود ہے جو مین نے پہلے سے [illegible] جب اس طرح کھانے کے [illegible] اصرار ہوا مین نے کہا کہ اول تو میری عادت کسی کے یہان کھانے کی نہین ہے لیکن خیر آپ لوگ محض خصوصیت و محبت سے مصر ہوتے ہین تو مجھے عذر نہین مگر مین بے لطف کھانا نہین کھاتا چنانچہ اس بات کو [illegible] زبان مین باین [illegible] نے ادا کیا [illegible] بخیر ہے ایسا ہو کہا چھپکا کھانا بندہ کے پسند خاطر [illegible] میرزائی کہنس پڑی اور کہا دن کے مجمع اور گانے کا لطف اس وقت ممکن نہین ہے لیکن جو کچھ ہمکو آتا ہے سنا دینگے اور ایک کنیز کو بلا کے کہا کہ گلبدن اور خانم جان اور بی جان کو بلا لا اور محمد اعظم سے کہا کہ تم بھی صدیق جی وغیرہ سازندون کو لے آؤ کیونکہ ہمکو میر صاحب کی خاطر منظور ہے وہ اودھر گیا اودھر گلبدن اور [illegible] اور خانم* آگئین میرزائی نے اُنسے سب حال [illegible] کہ میر صاحب چونکہ جوان خوش مزاج اور [illegible] بغیر گانے بجانے کے انکو [illegible] کھانا کھانا کیونکر پسند آتا [illegible] تھوڑی دیر میر صاحب کا جی خوش کردو گلبدن نے کہا بہت بہتر یہ ہماری سعادت ہے محمد اعظم وغیرہ سازندے بھی آگئے اور سازندون کو ملانے لگے [illegible] مین نے کہا یہ تو بڑا غضب ہے اگر سب آئے مگر وہ شوخ طناز ہی نہ آئی پھر کیا لطف خاک ملیگا [illegible] سوچ کے کہا کہ شاید صاحب تقریب کو اس فن سے کوئی لگاؤ نہین ہے اس نے کہا نہین صاحب نام خدا میری خانم بہت ہی

* اسکا نام آگے کہین نہین آیا ہے اس سے قیاس ہوتا ہے کہ مہمان ہوگی مترجم۔

خوب گاتی ہی اور اگرچہ بہت کم اُس نے تعلیم پائی ہی مگر بہت وہ بہت پڑھ گئی ہی پیشہ
گوارا ہو یہ بھی تعجب ہی کہ آپ سب اسقدر مہربانی فرمائیں اور جسکی تقریب ہو یا وجود ہمارت
اور قابلیت کے نہ تشریف لائیں میرزا نی میرے اسی کہنے سے چونکہ بھی پڑی اور گلبدن
سے کہا کہ ہاں جی خانم جان کہاں ہی آپ نے کہا کہ ہم تقسیم طعام کی میری پیچھے گئے کہ سیدانی
بلاکے تو آتی سب تو اُٹھ کھڑی ہوئیں مگر خانم جان پلنگ پر لیٹ گئی کہ میرا سر پھٹا جاتا ہی
اگر بی اماں پوچھیں تو کہدینا یہ سنتے ہی میرے ہوش اُڑ گئے اور دل بے چین ہو گیا کہ
جیسے یہ سب ڈھکو سلے تھے گئے وہی مطلب نہ حاصل ہوا پھر یہ کہا تو میرے سینے
آواز نوحہ و شیون آتی ہے دیکھیے اُس ستمگر نے شاید یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کے کچھ اپنا درد سر
کا بہانہ کرلیا میرا قلق اور بھی ترقی کر گیا اور سوچنے لگا کہ اب کونسی فکر کیجائے جو وہ غارت
گر ایمان آئے اور میری الجھن کو مٹا دے

وہ کیوں اُٹھ کے محفل سے خلوت میں آئیں   وہ کیا جانے کیا مدعا ہے کسی کا

اتنے میں مرزائی نے کہا کہ خیر مضائقہ نہیں اب تو آپ سے نیاز حاصل ہی ہو گیا ہی پھر کسی دن
جلسہ کرینگے اور آپکو گانا سنائینگے خانم جان بھی گائیگی" ہر چند اُس نے باتیں بہت بنائیں
مگر مجھے چین نہ پڑا میں نے کہا حیرت ہو صاحب مجھے کچھ ایسا زیادہ شوق نہیں ہے صرف
آپکی عنایت دیکھ کے بیٹھے بے تکلفانہ یہ بات کہدی تھی مگر افسوس ہو تو اس بات کا کہ آپ
سب تو مہربانی فرمائیں اخلاق صرف کریں اور صاحب تقریب یوں الگ رہیں اس
سے مجھے تو کھٹکا ہوتا ہی کہ شاید میرا آنا اُنھیں ناگوار ہوا میرزائی نے کہا نہیں صاحب
میری خانم اسقدر کج خلق اور بے تمیز نہیں ہی کہ آپ کے تشریف رکھنے سے ناخوش
ہو بلکہ یقین ہی کہ حقیقتاً رات کو جاگنے سے درد سر ہو گیا ہو گیا اچھا میں خود جاتی ہوں اور
بلائے لاتی ہوں" میں نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی کہ خواہ مخواہ آپ تکلیف فرمائیں بھیا اعظم نے
کہا جناب آپ انکو جانے دیجیے خانم جان کا یہاں ہونا اسوقت بہت ضرور اور اُس کی
سعادت ہی" غرضکہ میرزائی تو اُدھر گئی یہاں بی جان نے گلبدن سے کہا کہ تمام حسد اور
میر صاحب بڑے ہی خوش مزاج اور مجموعۂ اوصاف ہیں خصوصاً آپ کو اشعار کسقدر یاد ہیں اور
کس خوبی سے پڑھتے ہیں" اُس نے کہا واقعی تم نے تو میرے منھ کی بات چھین لی میں کہنے ہی کو
تھی کہ جب تک جناب میر صاحب کوئی شعر نہیں پڑھتے ہیں اتنا کہنے نہ پایا تھا کہ یہ آپکا حسن ظن ہی

کہ میرزائی خانم جان کو لیکر آپہونچی اور میرے منھ سے نکل گیا [illegible] ؎

وہ زیب شبستان ہوا چاہتا ہی　　مجمع پریشان ہوا چاہتا ہی
خرامان خرامان چلے آتے ہین وہ　　گلستان گلستان ہوا چاہتا ہی

گلبدن نے میرزائی سے سب باتین دھرائین [illegible] پھر کیا پوچھنا ہی ہم بھی مشتاق ہین [illegible] مین نے اسوقت حسب حال چند شعر [illegible] ہین ؎

[illegible]　　[illegible] کیست [illegible]
[illegible]　　[illegible] یاد من است
[illegible]　　شرم ہے آید مرا زانکس کہ صیاد من است
[illegible] گذشت [illegible]　　[illegible] جگر گذشت [illegible]

الغرض سب [illegible] مگر اس ستمگر نے ایک حرف بھی منھ سے [illegible] ؎

دامن کی شکن [illegible] بلا مین　　دل یار کے ابرو کا اترتا ہی نہین ہے

[illegible] گار کس نے اسکے کان مین کہدیا کہ مین تم پہ مرتا ہون مگر مجھے معلوم ہے کہ [illegible] زمانہ خراب ہو گئی ہی محمد اعظم نے پوچھا بی خانم جان خیریت تو ہے مزاج کیسا ہے فرمایا گیا کہون استاد جی اسوقت درد سر شدت سے ہے گلبدن نے کہا کہ جب تک ہم بیٹھے تھے اچھی خاصی تھین ہم اٹھے کہ آپکا مزاج بگڑ گیا پھر تو ہم چلے آئے معلوم نہین پھر کیسی رہین [illegible] مین نے کہا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے سب ہنسنے لگے مگر وہ مسکرائی تک بھی نہین ؎

تیرے ظلم پنہان ابھی کون جانے　　فقط آسمان آسمان ہو رہا ہے

اسوقت بے اختیار جی چاہا کہ اٹھکے بلائین لون گلبدن نے کہا اچھا تم چپ بیٹھی رہو

---

* اسیطرح بہت سے شعر حضرت نے پڑھے جسکے تین حصہ پانچ صفحون پر ہین ایک عام عاشقانہ انداز کے دوسرے حسینون کی تعریف مین تیسرے اپنے حسب حال مین نے وہ سب چھوڑ دیے - مترجم

شکایت نہ کروں اس نے کچھ جواب نہ دیا اور سر جھکا کے ایک سکوت کے عالم میں ہو گئی ٭ مترجم

میرے نالے سے بھی غضب نہیں ہوتا ظاہر — تیرے چپ رہنے سے انداز بیاں ہوتا ہے

اسکے بعد گانا شروع ہوا چونکہ میں دو تین دن سے خفیف کر رہا تھا کہ دل بھر آیا اور کلیجہ الٹنے لگا [illegible] میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ہچکیاں بندھ گئیں تجاہل بھی [illegible] سوز و گداز کی بجلی چمکنے [illegible] کر دیا اور ایک سماں سا بندھ گیا اس وقت میں نے اسکی طرف متوجہ ہو کے کہا ؎

گفتم ز راز درد تو دانم بگشائی — مشکل آسان نشود تا تو زبان بگشائی

گلبدن خانم نے [illegible] ایک دوسرے کی [illegible] میری گزارش پر اس نے ایک تان اس طرح لی گویا رگوں سے جان کھینچی ہو ؎

بچیں بلبل مری برق فغاں سے — خبر دارا اپنے آشیاں سے

ساتھ ہی یہ غزل حضرت حافظ شیرازی کی شروع کی۔ غزل

یارب آن شمع شب افروز ز کاشانۂ کیست — جان ما سوخت بپرسید کہ جانانۂ کیست
حالیا خانہ برانداز دل و دین من است — تا ہم آغوش کہ می باشد و ہم خانۂ کیست
بادۂ لعل لبش کز لب من دور مباد — راح روح کہ و پیمان دہ پیمانۂ کیست
دولت صحبت این شمع سعادت پرتو — باز پرسید خدا را کہ بپروانۂ کیست
میدہد ہر کسش افسونی و معلوم نشد — کہ دل نازک او مائل افسانۂ کیست

اس شعر کو مکرر سہ کرر گایا ؎

یارب این شاہ وش ماہ رخ وہ افروز — در یکتائے کہ و گوہر یکدانۂ کیست

گفتم آہ از دل دیوانۂ حافظ بے تو
زیر لب خندہ زنان گفت کہ دیوانۂ کیست

اس غزل سے عالم ہی اور ہو گیا سب کی حالت متغیر تھی اور وہ ستمگر سر جھکائے جس طرح گا رہی تھی ہرگز نہیں اٹھاتی تھی میں غزل سے سمجھا کہ اسکے دل پر بھی کچھ اثر ہوا ہے

٭ دیکھیے خانم جان کیا ستم کر رہی ہے اب لوگوں کا قاب میں جی لگیگا چوٹیں شروع ہو گئیں جواب تو برجستہ اور شافی دیا۔ مترجم

اگر تم چاہو اس بات کو تحقیق کرنا چاہتی ہو کہ اختر [illegible] نے میرزا [illegible] سے کہا کہ اگر یہ غزل یاد ہو تو سنوا دیجئے اسنے کہا کہ ہم سب ابھی [illegible] خانم [illegible] ساتھ ہیں اور اس سے کہا کہ [illegible] خانم یہ غزل گاؤ کہ۔ غزل

... شفق چشم من آشیانۂ [illegible]	[illegible]
ز زلف و خال و خط ای عاشقان [illegible]	[illegible]
دولت بوصل گل ای بلبل سحر [illegible]	که در چمن همه گلهای [illegible]
علاج ضعف دل ما لب حوالت کن	که این مفرح یاقوت در خزانۂ تست
من آن نیم که دهم نقد دل بهر شوخی	در خزانه بمهر تو و نشانۂ تست
بہرتن مقصرم از دولت ملازمت	[illegible] جان خاک آشیانۂ تست

اس شعر کی پہلے مکرر فرمائش کی ہے۔

تو خود چه جستی ای شه [illegible] کار	که تو [illegible] سام تازیانۂ تست
[illegible] دست شعبده بازند	ازان حیل که در انبانۂ بهانۂ تست
سرود مجلست اکنون فلک برقص آرد	که شعر [illegible] سخن ترانۂ تست

اسکے بعد اُسنے یہ شعر گائے۔

ای از تو [illegible] آرام جان کیستی	[illegible] زمن تاب و توان [illegible] کیستی
سوزم فزاید ساز تو دل می رباید ناز تو	[illegible] انداز تو [illegible] کیستی
از غمزه دلها دوخته وز چهره جان [illegible]	ای آتشی افروخته از دودمان کیستی
از عاشقان [illegible] شدم بی خانمان تو شدم	من خود ازان تو شدم تو خود ازان کیستی
کشتی مرا از تیغ کین ما لیده بازو آستین	اکنون بگو ای نازنین در امتحان کیستی
درون سینه من زخم بی نشان زده	بحیرتم که عجب تیر بی کمان زده
کجا روم بکه گویم چه چاره کنم	که تیر عشق مرا در درون جان زده

یہ شعر گاتے گاتے کنکھیوں سے میری طرف دیکھ کے اُسنے مسکرایا اور زیر لب کچھ کہا گویا مجھپر بجلی سی گر پڑی اور دل سینہ میں تڑپ گیا ہے

نہ کیونکر نثر مرا جاؤں کہ یاد آتا ہے وہ رہکر — وہ تیرا مسکرانا کچھ مجھے منہ ہی میں کچھ کہکر

ایسا مزہ دار مجرا اُسوقت ہوا کہ سب کے سب بے کیف ہو گئے مجھ [illegible] نے میرزا [illegible] سے کہا کہ [illegible]

ہرگز یہ لطف نہیں ہوا تھا میرزائی نے کہا یہ سب آپکے قدوم کی برکت ہوا اتنے ہی میں [illegible]
نے خادمہ کو بھیجا کہ اپنی میرزائی آ جاتے آپ آئیے اپنے سامنے سب کپڑوں حصہ [illegible] بیٹے میرزائی سے
نے مجھ سے اجازت چاہی اور عذر کیا کہ میں ابھی آپ کو چھوڑ کے نہ جاتی لیکن [illegible]
بغیر میرے تقسیم نہ ہو سکے گی انشاءاللہ اگر زندگی باقی ہے تو پھر خدمت گزاری کو حاضر
ہوں اور مجھ اعظم سے کہا معلوم ہوتا ہے میر صاحب کو کسی سے تعلق بھی ہے جب ہی تو یہ گداز سے
سوز و ساز طبیعت میں ہے گلبدن نے کہا واقعی مجھے بھی ایسا شبہ ہوتا ہے بیشک کسی
پری پیکر سے آنکھ لڑ گئی ہے بقولے ؎

دل آشفتہ و چشم خونبار داری ‖ مگر با محبت سر و کار داری

میں نے مسکرا کے میرزائی سے کہا کہ میں تیرا عاشق ہوں اُس نے قہقہہ لگایا کہ میری
خوش قسمتی پر مجھے خود رشک کرنا چاہیئے میں نے پھر کہا صاحب میں کہاں اور عشق کہاں
میرا سر شوریدہ اور قلب ناتوان اس بارگران کا تحمل کیسے کر سکتا ہے ؎

تجھی سے ہیں لے میرے غم خواریاں ‖ نہ بھائی ہماری تو طاقت نہیں

ہاں طبیعت میں اضطراب اور چوٹ فطرتی ہے جس سے بے چین ہو جاتا ہوں اور آنسو
نکل پڑتے ہیں ؎

دلمیں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے ‖ بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانئے کیا یاد آیا

گلبدن یہ سن کے ہنس کے کہا اے بی میر صاحب خود ہی میرا یا معشوق ہیں بھلا کسی پر
عاشق ہونے لگے اور بڑے نصیب اُسکے جسپر مائل ہو جائیں اسکی قسمت کی قسم کھانا
چاہیئے۔ مترجم ؎

جسطرف جاؤں حسین لوٹ ہوئے جاتے ہیں ‖ عجب انداز سے پیدا ہوئی صورت میری

* اس پر میری شوخ مزاج جانان نے کہا کہ ہم تم بھی لگے ہاتھوں عاشق ہو تو بہتی گنگا
میں ہاتھ دھو لو بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ عاشقی کا پیغام بھیجو ایسا مال غنیمت کہیں مل سکتا ہے
گلبدن نے اسکو ٹال کے پھر کہا کہ آپ کچھ ہی کہیے میں نہ مانوں گی بیشک کہیں آپ پھنسے
ہوئے ضرور ہیں وہ تو آپ کا ہر انداز کہے دیتا ہے کہ کچھ دال میں کالا ہے

* بنائے جاتے ہیں مترجم

چشم بیدرد تر نمے باشد　　ہر صدف پر گہرے باشد

میری معشوقہ نے اسپر فرمایا کہ ایک شعر مجھے بھی ایسا ہی یاد آیا ہے ؎

ہولئے بادہ اگر نیست درست فیضی　　دل پر آتش و چشم پر آب یعنی چہ

مین نے کہا کہ صاحب عشق کرنے کو بھی حوصلہ اور دل شوریدہ درکار ہے مگر مین پہلے ہی کہہ چکا کہ ایک لگاؤ البتہ طبیعت مین ہے جس سے بے اختیار ہو جاتا ہون ؎

لپکا ہے بڑا بزم حسینان کا ہمین بھی　　راتون کو پہونچ جاتے ہین ہم بھیس بدلکر

پھر مین نے دبی زبان سے یہ شعر پڑھا البتہ ؎

سو دلے تازہ بسر زلف کردہ ایم　　آگاہ نیستم ز سود و زیان ہنوز

دل اک بت پہ شیدا ہوا چاہتا ہے　　خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

اسپر سب ہنس پڑے ہر چند مین نے یہ الفاظ کہے مگر اپنے اوپر نفرین کرتا تھا کہ کیون مین نے یہ کہا اور [illegible] کیا آنسو پی گیا ہوتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے ؎

[illegible] اشک کیجئے کیا مگر　　[illegible] دیار حرمان سے

ایسی ہی خوش گپیان [illegible] آگئی [illegible] غصہ [illegible] جلد آ گئے پھر [illegible] اٹھ کھڑی ہوئی [illegible] ایسی مہربانی کی اور [illegible] محفوظ فرمایا کہ [illegible] خدا سب کو ہمیشہ خوش رکھے چونکہ رات [illegible] [illegible] نہین کیا مگر کہا کہ [illegible] کہ ہمارے [illegible] دولت خانہ نہین دیکھا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

حسن شاہ آدمی خوش رو اور نوجوان تھے اور وہ اہلیان سب کی سب [illegible] کو بجائے خود انکی طرف مائل ہوئین [illegible] انکا بھید لینا ضرور پڑا اس لیے یہ اظہار [illegible] چوچلین ہونے لگین — مترجم

میں نے کہا انشاء اللہ ضرور جب فرصت ہوگی آیا کروں گا اور آدمی بھی چھوڑے جاتا ہوں میری آئی تو رخصت ہونے کے پہلے ہی [illegible] آخر کھڑا ہوا اور سب بھی اُٹھے گلبدن نے کہا کہ خیر صاحب [illegible] انہیں نے کہا ؎

غلام حضرت عشقم کرم بہائے منست — ہر آنکہ بندہ بجواند مرا خدائے منست

آپ سب صاحبوں کی عنایت چاہیے اور سبکی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا میری جان جہان نے ہنس کے کہا کہ "یہ خیریت بی گلبدن آپ پر عاشق ہیں البتہ اُنکی مہربانیوں کے آپ منتظر ہیں اور وہ آپکی"۔ میں نے کہا خیر ہم یوں بھی اچھے رہے کوئی عاشق ہے کوئی معشوق سہی فرمایا کہ دونوں ہی ہونگی دوسرے کو کیا غرض میں نے کہا کہ خیر ؎

وہ نادان انجان بھولے ہیں لیکے — کہ سب شیوۂ دشمنی جانتے ہیں

اب تو چار ناچار چلنا ہی پڑا رخصت ہوتے ہوتے یہ شعر پڑھ دیا ؎

میں جاتا ہوں دل کو ترے پاس چھوڑے — مری یاد تجھکو دلاتا رہے گا

چونکہ دل آنے کو چاہتا نہ تھا اور اب کوئی حیلہ بھی نہ تھا لہذا میں نے گلبدن سے کہا "تو کیا یاد کرو گی چلتے چلتے چند شعر سنائے دیتے ہیں"۔ اُسنے کہا "واہ نیکی اور پوچھ پوچھ ضرور ارشاد فرمائیے"۔ اشعار یہ ہیں ؎

بلبل بہ گل فشاں دہد از رنگ و بوی تو — پروانہ با چراغ کند جستجوی تو
تا باشدم بہانہ از بہر بازگشت — دل را بجا گذاردہ رفتم بکوی تو
خواجہ دانست کہ من عاشقم و ہیچ نگفت — حافظ ار نیز بداند کہ چنینم چہ شود
نہ تنہا با تو نازنیست واقف آن پریرو را — ز خوشی عالمی را دارد کہ با عالم نمی سازد

گلبدن وغیرہ بہت ہی خوش ہوئیں اور محمد اعظم سے کہا کہ تمنے غضب کیا کہ ابتک آپ کا ذکر نہ کیا آپ تو ہمیرا باغ و بہار ہیں کاش ہمکو پہلے سے آپ کا حال معلوم ہوتا تو بڑے لطف سے گذرتی میں نے کہا یہ سب آپکی مہربانی ہے [illegible] مہربانیاں یاد [illegible] مشہور رہا ایسے قبل از وقت کیسے ملاقات ہوتی اس نے کہا خیر اب ہوئی ہے

؎ اسیطرح شعر پڑھتے ہیں۔ مترجم
؎ یہ لفظ مصنف ہی کا ہے۔ مترجم

تو اتنا کہا تھا ہماری خبر ... ایسا نہو ... [illegible]

چل کھڑا ہوا ہے

جاتے ہین تیرے کوچہ سے قاتل خفا نہو　　ٹکڑے تو ڈھونڈھ لین دل صد پاش پاش کے

جب گھر پہنچا تو دل مین کہا یہ اچھی ہوئی برے پھنسے خدا ہی حافظ ہے

جور فراق بھی ستم آسمان بھی ہے　　دل کی طرف سے یاس بھی ہو خود [illegible]

اس تازہ چوٹ اور شیفتگی کا نتیجہ ہوا کہ کبھی کبھی سچ مچ مین شعر بھی کہہ لیتا اور استادونکے بھی اردو شعر بہت سے پڑھا کرتا تھا مگر بخوف طوالت انکو لکھا نہین گھر مین آکے عجب حالت کرب مین تھا کبھی تو اسکی صحبت اور اس سے بات چیت ہونے کی خوشی ہوتی تھی اور کبھی اپنی حالت زار پر افسوس ہوتا تھا اور کبھی سوچتا تھا کہ خدا یا اسکا انجام کیا ہوگا اور صورت نامہ و پیام اور صحبت وصال و ملاقات کسطرح حاصل ہوگی یہ مفت کا درد سر اور خدا جانے کیا رنگ لائے

بیٹھے بٹھائے آئے جو شامت تو کیا علاج　　دل نے کہا کہ آؤ چلین یار کی طرف

انھین دنون اور رنج کا ... [illegible] ... کے آئے اور وہ ... دوا کے لیے نسخہ تجویز کیا مین اپنے جی مین ہنستا تھا کہ مرض کیا ہے اور دوا کیا تجویز ہو رہی ہے

نشتر چہ زنی رگ جنون را　　آگاہ نہٴ ز درد درون را

پہچان حال زار نہین کوئی بجز مین　　ہم دل کا درد کسکو بتائین کراہ کے

انھین دنون میرا بنگلہ بھی تیار ہوگیا صاحب بہادر آئے کہا اب ہمین کیون نہین اٹھ آتے مجبوراً روشن علی صاحب کے مکان سے اٹھ آیا اگرچہ دل نہین چاہتا تھا کیونکہ وہ قریب اس گلی سے آئے جانے مین امید بھی کہ شاید پھر خیمہ مین جانا ہو مگر صاحب کا حکم نہ ٹال سکے اتنی مدت مین اتفاق کی بات کہ محمد اعظم سے بھی ملاقات نہوئی کہ کچھ حال ہی معلوم ہوتا

ورد تھا اک دل بیمار کا عمر بھر ہم　　[illegible]

[illegible] جسدن میرا اسباب آیا تھا اور مین اس مکان سے رخصت ہوگیا ... محمد اعظم کو اس مقام سابق پر کھڑا دیکھا مجھ سے مزاج پرسی کے بعد درخواست کی کہ اگر فرصت ہو تو دم بھر کے بیٹھ ہوتے جائیے مین تو چاہتا ہی تھا مگر وہ اندر تو مجھے سے نہین گیا وہ ہین

گھر سے گھر سے یہ خبر تازہ سنائی کہ بخشی صاحب کل براہ دریا کلکتے جاتے ہین اور ہمکو بھی جواب دیا اب ہمارا ارادہ ہی کہ چنار گڈھ جانیکا [illegible] ہوش اڑ گئے کہ الٰہی یہ کیا غضب ہوا

مدت سے لگ رہی تھی لب بام تکٹکی   [illegible] پڑی نگہ انتظار آج

مگر مین نے دل مین کہا خدا مسبب الاسباب ہی کوئی صورت کرہی دیگا ؎

زاہد ہو وکہ طالع اگر طالع منست   جانم بدست باشد و زلف نگار ہم

اتفاق سے اسوقت اندر بھی جانا ہوا اور میری معشوق بھی باہر نہ آئی بہت ہی رنجیدہ ہو اب بنگلے پر آیا تو یہ نیا سودا ساتھ لایا اب اضطراب وغم کا کیا پوچھنا تھا کسیطرح چین نہین آرام نہین ہزارون خیالات کا ہجوم اور چارہ کار مفقود نہ مونس ہمدم نہ شفیق نہ ہمراز کہون تو کس سے کہون اور کرون تو کیا کرون ؎

شریک حال عاشق بیکسی مین کون ہوتا ہی   جو نکلی بھی تو کچھ دلسوز آہ آتشین نکلی

کروٹین بدلتے بدلتے پہلو دکھ گئے اور تارے گنتے گنتے آنکھین پتھرا گئین دن کا کاٹنا پہاڑ ہو گیا اور رات کا دامن گویا دامن قیامت سے بندھا تھا ؎ مومن

دن بھی وہ از رات بھی ہو گئی ہجر یار مین   کاہے سے فرق آ گیا گردش روزگار مین

رات بھر نیند نہ آئی صبح ہوتے ہوتے آنکھ لگ گئی تو خواب مین دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا اٹھ مین اٹھا تو کیا دیکھتا ہون کہ جناب والد مغفور ہین بے اختیار قدمون پر گر پڑا فرمانے لگے تجھے اس حال مین دیکھ کے چین نہ آیا تم ہرگز پریشان نہ ہو اسباب نہ ہو خدا کارساز ہی مایوس نہ ہونا اسے یاد کرو اور سیر کتب مین اپنا جی بہلاؤ [illegible] مین میری آنکھ کھل گئی آنسو بھر آئے کہ واے مین نے کچھ اپنے لیے زیادہ نہ پوچھ لیا مگر قلب کو سکون تھا اور اس حالت شبینہ مین فرق پایا دل مین سوچا کہ حسن شاہ رونا دھونا دانائی سے بعید ہی اور اس سے ہوتا ہی کیا ہی ؎

بال و پر ٹوٹے ہوے پرواز کی طاقت نہین   تاک مین صیاد اور گلشن کی دیوارین بلند

اگر ہو سکے تو اس سودائے خام کو چھوڑ دو اور اپنی راہ لو اور اگر ضبط نہین ہو سکتا تو خدا پر بھروسہ رکھو دیکھو مشیت مین کیا ہی ہمت ہارنا نامردی ہی اگر اس رونے دھونے اور رنج وغم مین جان دیدی تو پھر کیا فائدہ پھر وصال کیسا اور ہجر کیسا تم نے انوکھے تو چھنے نہین ہو ہزارون اس وادی [illegible] ایک نہ ایک دن کامیاب ہوے گو بہت سے نامراد

بھی سنتے مگر تا مرادی اور ناکامیابی سے کچھ نہ ڈھنگے ہیں جو تم کر رہے ہو زندگی ہو تو سب کچھ ہو رہیگا۔ لالہ رام نراین سے

آزادہ شدیم بندگی را عشق است　　در راہ طلب دوندگی را عشق ست
امروز چہ مے خوری غم فردا را　　اے یار عزیز زندگی را عشق ست

انھیں خیالات میں صبح ہوگئی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے مین نے تبریدی اور کتابون کا صندوق کھولا پہلے جو جزدان کھولا اسمین والد مرحوم کی بیاض نکل آئی چونکہ اسمین سب کچھ تھا اسی کو پلنگ پر آکے دیکھنے لگا چند ورق اُلٹے ہی تھے ایک جگہ دو تین عمل لکھے نظر آئے ایک عمل عقد الطریق کا بھی تھا میرے جی مین آیا کہ اسے پڑھنا چاہیے تاکہ اعظم جی کا جانا موقوف ہوجائے حساب جو کرتا ہون تو وہی دن عمل کے واسطے معین تھا اسکو شگون نیک سمجھ کے مین نے عمل پڑھا اور عصر کیوقت سوار ہوکے ادہر گیا مگر وہان کوئی نہ ملا پینے بخشی صاحب کے کوچ کی خبر لینے کے بہانہ سے اپنے خدمتگار کو محمد اعظم کے پاس روانہ کیا اور خود دریا کی طرف بڑھا جب اپنے خیمے کو واپس آیا خدمتگار نے بیان کیا کہ محمد اعظم کہتا تھا بخشی صاحب دو دن ہوے چلے گئے اور سبکو انعام و اکرام جو کچھ دینا تھا دے گئے اب ہم بھی عنقریب جانے والے ہین کل خیمہ یہان سے اٹھا لینگے مسٹر ایڈورڈ صاحب کے یہان نگرکشتی کی تلاش کر رہے ہین ہنوز کوئی ٹھہری نہین اگرچہ یہان بھی کئی انگریزون نے نوکری کا پیام دیا مگر ہم کو کوئی ایسا صاحب حوصلہ نظر نہین آتا کہ ہمارا بار اٹھا سکے اسلیے مصمم ارادہ ہے کہ چنار گڈھ مین ہوپر صاحب کے پاس جائین پہلے بھی اس سے وعدہ کرچکے ہین اس خبر سے مین زیادہ متوحش ہوا مگر۔ ع

در مذہب عشق ناامیدی کفر ست

امداد غیبی پر بھروسہ تھا دو تین دن اسی بیم و رجا مین گذرے چوتھے دن مین نے

؎ واہ لالہ جی آخر بھاگ نکلے اور یہ نہین سنا ؎
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق　　ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما
رباعی کا مضمون الفاظ کی شستگی خصوص دوندگی کا کہنا۔ مترجم۔

خدمتگار کو خبر لانے کے لیے پھر محمد اعظم کے پاس بھیجا وہ تھوڑی دیر کے بعد سراسیمہ پریشان چلا آیا۔

بیقراری نہ جگہ بھل کے بیٹھنے پائی   اُنکے کوچے میں لگا آئے ٹھکانا دل کا

میں نے پوچھا خیر تو ہے کیوں اسقدر بدحواس ہوا اُسنے کہا ہمپر ایک آفت تازہ نازل ہوگئی ہے جس سے سب حیران ہیں کل رات کو گلبدن خانہ خراب کسی انگریز کے ساتھ بھاگ گئی ہر چند تلاش کیا کہیں پتا نہیں ملتا اور اتنے بڑے کارخانہ کا دار و مدار اُسی کی کمائی پر تھا اب کہاں کا سفر اور کس کا مقام ہوش اُڑے ہوے ہیں کہ یہ بوجھ کیسے اُٹھیگا اور کیونکر بیڑا پار لگے گا گذران کی صورت کیا ہوگی میں نے کہا خدا رازق ہے لیکن کچھ فکر بھی کیگئی ہے یا یونہی بیٹھے ہو اُسنے کہا فکر کیا ہے یہ مشورہ قرار پایا ہے کہ ہم سب تو یہیں رہیں اور چنبیل جان چند ملازم لے کے کسی تیز رفتار کشتی پر سوار ہوکے پورب کو جائے کیونکہ سنا گیا ہے کہ وہ انگریز پورب کی طرف گیا ہے شاید ملجائے مگر ہم جب تک یہاں کیونکر بسر اوقات کرینگے۔ خانم جان کی نوکری اور کسب کرنے سے اعظم جی رضامند نہیں ... بی جان کی اسقدر گرم بازاری نہیں کہ معقول تنخواہ کوئی دے سکے اگر آپ کوئی عمل عنایت کریں تو بہتر ہے میں نے کہا کہ ایک دن اور رات گذر گیا اب عمل کام نہیں دیسکتا اور اگر چار پہر کے اندر خبر ہوتی تو بیشک میں ایک مجرب تعویذ دیتا تاہم اُسکو اطمینان کو دستک دیدی اور کچھ لکھ کے بھی دیدیا وہ چلا گیا جب میں نے یہ خبر سنی تو کسی قدر تسکین ہوئی اور دوسری فکر سوچنے لگا۔ ع

یہ انقلاب ہو تو بڑا انقلاب ہو

لکھنؤ میں ایک شخص قلتبان ہمیشہ منگ صاحب کے لیے عورتیں لایا کرتا تھا اُسکو میں نے اپنے پاس بلوایا کچھ انعام دیا اور ادھر اُدھر کی باتیں کرکے میں نے کہا کہ اس کشمیری طائفہ کو جانتا ہے اور اُنکے یہاں تو آتا جاتا ہے اُسنے کہا ہاں سب کو جانتا ہوں اس ماہ میں چار طائفہ کشمیری کا نخاس میں مقیم تھے سب کے حالات اُس نے بیان کیے گلبدن کا بھاگنا اور اعظم جی کا چنار گڈھ کی طرف قصد کرنا بھی بیان کیا تب میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کسی طرح تو اس طائفہ کی تعریف صاحب کے سامنے بیان کر جس میں صاحب نوکر رکھ لیں اس نے مستعدی کے ساتھ اقرار کیا میں نے اُسکو

اور پھر انکو رخصت کیا ہم نے اسیوقت صاحب سے
کہا کہ ... کہین اور اسطرح چرب زبانی کی کہ صاحب
کو رضامند کر لیا ... زیادہ لوگ بیش قرار تنخواہ مانگین گے اُن کے
مصارف بھی بڑھے ہوئے ہین اسقدر اخراجات کا تحمل مجھ سے نہ ہو سکیگا شمسو میان نے
کہا کہ جو عورت سرمنشاء عیش ہے اس طائفہ مین تھی اور بڑے بڑے سردار اسکے
خواہان تھے وہ تو بھاگ گئی اب کم مواجب پر بھی وہ رضامند ہو جاوینگے علاوہ اسکے
گو خرچ زیادہ سہی مگر جبکہ حضور کا نام تمام انگریزون مین عیاشی مین مشہور ہے ایسے طائفہ
کا نوکر رکھنا باعث ناموری ہے اگر حکم ہو مین اُن لوگون سے بات چیت کر کے معاملہ طے
کرون صاحب نے کہا اچھا آج مین سوچ کے کل جواب دونگا تیسرے پہر کو جب صاحب سو
کے اُٹھے مجھے بلوا کے کہا مین نے عہد کر لیا تھا کہ آیندہ مستقل طور پر ہندوستانی
عورت نہ رکھونگا۔ کھڑا کھیل فرخ آبادی کا مضایقہ نہیں مگر آج منجھلے بیگم نے شگوفہ چھوڑا ہے
تمھاری کیا صلاح ہے مین نے کہا آپ مختار ہین اگرچہ نام تو ہو مگر خرچ کثیر پڑے گا
اسکا تحمل دشوار ہے صاحب نے کہا کہ مین بھی یہی سوچتا ہون مین نے کہا مین تو کبھی اس
بات کی صلاح نہ دونگا فضول خرچی سے کیا فائدہ اگرچہ جانتا ہون آپکی طبیعت جس
طرف آجاتی ہے پھر اُسکے انجام پر نظر نہیں فرماتے اور اپنی مرضی کے موافق کر گذرتے
ہین مگر مین تو یہی کہونگا کہ بہتر نہیں ہے کہنے لگے مین نے دو دفعہ بخشی صاحب کے یہان انکا
ناچ دیکھا اور گانا سنا ہے فارسی غزلین نہایت خوبی سے گاتی ہین اور اسطرح بتاتی ہین
کہ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے مین نے کہا تو بس معلوم ہو گیا کہ آپکا مزاج پہلے ہی راغب
ہو چکا ہے میرے مشورہ کی کیا حاجت اور یہ بھی عرض کر چکا ہون کہ جسطرف آپکی طبیعت
آجاتی ہے اُسے کر ہی کے چھوڑتے ہین مگر مین اپنے چلتے تو ایسے اسراف کی راے
نہ دونگا آیندہ آپ مالک ہین صاحب نے ہنس کے فرمایا تم خفا نہین وہی کرونگا
جو تم کہوگے مگر کل انکا ایک دفعہ گانا سن لو اگر تمھاری بھی پسند آجائے تو مین نوکر
رکھ لونگا ورنہ خیر مین نے کہا یون تو مین آپکا تابعدار ہون لیکن مین اس بات مین
اپنی رضامندی کبھی ظاہر نہ کرونگا اگر آپکی خوشی یہی ہے تو پہلے اُنکے گویون کو بلوا کے
سنیے۔ اگر پسند آئے خیر ورنہ کچھ انعام دیکے رخصت کر دیجیے گا مگر پھر ایک بار غور

فرمائیے کہ بصورت پسند آپ نوکر رکھ لین گے تو یہی [illegible] کہ آپکے اخراجات
کسقدر ہین اور آیا اُسکا تحمل ہو سکیگا ایسا نہ ہو کہ چند روز [illegible] موقوف کیجیے تو
اور بھی کشیدگی اور ہنسی ہو۔ صاحب بہادر ذرا اسپر تیز ہوے کہ ہمین [illegible] کا حوصلہ نہین
ہون بار بار اخراجات کی نسبت گفتگو کرنے کی کیا ضرورت مین نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو خیر صاحب
نے اسیوقت منشی کو بلا کے حکم دیا کہ کل پہلے درماہہ تنخواہ کا ہم کا [illegible] نہین گے انکو اطلاع دیدو
وہ [illegible] میرے پاس آیا اور سب حال بیان کیا مین نے کہا ہان مجھ سے بھی ذکر آیا تھا اور
[illegible] مشورہ رہا [illegible] ایک [illegible] کہا [illegible] مین اب رخصت ہوتا ہون

[illegible]

[illegible] کو خوب خوب
[illegible] سے صاحب کا
[illegible] تھا اور میری تو پوچھو ہی نہین [illegible]
[illegible] بہت تھا [illegible] صاحب مجھ سے بار بار اشعار
کے معنی پوچھتا [illegible] دو گھنٹے [illegible] اسکے بعد صاحب اندر اُٹھ گیا اور مجھے بلا کے
کہا [illegible] کیسا اچھا ہے لوگ گاتے ہین مین نے کہا [illegible] مین نے بھی [illegible]
[illegible] صاحب نے کہا

میں نہ کہتا تھا کہ تم بہت پسند کروگے تب تو میں نے کہا کہ اگر ایسا میں جانتا تو ان کے تیور سے
کی بھی صلاح نہ دیتا اُس نے کہا آخر کیوں تم نے کہا ورنہ لیکن آپ نے اسقدر پسند کر لیا ہے کہ اب
خواہ مخواہ آپ انھیں نوکر رکھ لیں گے اور میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ آپ زیر بار ہوں
اُس نے کہا جبکہ تم اسقدر ان کے گانے سے خوش ہو گئے ہو پھر کیوں روادار نہیں ہوتے
میں نے عرض کیا کہ اس لیے کہ مبادا چند روز کے بعد آپ موقوف کر دیں اسپر بگڑ گئے
فرمایا کہ یہ بات ایسی بہت کچھ مجھے کیا نرا کم ظرف تم نے سمجھ لیا ہے میں نے کہا تو پھر اب
مجھے کوئی حجت نہیں ہے صاحب نے فرمایا کہ اب انکو انعام دے کے رخصت کر دو
میں نے کہا اسوقت یونہی جانے دیجیے شب کو زنانہ طائفہ کا مجرا ہو لیجیے اسوقت
اکٹھا انعام دیدیجیگا اور شھو کو علیحدہ بلا کے میں نے کہدیا کہ محمد اعظم کو سمجھا دے میں نے
تمھاری قرار واقعی سفارش کر دی ہے اب تم سب اپنے گھر چلے جاؤ شب کو زنانہ طائفہ کا مجرا
ہوگا وہ تو سب رخصت ہوئے صاحب نے پوچھا کہ کچھ انعام بھی تم نے دیا میں نے کہا اسوقت
کیا دیتا رات کو یکمشت دیدیا جاویگا اُس نے ہنس کے کہا کہ زہے خرچ بی بی ہا دل شاہگوار
کنند شاہ چہ طور جوان (اصفہد) میں نے کہا یہ بات نہیں ہے بلکہ سرکار کی خیرخواہی کرتا ہوں سب
باتوں پر مقدم سمجھتا ہوں صاحب نے فرمایا اچھا جو تمھارا جی چاہے کرو ؎

معرکہ ہے آج حسن و عشق کا   دیکھیے وہ کیا کریں ہم کیا کریں

رات کو صاحب نے چند اپنے انگریز دوستوں کو بھی مدعو کیا اور کھانے کے بعد آٹھ بجے
ناچ شروع ہوا صاحب نے ہرکارہ بھیجا کہ آپ کو بلاتے ہیں میں نے کہدیا جب کام سے
فرصت ہو گی آ جاؤنگا صاحب نے پھر آدمی بھیجا کہ سب کام چھوڑ کے چلے آؤ جب میں گیا صاحب نے
اپنے برابر کرسی پر مجھے بٹھایا اور گانیکا حکم دیا خانم جان نے ... گائی پھر یہ غزل شروع کی ؎

خوشتر ز عیش و صحبت باغ و بہار چیست

چونکہ مجھے معلوم تھا کہ میری معشوقہ کو حافظ کی غزلیں یاد ہیں اور اُن کو خوب
بیشتر سمجھتا تھا لہذا اس غزل کی فرمائش کر کے میں نے صاحب سے کہا غزل ؎

حال دل با تو گفتنم ہوس است   خبر دل شنفتنم ہوس است

لہ اس فقرے کو اصل ہی لکھ دیا۔ اسمیں لطف ہی اور ہے جو ترجمہ میں یہ بات کہاں۔ مترجم

طمع خام بین کہ قصہ فاش — از رقیبان نہفتنم ہوس است

شب قدرے چنین عزیز و شریف — با تو تا روز خفتنم ہوس است

وہ کہ دردانۂ چنین نازک — در شب تار سفتنم ہوس است

اے صبا امشبم مدد فرمائے — کہ سحرگہ شگفتنم ہوس است

ہمچو حافظ برغم مدعیان — شعر رندانہ گفتنم ہوس است

صاحب بہادر بار بار مجھ سے معنی پوچھتا تھا اور اپنی زبان مین دوسرے انگریزونکو سمجھاتا تھا اسکے بعد خانم جان نے یہ غزل شروع کی غزل

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند — چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند

غنیمتے شمر اے شمع وصل پروانہ — کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند

سحر ز ہاتف غیبم رسید مژدہ بگو — کہ کس ہمیشہ گرفتار غم نخواہد ماند

ایک دو بار تو صاحب نے مجھ سے معنی پوچھے پھر ایسا محو ہوا کہ مبہوت بنگیا دوسرے انگریز بھی بہت ہی محظوظ ہوئے بار بار ہاتھ یا پاؤن ٹیکتے تھے۔

جان ہیڈ صاحب اور وارنٹ صاحب نے دو دو اشرفیان میرزائی کو انعام دین اور بہت ہی تعریف کی آدھی رات تک جلسہ رہا صاحب نے گھڑی دیکھ کے کہا کہ منشی صاحب بارہ بج گئے ہین سونے کا وقت ہے اب آپ اپنے ہاتھ سے [illegible] گھر انکو دیدیجیے یہ رخصت ہو جائینگے چنانچہ ایسا کیا گیا صبح کو جب مین صاحب کے پاس گیا مجھ سے فرمایا کہ دل حسن شاہ تم رات کو عشق عاشق ہو گئے مین نے کہا یہ کیا کہنے لگا سب سے زیادہ تم روتے تھے معلوم ہوا گانا بہت آپکے پسند آیا مین نے کہا گانا [illegible] کیا موقوف ہے حیوان تک سنکے مست ہو جاتے ہین اور میرے۔ ونکی خصوصیت کچھ عورتون کے گانے پر نہین دن کو [illegible] بے چین تھا جب بھی مین بے حال ہو گیا تھا صاحب نے کہا تم بہت نازک دل ہو مین نے کہا میرے دل کا حال یہ ہے

چاند دیکھا حسین بس گیا دل — نہ دے دشمن کو بھی ایسا خدا دل

کہنے کو تو کہہ گیا لیکن منفعل ہوا کہ مین نے کیون نہ ضبط کیا پھر صاحب نے کہا مین مٹھو کو حکم دیتا ہون کہ ان سب لوگون کو مع اسباب اٹھوا لائے مگر انکے رہنے کے لئے

لہ حرکات بیہودہ مترجم

کوئی جگہ تجویز کرنی چاہیئے زنانہ مکان مین تو اتنا گذر نہ ہو سکیگا مین نے کہا کہ خیمہ انکا اس جگہ استادہ کھڑا کر دینا چاہیئے صاحب نے کہا کہ کس جگہ خیمہ استادہ کرایا جائے مین نے کہا آپکے بنگلہ کے سامنے مناسب ہو اُس نے کہا وہ چندان وسیع نہین ہے ہان اس میدان مین ہو سکتا ہے جو کبوتر خانہ اور زنانہ مکان کے درمیان تمھارے بنگلہ کے سامنے ہے وہ جگہ وسیع بھی ہے اور گوشہ مین بھی واقع ہوا ہے

میری تربت پہ ہو گزر سب کے نہ خانہ غیر　　اور رستہ تمھین ملتا نہین چلنے کے لیے

مین نے کہا وہان نشیب ہے قریب زیادہ ہے نکلا ہے اس میدان کے جو آپ کے بنگلے کے سامنے ہے مین نے کہا وہان تو سرحد پر وہ واقع ہوا اور کرنیل صاحب بہادر ادہر ہی سے آتے جاتے ہین یہان مناسب نہین وہی میدان صاف کرا دیجئیے کہا آپ کی مرضی یہی ہے تو مجھے کیا عذر اگر حکم ہو تو مین اپنا بنگلہ بھی خالی کر دون مین جھینپ گیا کہا شاید تم اُنکے رہنے کے رتبا وار نہ سمجھتے ہو جو یہ باتین کرتے ہو جب مین نے دیکھا کہ ناخوش ہوتا ہے سیوتی بیلدارون کو بلوا کے دینے کا حکم دیا اتنے مین شمشو نے خود ہی آنکا رکھا آگیا صاحب ہنستا ہوا بنگلے سے اُنکی طرف گیا اُنکو اپنے گھر لے کے لایا اور سرگرم اختلاط ہوا

تم آئے کہ لاکھ آفتین دل پہ آئین　　پیچھے اوٹنے کاروان لے کے آئے

مین نے بیلدارون کو کام مین لگا دیا اور اپنے بنگلے مین متفکر آکے بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا ہوگا گلبدن ہر ہین کہ وہ نوکر ہو گئے اب یہی خانم جان بس تف ہے میری حمیت پر کہ دیدہ و دانستہ اسکو گوارا کرون آجتک تو وہ مجھی سے ڈھکی تھی اب خدا ہی ہے جو محفوظ رہ سکے کاش مین ان لوگون سے ناواقف رہتا یا اُنکی ملازمت کو منظور نہ کرتا اپنے ہاتھون مین نے یہ مصیبت مول لی ہے

بدگمانی بھی محبت مین بُری ہوتی ہے　　وہ یقین ہو مجھے جس بات کی بنیاد نہو

اب انکے گھر کا رنگ ملاحظہ کیجیے آپسمین یہ ذکر تھا کہ خانم جان کے ہاتھ مین ہماری بسر اوقات ہے اگر یہ نوکر نہ ہو گی کوئی صورت بسر اوقات کی نہین ہے چنانچہ سب نے اسکو مجبور کیا اس بات پر راضی کر لیا اور شمشو کی معرفت ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار اور تیس روپیہ ہر مہینہ انکے خرچ کے نام پر طے ہو گیا جب یہ خبر مجھے پہنچی مین نے غیرت اور تڑپ کا حال بیان مین کیا آسکتا ہے خیر انکی مرضی پر چھوڑے ہوئے بیٹھا دل لگے اضطراب اور الجھن کا حال خدا ہی کو معلوم ہے

اس اثنا مین ہرکارہ آیا کہ صاحب بلاتے ہین مین باہر گیا تو اسی میدان مین آپ مع مجمع کھڑے تھے
چونکہ مجھے تاب نہ تھی اور سخت مغموم تھا اور بھی میرا چہرہ پر افروختہ ہو گیا مجھے دیکھتے ہی خانم جان
سے چپکے چپکے صاحب نے کہا دیکھو ہمارا منشی کیسا خفا ہے تم لوگونکے رہنے کا روادار نہین ہے
اس نے تمامی مجھے آنکھ اور اُسکے غصے کی کیا پروا صاحب نے کہا کہ غضب کرتی ہو ایسا نہو
مین منشی سے بہت ڈرتا ہون مبادا مجھے اور تمھین دونون کو مار بیٹھے اس نے کہا کہ آپ مار
کھایا کرین گزرگیا مجال میری طرف آنکھ بھی اٹھا کے دیکھین اتنے مین میرزا جی نے آکے مجھے
سلام کیا صاحب نے وہی الفاظ میرزا جی سے بیان کیے اُسنے کہا کیا مضائقہ ہے آپ سید ہین اگر
ہمکو تنبیہ فرمائین ہماری سعادت ہے آنکی لونڈیون کے برابری بھی نہین کر سکتے ہین صاحب نے
کہا تم یکستی ہو اور خانم جان یون کہتی ہے اُسنے کہا وہ بے وقوف ہے کہنے دیجیے نادانی سے
کہتی ہے صاحب نے ہنس کے کہا کہ ہم خانم جان کو حسن شاہ کے حوالے کرتے ہین اور میری
طرف اشارہ کرکے کہا کہ تو حسن شاہ تم اُس کے اُستاد ہوا سے ہم نے تمھین دیدیا
اگرچہ یہ باتین فال نیک سمجھا مگر بظاہر مین نے صاحب سے کہا آپ عورتون کو دیکھ کے
اس قدر خوش ہوتے کہ مجھ سے بھی دلگی کرتے ہین ان کے اُستاد آپ ہون گے
یا محمد اعظم مجھ کو کیا واسطہ یہ کہکے مین اپنے بنگلے کو چلا صاحب نے کہا جاتے
کہان ہو مین نے خیمہ لگانے کی تجویز کو تمھین بلایا تم چلے جاتے ہو مین نے کہا کیا
کرون آپکا مزاج اسوقت مذاق پر مائل ہے آپ بنگلے مین تشریف لیجائین مین خیمے
کھڑا کرادونگا صاحب نے کہا بہتر ہے مین جاتا ہون اور آہستہ خانم جان سے کہا کہ دیکھیے جناب
منشی کیسے بگڑتے ہین اُس نے کہا صاحب آپ شاید اُنپر عاشق ہین جو اس قدر
نازبرداری کرتے ہین صاحب نے کہا تمکو معلوم نہین میرے سارے کاروبار کی درستی
اُسی کی ذات سے متعلق ہے اگر مین ذرا بھی بے اعتنائی کرون ابھی نوکری چھوڑ کے چلا جائے
بہت ہی نازک مزاج ہے اگرچہ باتین آہستہ ہوتی تھین مگر مین نے سب سن
لین اور انجان بنا رہا اور آخر خیمہ کے انتظام وغیرہ سے فرصت کرکے مین اپنے بنگلے
مین چلا آیا اور دن بھر نہایت بیچین رہا تیسرے پہر تک اُن لوگون کا تمام اسباب
اور ہمراہی وغیرہ سب آگئے جون جون دن تمام ہوتا تھا میرے حواس جاتے تھے اور
قلق بڑھتا تھا کہ یہ کیا لغو حرکت مجھ سے ہوئی سے

دل مضطرب کو بغل مین چھپا کر — پشیمان ہوئے ہم جہان لیکے آئے

یونہی اضطراب مین رات ہو گئی نماز عشا سے فراغت کرکے ایک شخص جناب والد کے سفینہ سے نکال کے اپنی معشوقہ کے حفظ آبرو اور حرام کے بچاؤ کے لیے پڑھنے لگا ؎

صیاد کو جو یارب مجھ پر ترس نہ آئے — باغو نہین ہو ہم گل ناکھون برس نہ آئے

اب وہان کا ماجرا سنیے کہ اگرچہ وہ سب رضامند تھے مگر خانم جان دلمین ہرگز اس بات سے راضی نہ تھی اور مطلق سکوت کی حالت مین خدا سے اپنی حفظ ناموس کی دعا کرتی تھی رات کو ان حرام خورون نے معمول کے موافق اس پاک طینت کو بنا چنا کے صاحب کے پاس پہونچا دیا وہ چلی تو گئی مگر جب صاحب نے اور قصد کیا اُسنے واویلا مچائی اور زار و قطار رونا شروع کیا جس سے صاحب بہادر کے آئے حواس غائب ہو گئے آدھی رات تک یہ حالت رہی آخر میرزائی کو بلا کے کہا کہ "جب یہ بی بی راضی نہ تھا تو کیون تم نے بھیجا" میرزائی خانم جان کے قدمون پہ گر پڑی اور انتہا سے زیادہ منت سماجت کی کہ آج کی شب راضی ہو جائے مگر اس نے نہ مانا ؎

ضد کی ہوسکی کو تو عادت تو تمھین رحم کرو — ذرا آنچل سے چھپا لو رخ روشن اپنا

تب صاحب نے کہا اسکو لیجاؤ ورنہ یہ اپنی جان دیدیگی ہمکو اسقدر زبردستی کے ساتھ ضرورت نہین ہے اور اسوقت بی جان کو بھیجدو مگر مین سو روپیے زیادہ نہ دونگا میرزائی نے اسوقت کو غنیمت سمجھا اور بی جان کو صاحب کے پاس پہنچا دیا اور خانم جان تو وہ بچ گئی ؎

مجھکو بچا لیا مرے پروردگار نے

رات تو خیر کٹ گئی صبح کو اُٹھتے آپس مین چہ می گوئیان شروع ہوئی اور خانم جان پہ ہر طرف سے بوچھار ہونے لگی وہ کسیکو کچھ جواب نہ دیتی تھی مگر برابر غیر منقطع روتی تھی یہانتک کہ آنکھین سوج گئین مگر آنسو نہین تھمتے تھے اسی اثنا مین منگ صاحب آیا اور خانم جان کو روتے دیکھکر پوچھا کہ اب کیون روتی ہو میرزائی نے طنز سے کہا روتی نہین ہو ہمکو خراب کرتی ہو ایسی ناشدنی زندہ رہی تو کیا مری تو کیا پڑے سڑے نصیبے ہین اور ہم اُسکو روتے ہین کہ ہماری گئد سو روپیہ مین کیونکر ہو گی اب خدا کی رحمت دیکھیے ؎

ان کا سیوتی ہے گو ہوے رسوائے خلق ہم — اشکون سے ہم امید کے دامن بھرا کرین

صاحب نے کہا اچھا خانم جان اگر روتے نہیں ہم اسکی بھی تنخواہ مقرر کر دینگے یہ سنتے ہی آپ
جھٹ پٹ آنسو وانسو پونچھ صاحب کے پاس جا بیٹھیں اور کہا کہ مین صرف دو باتون کے
واسطے روتی تھی ایک یہ کہ چندروز اور رہنے یہ بات منظور نہیں ہے ورنہ یہ تو جانتی ہی ہون
کہ ہرگاہ ان لوگون مین رہتی ہون کہانتک بچونگی دوسرے یہ کہ سو روپیہ مین انکی بسر اوقات
کیسے ہوگی جسکی باعث مین بھی کم بخت ہون صاحب نے کہا اچھا پچاس روپیہ ماہوار تم کو بھی
میوہ خوری کے لیے دینگے خانم جان نے کہا میری حمیت اسکی مقتضی کا ہے کو ہوگی کہ بی جان
کے سو روپیہ ہون اور مجھے پچاس نہیں صاحب نے کہا وہ مجھ سے راضی ہو گئی اگر تم بھی
ہو تین تو تم کو ڈھائی سو روپیہ مین ماہوار دیتا تھا اُس سے کہا کہ پھر پچاس بھی کس لیے
آپ دیتے ہین صاحب نے کہا جسمین تم روو نہیں اور آزردہ نہو

کون یہ دیکھ کے کوئی حسین روتا ہے ۔ ہو بناوٹ سے بھی رونا تو قلق ہوتا ہے

اور دوسرے یہ کہ بی جان کی باتون سے جی نہین بہلتا تمھاری پیاری پیاری باتین اچھی
معلوم ہوتی ہین اس عیار نے کہا جب یہ بات ہے تو تنخواہ میری کم کیون کرتے ہو جو لوگ سیرت
اور خوش بیانی کے قدردان ہوتے ہین وہ دوسری باتون پہ اسکو فوق دیا کرتے ہین
صاحب نے ہنس کے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم سنی کی غیرت سے تمکو بی جان سے کمتر رہنا
گوارا نہین خیر تو تمکو بھی سو روپیہ ماہوار ہم دینگے مگر خبردار اب رونا نہین آپ نے اٹھ کے
بندگی کی اور کہا اب رونے دھونے کی کیا ضرورت ہے خدا آپ جیسے قدردان کو سلامت
رکھے جب صاحب بنگلے مین چلا آیا خانم جان نے اپنے محفوظ رہنے اور تنخواہ مقرر
ہو جانیکے شکریہ مین نذر و نیاز کی ورنہ صرف بچا موجب مسرت نہ تھا کیونکہ وہ لوگ مارے
طعنون تشنون کے بیچاری کو باؤلا کر دیتے ۔ دوپہر کو صاحب نے مجھے طلب کر کے کہا کہ
مین نے سو روپیہ بی جان کے اور سو روپیہ خانم جان کے مقرر کر دیے مین نے کہا کہ یہ کیا
صاحب نے فرمایا کہ خانم جان مجھ سے راضی نہ ہوئی اسلیے یہ تفریق کر دی گئی مین نے کہا
جب وہ راضی نہ ہوئی تو پھر تنخواہ کیون مقرر کی صاحب نے کہا خانم جان کو ورنہ بہت

لہ ایک صاحب نے مجھسے یہ کتاب لے کے دیکھی بہت ہی محظوظ ہوئے اور خانم جان کی بہت ہی تعریف
کی اس کے بعد ایک تعجب سے فرمانے لگے مگر صاحب نے خانم جان کو چھوڑ دیا ہوگا ورنہ وہ
تو معصوم رہی ہوگی مین نے کہا وہم کا علاج لقمان کے پاس بھی نہین ۔ مترجم

تھی اور اسکا رونا اچھا نہ معلوم ہوا سوا اسکے سو روپیہ مین ان لوگون کی بسر بھی نہ ہوتی لہذا دونون کی برابر تنخواہ مقرر کر دی خیر اب بھی پچاس روپیہ کی بچت ہوتی ہین جب مکان پر آیا سجدۂ شکر ادا کیا[1]

شکر خدا کہ ہر چہ طلب کردہ از خدا   بر منتہاے مطلب خود کامران شدم

غرضکہ اب سب طرح اطمینان ہو گیا مین نے اپنے بنگلے کو آراستہ کرایا اور خیمہ کی طرف غلام گردش مین فرش فروش کرا کے اسیطرف اپنی نشست مقرر کی اور منتظر وقت رہا۔

محبت کے پینگ بڑھتے ہین آپس مین نوک جھوک اور خط کتابت کی ابتدا ہوتی ہے

راہ پر انکو لگا لائے تو ہین باتون مین   اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتون مین

چند روز اسیطرح گذر گئے مین اپنے بنگلے کی غلام گردش مین بیٹھا رہتا تھا اور دن مین کبھی بار ادھر ادھر چلتے پھرتے اس نگار کو دیکھ لیتا یا جب خیمہ مین تعلیم ہوتی تھی بی جان اور خانم جان سے ملکے گاتی تھین مین اپنے بنگلے مین سنا کرتا تھا کبھی صاحب کے یہان اسے دیکھ لیتا تھا غرضکہ۔

سرسری اُن سے ملاقات تھی گاہے گاہے   محفل غیر مین گاہے سر راہے گاہے

مگر خیمہ مین جانے کا اتفاق نہ ہوتا تھا چنانچہ ایک مہینہ اسیطرح گذر گیا اور کوئی صورت پیام وسلام کی نہ نکلی بات چیت ہونا کہان اس وجہ سے مجھے نہایت قلق و اضطراب تھا مگر کچھ بن نہ پڑتا تھا۔ ہان یہ ہر جب کبھی مین صاحب کے پاس ہوتا اور آپ بھی آتین کچھ ایسی چھیڑ کرتین کہ خواہ مخواہ مجھ سے اور صاحب سے تکرار ہو مگر خدا کی عنایت سے بخیر گذر گئی تھی اور مین چپکا ہو رہتا کہ کبھی اُسکا نہ ہو۔

سیر باغ

ہمراہ غیر جاؤ نہ تم سیر باغ کو   جور و ستم اٹھائینگے ہم راہ راہ کے

ایک دن آپنے صاحب سے سیر باغ کی اجازت لی صاحب خود بھی انکو ہمراہ لے کے باغ گیا ہر قسم کے پھول لالہ نافرمان داؤدی و یاسمن کے کھلے ہوئے تھے اسوقت

[1] خشک دو شکرانہ بھی نہ کرتے تو کوئی کیا کر لیتا یہ بھی غنیمت ہے۔ مترجم

آپ نے پہلے پہل یہ تو ایک غزل حافظ کی شروع کی ہے

شہریست پر ظریفان از ہر طرف نگاری
یاران صلاے عشق است گر میکنند کاری

جب اس شعر کو پڑھا ہے

در بوستان حریفان مانند لالہ و گل
ہر یک گرفتہ جامے بر یاد روے یاری

صاحب سے کہا کہ اسکے معنی تو فرمائیے اسکی سمجھ مین جو کچھ معنی آئے وہ بیان کیے تب میں نے کہا اسکے معنی یہ ہرگز نہیں ہو سکتے تب تو صاحب نے رام کشن باغبان کو بھیجا کہ ہم منشی صاحب کو بلا لاؤ میں گیا تو عجب تماشا دیکھا کہ ہر طرف پھول کھلے ہوے ہیں اور ہر ایک چمن اپنا جوبن دکھا رہے ہیں اسمین یہ مجمع خوش فعلیان کر رہا ہے صاحب نے مجھ سے تمام ماجرا بیان کیا اور خانم جان سے کہا ہان وہ شعر مجھکو پڑھ سناؤ مجھ سے کہا تم اس کے معنی بیان کرو اور فیصلہ کرو کہ مین نے صحیح معنی بیان کیے ہین یا خانم جان نے مین بڑی مشکل مین پڑ گیا کہ کس کو جھوٹا کرون اور کسے سچا ثابت کرون میں نے آخر سوچ کے صاحب سے کہا کہ ایک شعر مجھکو بھی اس غزل کا یاد آگیا ہے پہلے وہ سن لیجیے

چون این گرہ کشایم وین راز چون نمایم
دردے و سخت دردے کارے و سخت کاری

خانم جان اسکو سنتے ہی قہقہہ مار کے بول اٹھی لو اور سنو آپ کچھ سمجھے آپ کے منشی صاحب فرماتے ہین صاحب نے معنی تو کیے غلط اب مین کیونکر اسکو غلط کہون سخت مشکل اور درد مین پھنسا ہون صاحب نے کھسیانے ہو کے کہا کیون حسن شاہ خانم جان سچ کہتی ہے مین نے کہا۔ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

البتہ مین حیران بیشک ہون کہ ہر شخص نے اپنی سمجھ کے موافق معنی کیے اب مین کس کو ٹھیک بتاؤن بجز اسکے تیسرے معنی بیان کرون کیونکہ خود حافظ فرماتے ہین کہ باغ میں ہر ایک حریف نے اپنے یار کی یاد میں جام لیا ہے اور معنی بھی ہر شخص نے اپنے فہم کے موافق کیے لہذا اسرار دل کا پوشیدہ ہے کہ جسطرح اپنی اپنی پسند پر جام لیا ہے معنی بھی اپنی اپنی پسند کے دونون نے صحیح کیے ہین یعنی آپ کہتے ہین کہ ہر شخص نے اپنے معشوق کی یاد مین شراب پی اور بی خانم کہتی ہین ہر عاشق نے طرح طرح کے پھولونکو دیکھ کے اپنے معشوق کے ہم رنگ

۱؎ خانم جان نے اسکا کیسا خوبصورت نتیجہ نکالا ہے ۔ دیکھنے کے قابل ہے ۔ مترجم

پھول کی مناسبت سے جام شراب لیا پس اُن دونون معنون مین کسی کو صحیح نہین کہہ سکتا صاحب نے ہنس کے کہا حسن شاہ تم نے خوب فیصلہ کیا اور چند پھول گیندے کے لیکے مجھے دیے کہ اس سے خانم جان کو خوب مارو مجھکو جب سے چڑھا رہی تھی کہ تم نے شعر کے معنے غلط کہے ہین مین نے کہا مجھے کیا ضرور کسی کو مارون تب آپنے فرمایا انکو ہزارے سے پھول نہ دیجیے چونکہ انھون نے آپکی نافرمانی کی لہذا انکو گل نافرمان دینا چاہیے اور یہ کہکے نافرمان کے پھول صاحب کو دیے کہ منشی صاحب کو دیجیے۔ صاحب نے سادگی سے وہ پھول مجھے دینا چاہے مین نے کہا مین تو کسی کے لائق نہین ہون اگر ایسا ہی آپکو منظور ہو گل لالہ مجھے عنایت کیجیے اور یہ پھول تو اونہی کا حصہ ہے

گل بدستم چہ دہی در کف من خار خوش است   این گل تازہ و تر از گوشہ دستار خوش است

صاحب نے کہا دیکھو منشی نے کیا اچھا شعر اسوقت پڑھا [illegible] جان نے کہا آپ کی تعریف کیا ہو سکے بڑے مزیدار آدمی ہین صاحب نے وہ گلدستہ مجھے دیے اور رام کشن باغبان کو ساتھ کیا مین وہان سے چلا آیا [illegible] کہتی تھی کہ منشی صاحب تو بڑے مصاحب اور دانا آدمی ہین صاحب نے کہا مین انکی قدر جانتا ہون تمھین کیا معلوم راستے مین [illegible] باغ کو آتے ہوے ملی مجھ سے بہت شکایت کرنے لگی اور کہا کہ یہان سے تو ہم وہین اچھے تھے کہ وہ ایک بار آپکے قدم آتے اب یہان قرب آپکی صورت دیکھنے کو ترس گئی اتنی بے اعتنائی اور بے مروتی اچھی نہین ہے خدا جانتا ہے کوئی دن ایسا نہ ہوتا ہوگا کہ آپکا ذکر خیر نہ آتا ہو مگر آپ نہین آتے مینے کہا سرکاری ضروریات سے بالکل فرصت نہین ہوتی اسقدر کثرت سے کام ہو کہ سر اُٹھانے کی مہلت نہین ہو اُس نے کہا یہ صرف حیلہ ہو۔ اللہ! آپ رات دن سرکاری کام ہی کیا کرتے ہین تب مین نے کہا سچ تو یہ ہو اب تم ہمارے آقا کی نوکر ہو تم کو تکلیف دینا اور میرا آنا جانا مناسب نہین ہو۔ اسمین بہت سی قباحتون کا اندیشہ ہو اُسنے کہا کہ یہ کیا بات ہو۔ مین آج ہی صاحب سے اجازت لے لونگی مین نے کہا خبردار ایسا نہ کرنا اسمین اور بھی قباحت ہو مین خود ہی کبھی کبھی چلا آیا کرونگا ان باتون کے بعد وہ اُدھر گئی مین اپنے بنگلے مین آیا اور حیران تھا کہ یا الٰہی جسپر مین مرتا ہون وہ اس طرح میرے درپے آزار ہو کہ صاحب کے سامنے خواہ مخواہ ایسی حرکتین کرتی ہو جسکے باعث مجھے

[illegible] خفا ہو جاتے کیا میرے دل میں [illegible] آ گیا [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے کہا خانم جان [illegible] سیر کرا [illegible]

کیا یہ چمن پژمردہ [illegible] خوش ہو [illegible] آ پکا

عطیہ ہے

وہ آ [illegible] سے خدا کی قدرت ہے کبھی ہم [illegible] اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

میں نے باغچہ کا دروازہ [illegible] چھوڑ دیا [illegible] آ کے

منشی صاحب کیسے خوش [illegible] کیسی خوبی سے چمن [illegible] اچھا [illegible]

تقسیم کی ہے [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] صاحب نے کہا ہمارے [illegible]

چھپا [illegible] اگر کوئی سو بار خوشامد کرے [illegible] ایک بار آ کے گھر جاتیں

کسی کو خاطر میں نہ لاتیں [illegible] انگریز دوستوں سے اسی طرح [illegible]

ہیں بلکہ خود مجھ سے [illegible] کیا [illegible] کے بعد جب آپ

چلنے کو ہوئے خانم جان نے کہا اب تو ہم آئے ہیں دو پھول ضرور لیں گے [illegible] منشی صاحب

خوش ہوں [illegible] اور [illegible] پھول توڑے میں نے اپنے دل میں کہا پھول توڑ کیا

میری جان قربان ہے

وہ ہنس کر دیکھتے ہیں داغ کے داغ کسی کی سیر ہے گلشن کسی کا

پھول توڑ کے سب [illegible] اور دو چار اپنے کانوں میں بھی پہن لیے

میرزائی نے کہا بس کرو [illegible] پھول توڑ [illegible] آپ نے کہا ہم تو اسی چمن سے پھول

لیں گے منشی صاحب [illegible] بعد فراغت [illegible] کہا کہ آپ بھی لیجئے اور

گلدستہ [illegible] پھول اسکے ہاتھ میں [illegible] اور ایک پھول لالہ کا خوب [illegible] دل سے

[illegible] لیجئے میں نے لے لیا اور آنکھوں سے لگایا [illegible]

تیرا [illegible] سے پوچھا کہ [illegible] دل خوش باش اضطراب
کیون [illegible] کہا کہ اب سیر کرنے جاتے ہیں منشی صاحب کا باغ خالی کیے
بیٹھے [illegible] رہتے ہے

سیر کی [illegible] خوب پھر سے شاد ہے | باغبان جانتے ہیں گلشن تو آباد ہے

[illegible] اپنے دل [illegible] کہتا ہے

[illegible] | یارب [illegible] یار [illegible]

قریب شام کے وہ سیر [illegible] سے گئے ہیں آج ہے واقعہ پر ایک حالت ہم [illegible]
[illegible] اپنے بنگلے میں آیا اور ساری رات بستر پہ تڑپ تڑپ کے کاٹی ہے

رات ساری میری [illegible] کی بستی میں کٹی | ہاتھ [illegible] جگر پہ رکھا

قریب صبح اسکو خواب [illegible] کچھ اگویا فرمایا کہ کہو کیا حال مزاج کیسا ہے میں نے
کہا تمہارے لیے [illegible] خبر نہیں تمہیں اسپر فرمایا کہ [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] کامگاری [illegible] | ہزاران حق گزاری [illegible]

[illegible]

جام جہان نماست ضمیر منیر دوست | اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است

اسپر فرمایا ہے

صبر کن حافظ بسختی روز و شب | عاقبت روزے بیابی کام را

میں چاہتا تھا کہ ہاتھ پکڑ لوں اٹھا کہ آنکھ کھل گئی اور اپنے کو تنہا دیکھ کے بیقرار ہو گیا
صبح تک پھر نیند نہ آئی ہے

خواب میں وعدہ تو مجھ سے کر گئے ہیں وہ مگر | دیکھئے ملتی ہے مجھکو خواب کی تعبیر کیا

نماز پڑھ کے بوچہ پر سوار ہوا اور دربار کی طرف جی بہلانے چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد واپس
آیا اور قصد تھا کہ شام کو پھر سوار ہونگا اسلیے غلام گردش میں رکھوا دیا ظہر کے وقت غلام گردش
میں ٹہلتا ٹہلتا اسی بوچہ میں بیٹھ گیا ۔ اور سب آئے اسکے چڑھا دیے اور سا بہتی

* اصل عبارت ۔ مترجم
** تینوں صفحے شعروں سے سیاہ ہیں ۔ مترجم

جانان کی یاد مین شعر پڑھنے لگا اسی حال مین تھا کہ ناگاہ خیمے کیطرف سے کوئی چیز زور سے آئی اور آئینہ پر پڑی جس سے شیشہ ٹوٹ گیا مین گھبرا کے باہر نکل آیا چارون طرف دیکھا کوئی نہ تھا آخر ڈھونڈھنے لگا کس چیز سے شیشہ ٹوٹا ہے ایک طرف زمین پر ایک انگوٹھی پڑی ہوئی دیکھی اسکو مین نے اٹھا لیا سونے کی انگوٹھی تھی پر یاقوت کا نگینہ جڑا ہوا تھا مین نے اسکو فال نیک خیال کیا اور خیمے کی طرف دیکھنے لگا [illegible] معلوم ہوا کہ کوئی شخص قنات کو چاک کر کے [illegible] شعر پڑھا ہے ۔

[illegible]

جواب ملا ہے

گر چہ [illegible] مقصد نا پید | [illegible] غم مخمور

پھر مین نے کہا ہے

[illegible] مقصد [illegible] رسید | ہان مگر [illegible]

اسکا جواب آیا ہے

بہ مطلب میرسد جویائے کام آہستہ آہستہ | زدریا می کشد [illegible] آہستہ آہستہ

مین [illegible] اور قنات کے قریب جا کر کہا ہے

یا من ناصبور را پیش خود انداز [illegible] | یا کہ تو یا کدامی صبر من از خدا طلب

فرمایا کہ بار بار کہنے سے کیا حاصل مین نے کہا ع

ارباب حاجتم و زبان سوال نیست

فوراً دوسرا مصرعہ اس نے پڑھ دیا ع

در حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است

اسکے بعد غائب ہو گئی ہے

تو نے آج او بیوفا کیا جاتی دنیا دیکھ لی | راہ پر آنے لگا عہد وفا ہونے لگے

ہزارون شکر کرتا تھا کہ یہ معلوم ہو گیا میرا خیال اسکو بھی ہے اور خواب سحر کی تعبیر اسقدر جلد ظاہر ہوئی اب امید ہے کہ نامہ و پیام کی بھی کوئی صورت نکل آئے گی ۔

سامنے بھی کبھی آجائینگے اتنا تو ہوا | جلوہ دکھلانے لگے وہ پس چلمن اپنا

سہ پہر کے وقت میرا قصد ہوا کہ بجرے پر سوار ہو کے سیر کو جاؤن مگر پھر سمجھا کہ شاید وہ ستمگر آ کے

جہانتکے اسلیئے غلام گردش مین بیٹھ گیا تھوڑی دیر مین سنا کہ صاحب نے بوچہ منگوایا ہی بیٹے
کہا غضب ہوا صبح کو درست ہوجاتا تا اب اسوقت ناحق آدمیون پر خفا ہونگے اور میری
عدم خبرگیری کا بھی خیال ہوگا یہ سوچتا ہی تھا کہ ٹیکا رام ہرکارہ آیا کہ صاحب بلاتے
ہین مین گیا تو دیکھا کہ بی خانم جان اور بی جان موجود ہین میرا ماتھا ٹھنکا کہ ہو نہو یہ ذات شریف
ہی کا شیشہ چھوٹا ہوا ہی صاحب نے کہا منشی تم میری چیزونکی کچھ بھی خبر نہین رکھتے ہو دیکھو تمہارے
بنگلہ مین کسی نے بوچہ کا شیشہ توڑ ڈالا ابھی پورا مہینہ نہین ہوا کہ چھ سو روپیہ کا مین نے مول
لیا ہی — مین نے کہا کہ ہان اسی وقت مین نے بھی دیکھا اور چاہتا تھا کہ کاریگر بلوا کے ابھی
درست کرا دون مگر آپنے منگوا بھیجا اسلیئے مجبور ہو گیا کہنے لگا مین نے نہین منگوایا ہی خانم
جان چاہتی ہی کہ ہوا خوری کو سوار ہوکے جاتے ہین [illegible] کہا ہوا میرا خیال صحیح
یہ آپ ہی کا ٹھہرا رہتا ہی اور صاحب سے کہا کہ [illegible] بالفعل سیر نہین ہی سوار ہوجانے
کو شیشہ بھی درست ہو جائیگا [illegible] کہا آخر یہ بھی کچھ معلوم ہی کہ شیشہ ٹوٹا کیونکر مین نے
کہا کہ یہ مجھے بھی معلوم نہین البتہ اسقدر جانتا ہون کہ دوپہر کو [illegible] سو رہا تھا خواب
مین دیکھا گویا مین بوچہ پر سوار دریا کی طرف سے آرہا ہون ٹیکہ [illegible] کے پاس جب پہنچا
تو آپ کو اور ان دونون بی صاحبون کو دیکھا کہ آپ کے پاس بی خانم جان
کھڑی ہوئی ہین ۔

زمانے کے قائل خدائی کے سرکش
یہی ہین جو گردن جھکائے ہوے ہین

مجھ سے کہنے لگین کہ اس بوچہ پر تم کیون سوار ہوے ہو تو صاحب نے [illegible] لیا
ہی مین نے کہا تمکو خیریت ہی جب تک مین بوچہ پر سوار ہون میرا ہی جب تم صاحب [illegible]
نے لیا مجھے غرض نہین اسپر یہ ایسا بگڑین کہ جو چیز انکے ہاتھ مین تھی میری طرف پھینک
ماری مین تو بچ گیا مگر شیشہ کے لگی اور چور چور ہو گیا صاحب سمجھا کہ ظرافت سے
اسنے یہ خواب گڑھا ہی اور خانم جان کے سر ہو گیا کہ بول خانم جان بیشک منشی سچ کہتے ہین
تم نے شیشہ توڑا ہی ابھی درست کرا دو اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا کہ بغیر درست کیئے مین نہ چھوڑونگا
اس نے جھلا کے ہاتھ جھٹک دیا اور کہا کہ ایک آپ سچے ایک آپکے منشی صاحب صاف
صاف کیون نہین کہتے کہ آپ کے منشی صاحب کی مرضی نہین ہے کہ مین اس پر سوار
ہون اگر مین یہ جانتی کہ بوچہ حضرت ہی کا ہی تو کبھی نام بھی نہ لیتی صاحب نے کہا

[illegible]

[illegible] کیسے [illegible] اب وقت نہیں رہا [illegible]

[illegible] کہا ہے

گہے [illegible] تو بہت کا [illegible] مگر [illegible] تمہارا [illegible] سے

اور حیرت یہ تھی کہ خدا یا یہ کیا اسکو سوجھی ہے کہ صاحب کے سامنے مجھے ذلیل کرنا چاہتی ہے

حالانکہ آج کس قدر شکایت بھی کر دی تھی پھر بھی یہ انداز شرارت کیسے ہیں

گہہ جفا و جور گاہ بہ لطف و احسان میکنی | بادشاہی ہر چہ میخواہد دولت آن میکنی

اتفاقاً اُس دن دس بارہ انگریزوں کی ہمارے صاحب کے یہاں دعوت تھی رات کو

مجرے کے وقت میں صاحب کے برابر حسب معمول کرسی پر بیٹھا تھا صاحب نے میرزا جی

سے اس غزل کی فرمایش کی غزل [illegible]

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو | بادہ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو

جب یہ غزل تمام ہوئی اور رنگ جمتا گیا میں نے میرزا جی سے کہا کہ یہ غزل گاؤ غزل

خلوت گزیدہ را بتماشا چہ حاجت است | چون کوئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است

اے پادشاہ حسن خدا را بسوختیم | آخر سوال کن کہ گدا را چہ حاجت است

جانا بحاجتے کہ ترا ہست با خدا | کاخر دمے بپرس کہ ما را چہ حاجت است

ارباب حاجتیم و زبان سوال نیست | در حضرت کریم تمنا چہ حاجت است

محتاج قصہ نیست گرت قصد خون ماست | چون رخت از آن تست بیغما چہ حاجت است

جام جہان نماست ضمیر منیر دوست | اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است

اے عاشق گدا چو لب روح بخش او | میداندت وظیفہ تمنا چہ حاجت است

حافظ تو ختم کن کہ ہنر خود عیان شود | با مدعی نزاع و محاکا چہ حاجت است

اسکے بعد اُس کافر ادا نے یہ غزل شروع کی غزل حافظ

ساقیا برخیز و در دہ جام را | خاک بر سر کن غم ایام را

ساغرے بر کفم نہ تا زسر | برکشم این دلق ازرق فام را

بادہ در دہ چند ازین باد غرور | خاک بر سر نفس نا فرجام را

محرم راز دل شیدائے خود | کس نمی بینم ز خاص و عام را

با دلارامی مرا خاطر خوش است — کز دلم یکباره برد آرام را
گرچه بدنامیست نزد عاقلان — ما نمی‌خواهیم ننگ و نام را
دود آه سینهٔ سوزان من — سوخت این افسردگان خام را
صبر کن حافظ بسختی روز و شب — عاقبت روزی بیابی کام را

مقابلہ کر چکا تو کتاب رکھی میں میر صاحب اور صاحب کے درمیان میں تپائی پر حقہ رکھا ہوا تھا ... تھا ... میری طرف بغور دیکھ کے بندے نے آہستہ کہا سنا تم نے یہ کیا اور نیت گئی اور اللہ جی وغیرہ جو کچھ اس میں تھا سب کی تفسیر کر دی۔ میں نے بھی کڑا کر کے خود آپ سے کہا کہ اگر یہ غزل یاد ہو تو سنائیے میرزا جی نے اس سے پوچھا کہ میر صاحب کیا کہتے ہیں تو فرمانے لگے کہا میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہا جا ... تھا ان سے اچھی طرح سنا ... میرزا جی نے مجھ سے پوچھا میر صاحب ... غزل

ای سرو ناز حسن که خوش میروی بناز — عشاق را بناز تو هر لحظه صد نیاز
فرخنده باد طالع نازک که در ازل — ببریده اند بر قد سروت قبای ناز
آنرا که بوی عنبر زلف تو آرزوست — چون عود گو بر آتش سودا بسوز و ساز
پروانه را ز شمع بود سوز دل ولی — بی شمع عارض تو دلم را بود گداز
دل از طواف کعبهٔ کویت وقوف یافت — از شوق آن حریم ندارد سر حجاز
صوفی که بی تو توبه ز می کرده بود دوش — بشکست عهد چون در میخانه دید باز
چون باده مست بر سر خم رفت کف زنان — حافظ که دوش از لب ساغر شنید راز

غرضکہ بڑے لطف میں یہ جلسہ گذرا اشعار معاملے سے کسی قدر ہونا بھی ... لیتا تھا اور رات دن منتظر عنایت خدا کے رہتا ہے۔

خط کتابت

چلی آتی ہوا ... ہوئی کیوں — کوئی پیغام لائی ہے صبا کیا

میں ایک دن صبح کی نماز اور وظیفے سے فراغت کر کے بنگلے کی غلام گردش میں بیٹھا تھا ایک لڑکا کھیلتا ہوا میرے قریب آیا اور سلام کیا میں نے کہا تو کون ہے کہنے لگا فلانے باورچی کا لڑکا ہوں جو عظیم جی کے یہاں نوکر ہے میں نے نام پوچھا کہا رحم اللہ میں نے کہا ادھر آج کیوں آیا بولا یونہی کھیلتا کھیلتا آنکلا مگر آپ کو میں نے چند مرتبہ

یہان پر روتے اور شعر پڑھتے ہوے دیکھا ہی - اسکی کیا وجہ ہی مین نے کہا تو کیون پوچھتا ہی تجھکو کیا سروکار کہا کچھ نہین یونہی پوچھتا ہون اگر مجھ سے آپکا کچھ کام نکلتا ہو فرمایئے مین نے کہا تجھ سے کیا کہون تو بچہ ہی کہنے لگا واہ بچون سے تو ایسے کام نکل آتے ہین کہ بڑون بڑون سے نہین ہوتے آپ خاطر جمع رکھیے مین کسی سے کہونگا نہین آخر شب مین نے کہا کہ مین ان عورتون مین سے ایک عورت کو چاہتا ہون اور وہ نہین ملتی ہے

ستارہ ہی ایک ایک جدا جس کا ہم اُس آسمان کے ستائے ہوے ہین

اس نے کہا مین بھی یہی سمجھا تھا لیکن اُسکا نام بتایئے کون ہین تب مین نے اس لڑکے کو غنیمت سمجھا اور کہا بیٹھ مابعد اُس [illegible] پوچھا یا اچھا بولا ہی صاحب آپنے بھی کس سے دل لگایا وہ بڑی ناک چڑھی مغرور اور اپنے آپ ہی ناک چڑھی گرفتار ہین وہ کسی سے بات تک تو کرتی نہین بہت ہی نازک مزاج اور اپنے کو لیے ہوے رہتی ہین اور خدا جانے [illegible] وہ ایسی باتونکا [illegible] نہین پڑھین اگرچہ مین اُنکا نوکر ہون [illegible] اور مجھے بہت چاہتی ہین مگر جھوٹ کیون بولون اُنکی بہ نسبت [illegible] جان بہت ہی خوش مزاج اور نیک بخت [illegible] مین نے خود ایک دن آپکی تعریف اُنکو کرتے [illegible] منشی صاحب بہت اچھے آدمی [illegible] اور کیسے خوبصورت خوش رو جوان ہین اُسپر خانم جان نے طنز سے کہا کہ شاید آپ اُنپر ریجھی ہوئی ہین [illegible] کہا کہ اسمین ریجھنے کی کیا بات ہی جو سچ ہی وہ کہتی ہون پھر خانم جان نے کہا مین تو کچھ ایسا خوبصورت اور عقلمند اُنکو نہین جانتی نہ مین نے کوئی بات اُنمین آجتک دیکھی اس لیے آپ بی جان سے محبت کیجیے اور جو کچھ فرمایئے مین اُنسے کہدون ۔

جواب اُنکی جانب سے دیتے ہین ہمکو یہ قاصد مقرر پڑھائے ہوے ہین

مین نے کہا بھائی دلکو کیا کرون محبت کوئی اختیاری چیز ہی کہ یہان سے اُٹھا کے وہان رکھدون اُنسے دل ہٹا لون اِنسے دل لگا لون وہ لاکھ بے پروا ناآشنا سہی مگر مین تو اُنھین دل دے چکا ہے

صدا الن ترانی کی ہی جس طرف سے اُدہر کان ہم بھی لگائے ہوے ہین ۔

اور انھوں نے جو کچھ میری نسبت فرمایا یہ اُن کی فروتنی عادت ہی ہوتی ہو خاکپا ان کے
سامنے شاہی جان کی ہستی ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اُس نے کہا خیر پیا جانے مجھ سے جو کچھ فرمائیے اپنے چلنے کو تاہی نہ کرونگا اور رقعہ لا کے
کچھ پیام دیجیگا کہہ دونگی میں نے کہا بڑا ہی پیارا اشتیاق ہوگا سلام کہنا اور یہ کہہ دینا
کہ اب تک مجھکو ترساؤگی اور میرے حال سے بے خبر رہوگی اور یہ شعر پڑھ دینا۔

ز آنروز که جو خوی نه پری سخن خوانی — چه از آشنایان چنین کس بے خبر باشد

اس نے کہا مجھے یہ پشتو انشا کاہے کو یاد رہیگا آپ ایک پرچہ لکھ دیجئے میں دیدونگی چنانچہ
میں نے وہ شعر اور یہ چند شعر لکھ کے اس کے حوالے کیے۔ غزل

ای پیکر ناز و خوش ادائی — تا چند بشان دلربائی
در کوی تو عشق بے غش الم — صد ره اگرم بیازمائی
با آنچه جور [illegible] — چندانکه تو بر سر جفائی
[illegible] روزت سیاه [illegible] — روزت سیه شب جدائی
بیگانه بدین صفت نباشد — وار و زتو ننگ آشنائی
آتش بگرفت گریه من — اے گریه داد من کجائی
خوش بود [illegible] شعر نکویان — ممتاز آمدی بگدائی

[illegible] لکھنے نامہ پر لکھو مجھے
اور دو روپے بھی اس کو دیئے اُس نے [illegible] سمجھا اگر آپ [illegible] میری
آنکھ خیمے کی طرف اُٹھ گئی [illegible] قنات کے سوراخ سے کوئی [illegible]
[illegible] کہ ذات شریف [illegible] ادھر [illegible] کو سمجھا [illegible]
[illegible] سب باتیں جو وتڑے نے بنائیں سکھائی ہوئی [illegible] وہ اُٹھ کے چلا
گیا [illegible] دیا انھوں نے [illegible]
ہو کہ آپکو پہلے کبھی کسی سے تعلق ہوا تھا میں نے کہا کبھی نہیں یہ پہلا ہی تیر ہو جو سینہ
[illegible] ہو گیا پھر اُس نے پوچھا کہ آپکی خواہش کیا ہو اور کیا چاہتے ہیں میں نے
کہا اسکا جواب کیا دوں اور تجھ سے کیا کہوں

جگر کی یا دل حسرت نشان کی   دکھائیں ہم تمھیں چوٹیں کہاں کی

اُس نے کہا خیر یا [illegible] سے پوچھا سچ کہنا یہ بات اُنھیں نے مجھے بھیجا تھا
اُس نے کہا نہیں میں خود ہی آیا تھا۔ میں نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے میں نے خود دیکھا
تھا وہ جھانک رہی تھیں۔ اس نے کہا پھر دیدہ و دانستہ آپ کیون پوچھتے
ہیں اور قاصد [illegible]

تو نے قاصد جو کہی دل کو لگی   یہ اُسی کافر کے منہ کی بات ہے

[illegible] نے کہا اچھا [illegible] پھر سلام کہدینا اور کہنا میری بات کا مشتاق جواب تم سے
[illegible] اُس نے کہا آپ [illegible] دل [illegible] کی [illegible]
[illegible] مشتاق ہیں پھر زبانی پیغام سلام کی کیا حاجت مجھے یاد [illegible]
جو کچھ کہنا ہو لکھ دیجیے [illegible] پہنچا دونگا میں نے کہا سچ کو آنا رقعہ لکھ رکھونگا

[illegible] میں شرط [illegible] ہوں [illegible]
جب وہ پہنچا [illegible] کیا کہ بارے نامہ وپیام کی صورت تو نکل آئی اب
امید ہے کہ وصل بھی حاصل ہو جائے [illegible]

رقعہ اول

شمع [illegible] گل گلستان محبت [illegible] اولطفہا

بعد از سلام [illegible] کے آپ نے مہربانی
کر کے جو پیام [illegible] اُس سے میں نے خدا کا شکر کیا اور آپ کا ممنون [illegible] آپ نے
[illegible] دریافت کیا ہے کبھی پہلے [illegible] حال
اِس شعر کے موافق ہے

چشمے نمودہ بیخبر از جان وتن مرا   عشق تو سے بشدت شراب کہن مرا
[illegible] چمن گم کردہ ام   [illegible] اہ وطن گم کردہ ام

اور خواہش کی نسبت جو آپ پوچھتے [illegible] اُس کو کیا عرض کرون ع
سراپا آرزو ہونے نے بندہ کر دیا ہم کو

[illegible] کے الفاظ [illegible] اصل لکھ دیے گئے
رقعون [illegible] جائیگا۔ مصحح

عرض حاجت در حریم حضرت محتاج نیست — راز کس مخفی نماند بر دل دانا ے تو

کس کس آرزو کو بیان کروں ہمہ تن تمنا ہو رہا ہوں ؎

صد آرزو بدل گرد از شوق روی تست — دل نیست در برم گرو آرزوے تست

میری زبان میرا حال بولی تم سے مخفی نہیں ہے اور میرے درد کی دوا تمھارے ہی اختیار میں ہے ؎

درد ما را یار است و درمان نیز ہم — دل فدایش شد و جان نیز ہم

آخر الامر اگر آپکو اختیار ہو مجھے تو یہی آرزو ہے کہ تمہیں دیکھا کروں مگر یہ میری قسمت کہاں

[illegible] مقدر میں جو کچھ ہو ہے سو

درخور ما گر نہ شد خط [illegible] غلام ما — اے کوشش تو [illegible] ہے سلام ما

باقی پھر اپنا [illegible] زیادہ اشتیاق والسلام

[illegible] اور یہ جواب لایا ؎

اس نے نامہ کا [illegible] نصیب پھرے — نامہ بر کیا پھر [illegible] نصیب پھرے

جواب [illegible] نمبر اول

سر حلقہ عاشقان دل افگار و سر دفتر دلبستگان بیقرار سلامت

بعد از سلام خیریت [illegible] نامہ رحم امید کے ہاتھ پہنچا مضامین [illegible] سے دل خوش ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ پہلا قدم ہے جو سلامتی سے اس وادی پر خار میں آپنے رکھا ہے [illegible] آپ [illegible] اور دور اندیش معلوم ہوتے ہیں لہذا [illegible] کس [illegible] قابل برداشت اپنے [illegible] گوارا کی ہے ؎

مژدہ آخر بہ بین مبارک بندہ ایست

کیا آپکو معلوم نہیں سر آمد عاشقاں [illegible] حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] میں کیا فرماتے ہیں ؎

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا — کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

کمبخت عشق کی ابتدا بہت ہی خوش آیند اور دلفریب ہے [illegible] وحشت

سلہ ناظرین دونوں رقعوں کو [illegible] مضمون پر [illegible] قابل داد ہے۔ مترجم

انگیز جب پھنس جاتے ہین تو بڑے بڑون کے چھکے چھوٹ جاتے ہین پتے پانی ہو جاتے
ہین دن کو تارے نظر آتے ہین دانتون پسینا آجاتا ہی ۔ مظہر جان جانان

عشق چون تیغ کشد پائے سرے نگذارد ۔ شعلہ چون گشت سلِ خشک و تر نگذارد

مشہور ہی کہ عشق بلا ہی ہواے سر ہی مگر طبیعت اسکی آگ ہی جو تن جان کو بھڑکا بھڑکا کے پھونک
دیتی ہی عقل جاتی رہتی ہی جان عذاب مین ہو جاتی ہی ہزارہا سون کا دور نا کامیون کا شور
شعر بہت ہی بری بلا ہی اس سے بچنا تو ہون ابھی کچھ نہین گیا ہی اس سے کنارہ
کیجیے اور آسایش و آرام موجودہ کو غنیمت سمجھیے آپ بھی اس مصیبت مین نہ پڑیے اور دوسرون
کو بھی اپنے ساتھ نہ لے ڈوبیے آہ عشق کی منزل خطرناک ہین بہت سے پیچ و خم اور تیغ
ہین کہ راستہ ملنا دشوار ہی اس راہ پر خطر مین ہر قدم پر ایک جان اور ایک سر نذرانہ مانگا
جاتا ہی پھر کہان سے آپ تاب لائیے گا ۔

جانچ لو ہاتھ مین پہلے دل شیدا لیکر ۔ نہین پھرنے کا مرے جان یہ سودا لیکر

پس بیٹھے بٹھلائے اپنے اوپر مصیبت لینا اور عیش و آرام کو چھوڑ دینا حماقت و نادانی ہی مگر خود غرض
جو گھر سے فاضل اور اپنی جان سے بیزار ہو اسکا ذکر ہی نہین آپ نے اپنے دواے درد
دل کے لیے فرمایا ہی اسکی دوا یہی ہے جو مین نے بتائی اس سے زیادہ مجرب نسخہ
آپکو کوئی نہ ملیگا زیادہ کیا لکھون والسلام

اس رقعہ کو پڑھکے مین زار زار رونے لگا اور رحم اللہ سے کہا کہ کل اسکا جواب دونگا اس
نے کہا آپ روتے کیون ہین اور تعجب ہی کہ خانم صاحبہ بھی بعض وقت دیر تک اکیلی رویا
کرتی ہین معلوم نہین دونون کے رونے کا سبب کیا ہی مین نے کہا تجھے ان باتون کا
کیا علم ہے ۔

کسی کے عشق مین آفت ہی اکا مبتلا ہونا ۔ خدا جانے گذرتی ہوگی کیا کیا ان جنونون پر

رحم اللہ نے باتون باتون مین پوچھا کہ آپ کی شادی بھی ہوئی ہی مین نے کہا نہین تو کیون
پوچھتا ہی اس نے کہا یونہی پوچھ لیا مین نے رات کو تنہائی مین رقعہ بغور پڑھا اور سوچا کہ جو
کچھ اس نے لکھا ہی سچ ہے اور بیشک اس مین پڑا ہون تو تباہی اور آفتین پیش
آرہنگی اور پھر سنبھلنا دشوار ہو جائیگا ۔

خواہش عشق [illegible] ۔ عشق فن شریف است و لے کار تو نیست

مگر جس قدر دل کو میں نے سنبھالا ثابت قدم پایا اور گرہوں کے کھلنے پر آمادہ دیکھا لہذا میں نے یہ جواب لکھا۔

رقعہ دوم

میری دوست خانم پیاری۔ آپ کا محبت نامہ پہنچا اس کا ہر لفظ اور ہر حرف ایک ایک دفتر کی شرح محتاج ہے پہنچا جو کچھ آپ نے لکھا بالکل سچ ہے مگر میں کیا کروں میرا حال خود اپنے قابو میں نہیں ہے مجھے اپنے دل پر اختیار نہیں [illegible] سر رہا ہے پھیر دوں

عشقت نہ سرسری ست کہ از سر بدر شود — مہرت نہ عارضی ست کہ جائے دگر شود

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو — عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

تمہاری محبت روز ازل سے مقدر تھی اگر کچھ ہو تو میں اس سے کس طرح بچ سکتا ہوں حال جو کچھ تمہاری تقدیر میں ہے [illegible] مگر جو میرے امکان سے باہر ہے طبیعت کو سنبھالوں اور دل کو سمجھاؤں مگر یہ سب تمہارے اختیار سے زیادہ ہیں۔

سویرے رحم اللہ آیا میں نے اس کو خط دیا وہ لے کر چلا گیا اب ایک واقعہ عجیب سنیے۔

محفل میں آج سنگھ کی ہے وقت کا اہتمام — وہ آپ کر رہے ہیں قیامت کا اہتمام

اسی دن خانم جان نے میرزا جی سے کہا کہ بارہ سے گزرے جاتے ہیں ابھی سال معمولی جلسہ شب دیگ کا نہیں ہوا ہو تو آج کر ڈالیں۔

ان لوگوں کا دستور ہے کہ بارہوں میں ہر ایک اپنے یہاں ایک دن مقرر کر کے ناچ گانے کی محفل کرتے ہیں رات بھر شب دیگ پکتی ہے صبح کو سب کھا پی کے اپنے اپنے گھر جاتے ہیں چنانچہ خانم جان نے اسی جلسہ کی تحریک کی اور جلسہ منعقد ہو گیا تیسرے پہر کو مہمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ میں نے رحم اللہ کو بلا کے دریافت کیا اس نے وہی حال بیان کیا اب سنیے کانپور میں ایک کسبی میوہ جان نامی تھی جو بہت ہی متمول اور اونچی رنڈی سمجھی جاتی تھی اس کے یہاں ایک سیدانی استانی تھی جو قرآن پڑھانے کے لیے نوکر تھی چند روز ہوئے استانی جی مر گئیں اور ایک کم سن لڑکی چھوڑ گئیں چونکہ اس کا کوئی والی وارث نہ تھا مرتے وقت میوہ جان کو کچھ وصیت کر کے وہ لڑکی سپرد کر دی تھی میوہ جان

نے اسکو بچوں کی طرح بہت ہی ناز و نعمت سے پرورش کیا تھا اب وہ لڑکی سن شعور کو پہونچی میوہ جان نے عہد کیا تھا کہ اسکو کسی شریف سید سے منسوب کرونگی اور اسکے جہیز وغیرہ بھی بہت سا تجویز کر لیا تھا بلکہ اسی قصد سے لکھنؤ جانیکا ارادہ تھا [illegible] اس روز میوہ جان اور وہ لڑکی تہ خانہ میں تھیں چونکہ وہ حسینہ پردہ نشین تھی اسکے سینے تاھیں اہتمام پردہ کا کیا گیا جسکی [illegible] باقی [illegible] آیا اور اُسکے خط میرے [illegible]

ہٹ کے آپ کو بڑا سمجھا چاہیے ۵

ابھی چپ ہوں محشر میں افشا کرونگا ۔ حسینوں کے راز نہاں کیسے کیسے

[illegible] آدھر آ گیا اور [illegible] دیکھا کہ خانم [illegible] ایک [illegible] اچھی طرح [illegible] ۵

تجے کو دیں آتش گل و رستہ ۔ پھر وہ زاہد صد سالہ زنار

[illegible] خانم جان [illegible] میں بھی وہاں سے پلٹ آیا ۔

شکوہ ہے یہ کلیم تو جا چڑھیں طور پر ۔ آنکھیں [illegible] تری جلوہ گاہ کے

[illegible] خانم کے ساتھ ایک [illegible] عورت کو دیکھا اُس [illegible] اور اسکا حال بھی مفصل جو کچھ [illegible] لکھا ہے بیان کیا ۔

جواب رقعہ دوم

مرآمدہ دلدادگان سلامت بعد سلام لیجیے آپکا خط جسمیں محبت کی آگ بھری ہے پہنچا اُس کے مضمون سے معلوم ہوا کہ آپ جو پر کھیل گئے ہیں اور عشق کی آفتوں کو بخوشی اپنے سر پر لیا ہے خدا مبارک کرے لیکن پہلے یہ فرمائیے کہ آپ میری کس کس چیز پر عاشق ہوئے ہیں اگر محض جوش جوانی اور ولولۂ شباب نے آپکو دیوانہ کر رکھا ہے تو ویسا فرمائیے اگر میری صورت و جمال پہ لوٹ ہوئے ہیں اس ناچیز کو اسی وقت ضعیفۂ پیر زال تصور فرمائیے کیونکہ اگر عمر طبعی کو پہونچی یہ حسن و جمال اُسوقت نام کو بھی نہ رہے گا ۔

دوبارہ [illegible] جوابی [illegible]

[illegible] میری [illegible] کا [illegible] [illegible] رکھیے [illegible]
[illegible] خوشی آ [illegible] دن کی [illegible]
[illegible] خدا کی [illegible] آپکو [illegible]
[illegible] عاشق [illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible] اور آپ خدا کی عنایت سے [illegible] شریف آدمی ہیں آپ [illegible]
[illegible] اور [illegible] آپ کی
شادی [illegible] آپ [illegible] شادی کر لیجیے اور [illegible]
[illegible] اس لڑکی کے ساتھ [illegible] ابھی آپ کو [illegible] دکھلا دیا ہے
[illegible] زمانی [illegible] آپ کو [illegible]
بھی ہو حسب و نسب [illegible] نقد و جنس جہیز
وغیرہ بھی معقول ملے گا اور یہ بات بہت آسانی سے [illegible]
آپ کے ساتھ شادی کر دینے [illegible] سمجھیں گے [illegible] فی الواقع موجب افتخار
ہو ایسا آدمی [illegible] اگر [illegible] آپ کی نسبت ٹھہری ہو فوراً [illegible]
چاہیے اس سے زیادہ [illegible] یاد رکھیے [illegible] سودا
مول لینا [illegible] اسکو تماشہ نہ سمجھیے تمام عمر کا [illegible] ہے تب تک اس سے
چھٹکارا [illegible] آئندہ آپکو اختیار ہے میں نے صاف صاف لکھ دیا ہے اب
تم جانو تمہارا کام جانے

کوہکن کو حکم جو ہے شیریں سے [illegible] ٹیڑھی کھیر ہے

خط پڑھتے ہی میرے ہوش اڑ گئے کہ بڑے بے [illegible] اور سفاک آدمی سے سابقہ
پڑا ہے ایسے شاطر سے بازی لے جانا بڑا کام ہے اسکی منطق ہی نرالی ہے دیکھوں
کیونکر یہ غزال وحشی دام میں آتا ہے رات کو تنہائی میں مکرر سہ کرر خط دیکھتا
تھا اور جواب کی فکر میں غلطان پیچان تھا آخرش جو کچھ بن پڑا لکھ دیا۔

رقعہ سوم

اختر برج رعنائی [illegible] لطفہ [illegible] عرض جو رحم اللہ کے ہاتھ آپ کا رقعہ کہ طومار نصائح تھا پہنچا
اسکے [illegible] معنی ادر کمال [illegible] اندیشی کے مطالب دیکھکے میں دنگ ہو گیا
واقعی تم نے جو کچھ لکھا ہے سب درست ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ سب مشکلات [illegible]
[illegible] لینا چاہیے [illegible] [illegible] میں خوطہ نہ کھانا پڑے اور اپنے کیے پر پچھتانا
نہ ہو۔ میری کیفیت یہ ہے کہ جب میں پہلے پہل [illegible] جی کے مکان میں آیا تھا سب سے
اول [illegible] کو دیکھا [illegible] حسن وجمال میں یکتا تھی اگرچہ حسن ظاہر کا پھیکا ہوتا اسپر
فریفتگی کے لیے کوئی امر مانع نہ تھا مگر تم سے اسکو کیا نسبت ہے

کیا [illegible] چھپتے سے کر پائی اگر تیلی — تمہارے ہونٹھ پتلے انگلیاں پتلی کمر پتلی

اسی طرح تمام اپنے سوالات کا جواب سمجھ لیجیے اور اب کی دنیا [illegible] معشوقوں اور خوبصورتوں
کا [illegible] سب جگہ جو [illegible] بدل سکتے ہیں مگر میں ایسی ظاہری چمک دمک کا
خواہاں [illegible] ہوں سے

ہم جس [illegible] — [illegible] ہم مگر کہاں
روپیہ پیسہ [illegible] ہے اسکی حقیقت ہی کیا ہے آج آیا اور کل گیا اور تم نے خود ہی
اسکی نسبت بہت کچھ [illegible] ہے

سر [illegible] آستان یار بہتر ہے — [illegible] سایۂ دیوار بہتر ہے

میری جان [illegible] صرف سچ تو یہ ہے کہ ایک ازل آور محبت ہے
جس [illegible] محمد اعظم [illegible]
[illegible] بہت سی خوبیوں کا ذکر سن کے میں لوٹ ہو گیا [illegible] اگر جیسا
آدمی میں چاہتا تھا وہ سب باتیں تم میں خدا نے [illegible] خدا سے دعا کی
پروردگار اس مجموعہ خوبی کو مجھے دے یا الحمد للہ میری دعا قبول ہوئی اگر [illegible] سارا زمانہ
ڈھونڈھ ماروں تو تمسا آدمی ملنا محال ہے تمہاری خوبیوں کا حصر میری طاقت سے

باہر ہے کوئی میرے دل سے پوچھے

ہماری آنکھوں [illegible] — اور تمہاری [illegible] کچھ ہے
یہ چند باتیں تو تم میں خاص طور پر خدا نے پیدا کی ہیں۔

(۱) غیرت اور شرم مناسب حد تک
(۲) عصمت اور عفت۔
(۳) اخلاق شیرین کلامی ذکاوت و ذہانت۔
(۴) ایفائے وعدہ اور استقلال مزاج۔
(۵) سیر چشمی اور بلند نظری۔
(۶) تمیز نیک و بد اور جوہر شناسی و قیافہ دانی
(۷) وفاداری [illegible] کی صفت ہے۔
اگرچہ اس [illegible]
[illegible]
یوں بھی [illegible] ہو اگر [illegible] جدا ہے ہو
اور افسوس [illegible] اگر [illegible] اون سے تمکو کوئی مس ہی نہیں [illegible]
انصاف کرو تمہیں [illegible] اس پر کیونکر کوئی [illegible] ہو جائے تم نے
آج جس پیرایہ سے مجھے دکھایا ان دلربائیوں اور خوش ادائیوں [illegible] اس کے کلام نہیں مگر خدا
کی قسم تمھاری پاپوش کے برابر بھی اُسے میں نہیں سمجھتا میلان طبع تو در کنار ؎
دو ورق سے کسی اور کو دیکھو گا آنکھیں نہیں کیا طالب دیدار [illegible]
ہو مگر [illegible] تم سراپا اوصاف حمیدہ ہو اسکا حصر مشکل ہے
پھر تمھیں بتاؤ کہ میں تمھیں چھوڑکے دوسرے پر فریفتہ ہوں یہ بیہودہ سری
نہیں تو کیا ہے ۔ ؎
حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا سب سے بیگانہ ہو اے دوست شناسا تیرا
حضرت امیر خسرو نے میری زبان سے تمھاری نسبت یہ شعر
فرمایا ہے ؎
خود را بہ بین در آئینہ و انصاف بدہ گرچون توئی جدا شدن انداز کسے است
مجھے اپنی قسمت پر ناز ہے کہ تمھارا سا معشوق یکتائے روزگار مجھے ملا
اب وصل و ملاقات تمھارے ہاتھ میں ہے تم چاہو تو سب کچھ
ہو سکتا ہے ؎

جو ملنے پر آو بہانے بہت ہین　　جگہ سیکڑون ہین ٹھکانے بہت ہین

میری شادی کی نسبت جو کچھ ارشاد ہوا ہو اُسکا جواب بھی ضمناً اوپر دے چکا ہون اگر اعتبار نہ ہو قول و قسم لے لیوے

میری باتون کا نہ باور ہو تو فرشتہ لیلو　　شاہد انسان کے عوض دیا ہو فرشتہ لیلو

آیندہ سب کچھ تمھاری مرضی پر چھوڑ دیا ہے حافظ

ترا که هر چه مرادست در جهان داری　　بکن هر آنچه که خواهی که دست آن داری

صبح کو رحم اللہ آیا اُسکو میں نے رقعہ دیا دوسرے دن جواب آیا۔

تیسرے خط کا جواب

کلیجہ تھام لوگے جب سنوگے　　نہ سنوائے خدا شیون کسی کا

میرے جواب پر ناز خوش رہو

کلیجہ پکڑ کر وہین بیٹھ جاتے　　سنا ہی نہین تمنے نالہ کسی کا

آپکا رقعہ قسمون اور قولون سے بھرا ہوا مجھے پہونچا مین سمجھتی تھی کہ میری تحریر اور بعض سخت فقرون سے آپ ناراض ہونگے مگر درحقیقت اُنکی خوبی مین کلام نہین آپ رنجیدہ نہین ہوئے خدا کا شکر ہی کہ آپ کے جواب نے مجھے مطمئن کر دیا کہ آپ منصف مزاج اور عقلمند آدمی ہین مین نے جو کچھ لکھا تھا وہ بہت ضروری باتین تھین اور کسی معاملہ کو اول ہی اول صاف کر لینا مقتضائے دانشمندی ہی بارے مجھے یقین ہوا کہ آپ ظاہر پرست نہین ہین بلکہ ذاتی خوبیون کے پرکھنے والے ہین میری جو کچھ تعریف اور مدح آپ نے بیان کیے ہین وہ خود مجھ ہی تعریف ہی مین تو ایک ناکارہ اور ناقص العقل چیز ہون اور درحقیقت مردون کی عقل و فراست سے عورتون کو کیا مناسبت ناقصات العقل و العادات عورتون کا لقب ہی ہی ہان یہ ضرور ہی کہ دوست کی سب چیز ہے کہ برائیان بھی اچھی معلوم ہوتی ہین اسی نظر سے آپکی تعریف قابل اعتراض نہین ہو

آپ نے قول و قسم کی نسبت جو کچھ لکھا ہو اسکی حاجت نہین جھوٹا آدمی اگر ہزار قسمین کھائے بیکار ہے اور سچا صرف زبان سے اقرار کرلے عمر بھر کو کافی ہی آپ اگر سچے ہین میری قسمون سے کیا کرون گی اور اگر ایسا نہین ہے آپ کی قسمین مجھے کیا مدد دے

سکتی ہیں اب ذرا جی لگا کے میرا حال سنیے ع

ہاں جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

یقین جانو جب سے میں سن شعور کو پہونچی ہوں عجب الجھن اور بیم و رجا میں میری جان پھنسی ہے میرا مزاج کچھ ایسا واقع ہوا ہے جو اس فرقہ سے جسکے ہاتھ میں میں پڑی ہوں بالکل علیحدہ ہے۔

آشیاں جسمیں بھی آسمیں ہی بنایا ہم نے ۔ پرورش پائی ہے ہم نے خانۂ صیاد میں

چھٹ پنے ہی میں سمجھ گئی اگرچہ اور میرزائی نے مجھے بچپن کی طرح پالا اور پرورش کیا اور دعوے کرتے ہیں کہ اسکو کسب نہ کرنے دینگے بلکہ اس بدبخت کی شادی کسی شریف کے ساتھ کر دینگے۔ لیکن مجھے جو ذرا بھی کبھی اس پر اعتبار ہوا ہو کیونکہ ان ناخدا ترسوں کے ہتھکنڈوں سے میں بخوبی واقف ہوں اور مشکل یہ تھی کہ اگر میں انکی بات کا کبھی یقین بھی کر لیتی تھی تو اور خیالات چین نہیں لینے دیتے خدا جانے کیسے شخص سے سابقہ ہو میرا مزاج اسکے مزاج سے موافق ہو یا نہ ہو کہیں بد خو اوباش شہوت پرست جاہل نہ ہو اگر ایسا ہوا تو تمام عمر کا وبال ہوگا۔

سو بار موت آئی ہے عہد شباب میں ۔ اس دل کے ہاتھوں جان پڑی ہے عذاب میں

آخر اس قول و قرار اور لمبی چوڑی باتوں کا نتیجہ آپ نے بھی دیکھ لیا کہ ان حرام خوروں نے کوئی دقیقہ میری آبرو لینے کا اٹھا نہ رکھا اور ہاتھ پاؤں باندھ کے آگ میں جھونک دیا مگر پروردگار تیرا شکر کروڑ شکر کہ آتش نمرود مجھ پر گلزار خلیل بنکے بھڑکی میرا ردۂ ننگ میلا نہ ہوا اور میرا دامن عصمت آلودۂ معصیت نہ ہونے پایا قربان تیری بندہ نوازی اور ذرہ پروری کے۔ ع

میرے مولا مری بگڑی کے بنانے والے

کے رسد تر دامنی را دست قوامان ما ۔ رخت پاکان خشک چون گوہر آب ...

الحمد للہ ثم الحمد للہ

گوہر مخزن اسرار چنانست کہ بود ۔ حقہ مہر بدان مہر و نشانست کہ بود

بانیہمہ میری جسقدر بدنامی ہوئی اسی کے صدمے میں میری ہڈیاں گھلی جاتی

ہین اور روح پر صدمہ ہو خدا کی قسم ایک لحظہ ان لوگون مین مجھے رہنا قیامت ہے مگر مجبوری
اور بیکسی کیا کرون ـ زمین سخت آسمان دور ہے

حیف باشد کہ نشینم باخار ظاہر ا مصلحت وقت دران میبینم
دکھا یا کنج قفس مجھکو آب و دانے نے وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

اگر حرام موت اور عذاب عاقبت کا خوف نہوتا مین کچ کبھی ہون [illegible]
ہوتی مگر کیجے [illegible] ہین ـ ع

مرغ زیرک کہ بدام افتد تحمل بایدش

مین نے جسدن آپکو پہلے پہل دیکھا اور [illegible] ہے آپ کی تعریف سنی تھی مین نے
خدا سے دعا مانگی کہ اگر اس شخص سے میرا دامن باندھ دیا جاے تو تیری [illegible]
[illegible] میری دعا قبول ہوئی ہے

جو طلب مین نے کیا اپنی عنایت سے دیا تیرے قربان مرے ناز اٹھانیوالے

جسدن منگ صاحب کی سرکار مین نوکری کا پیام ہوا ہے مینے فورًا [illegible] لیا تھا کہ
آپ کا [illegible] اس ناچیز کی طرف ہوا اور اسی وجہ سے یہ تقریب ظہور مین آئی میرا
گمان صحیح نکلا جب سے مینے یہ انداز اختیار کر لیا ہے کہ منگ صاحب وغیرہ کے
سامنے آپ سے جلی کٹی کرتی [illegible] اور دور ہی دور رہتی ہون تاکہ کسیکو بدگمانی
کا موقع [illegible] ہے

کیا کیا [illegible] یہ ہمارا دل [illegible] روکے ہوے ڈانٹے ہوے [illegible]

آپ کی محبت کا بار میرے دل ناتوان پر جسقدر ہے اسکو مین خدا جانے کس طرح
اٹھائے ہوئے ہون اور ضبط کے مارے اف نہین کرتی ہے

گفتم [illegible] اسیر تست گفتا آگہم لیکن از [illegible] تغافل میکنم

چونکہ عورتون کو فطرتًا شرم و حجاب دیا گیا ہے گو بارہا ولولے اٹھے اور اضطراب نے
پاؤن پھیلائے مگر مین نے ابتدا اپنی طرف سے مناسب نہین سمجھی اور جس طرح
ہوسکا کلیجہ مسوس مسوس کے [illegible] ہے

تم کریدو گے اگر خاک دھوان اٹھے گا کچھ ابھی دل کی لگی [illegible] اٹھا رکھی ہے
اور کچ [illegible] ہے

آن قدر یاد کردہ ایم ترا   آن قدر را کہ یاد ما نہ کنی

علاوہ اسکے یہ بھی ایک مانع قوی تھا کہ چند سے صبر کرکے آپ کے چال چلن اور ظرف کا امتحان کرون کہ اگر یہ شخص صرف بندہ ہوس او [illegible] روشن کو آدمی ہو تو دوری ہی کرو اور دل پر جبر کرکے جس طرح ہو سکے قطع کرو کیونکہ [illegible] دور ہو الہوس نہیں ہوں مگر خدا کا شکر ہے کہ میری خواہش [illegible] آپ نے اپنے کو ثابت کر دیا ہے

مگر زلیخا بہ خیالات [illegible]   [illegible]

مجھے بڑی خوش قسمتی پر ناز ہے کہ ایسا آدمی ملا آپکے ہجر [illegible] مجھے بہت مشکل تھی یہ ہندی کی پٹہ میرے [illegible]

پٹہ ہم سی تمکو بہتیری تم سا ہمکو کوئی نہ ملیا [illegible]

ترا بہر [illegible] ہست بیقرار دگر   مرا بجز [illegible] غمگسار دگر

چونکہ مین نے تمام عمر آپکے ساتھ بسر کرنیکی نیت کر لی ہے اس لیے کچا کچا اپنا سارا حال لکھ دیا ہے اور ایسی صورت مین اسکی ضرورت بھی تھی مگر آپ اس راز کو بہت مخفی رکھینگا اسکے افشا مین ہزارون قباحتین پیش [illegible]

دلم کہ گوہر اسرار حسن و عشق در وست   توان بدست تو دادن گرش نکو داری

آپ نے شادی کے معاملہ مین جو کچھ جواب لکھا ہے یقین جانیے مین نے ممانعت کی نیت سے نہین لکھا تھا البتہ آزمائش ضرور منظور تھی کہ آپ کتنی دور ہین اور کس قسم کا محبت اور کیا خواہش ہے ورنہ خدا کی قسم مین ایسی شرط نہ کرونگی اور نہ اسکو پسند کرتی ہون اگر آپ مجھسے صادق القول اور محبت پر قائم رہے کسی قول و قسم کی ضرورت نہین ہے آپ کو خود ہی گوارا نہ ہوگا اور اگر خلوص و یکرنگی مین فرق آگیا قسم ایک نہین ہزارون ہون تو کیا کام آسکتی ہین کوئی عقلمند اس بات کو گوارا نہ کرے گا بلکہ میرے سر کی قسم اگر آپ کے ورثا شادی کے لیے کہین تو ہرگز میری وجہ سے انکار نہ کرنا میری طرف سے آپ کو پوری آزادی ہے کبھی اس معاملہ مین کوئی عہد و پیمان نہین کرنا چاہتی میرے نزدیک [illegible] دور اندیشی سے یہ فعل بالکل بعید ہے کہ مردون کو

ایسے شروط لایعنی کے ساتھ مقید اور مجبور کیا جائے بلکہ دوستی کے پردہ مین دشمنی ہے کیونکہ مردون کو تمام عمر اس بات سے بچنا قریب بمحال ہے پھر ویسے محال ہونا حماقت نہین تو کیا ہے البتہ مین چند شرائط اور کرون گی جو محبت اور الفت مین لازمی ہین اور اس کی پابندی بھی آپ کو اور مجھے دونون کو کرنی پڑے گی خیر شرط تھی

میرے محرم راز۔ مین نے اپنا مفصل حال دل لکھ دیا ہے اس سے آپ مغرور نہ ہو جائیے گا آپ جانتے ہین کہ مین نے کیسا ضبط کیا ہے اور کس قدر احتیاط کے بعد اپنے دل کا حال بیان کر دیا ہے ورنہ کیا ممکن تھا کہ ایک حرف بھی میرے منھ سے کوئی سن لیتا اگر ہو چھٹتے منھ بگاڑ دیتی اگر دل مچلتا بہلا کے جیسے کہ پھسلا دیتی۔ ع

مجھ پہ قابو نہین دل پر تو ہے قابو اپنا

مگر اب بجز اسکے چارہ ہی نہ تھا ع

عشق را گر فرصت شوخی نمی بودے چسن ... [illegible]

اگر چہ مجھ پر عاشقی معشوقی دونون لفظ نہین پھبتے مگر تاہم دیکھنا چاہیے حق وفا کس کی طرف سے ادا ہوتا ہے مین ناچیز کیا مقدرت رکھتی ہون جو کسی قسم کا دعوے کرون مگر

واللہ المستعان وعلیہ التکلان [illegible] کی ہوس فقط

اس خط کو مین پڑھ کے بے انتہا خوش ہوا اور پھولا نہ سمایا قریب تھا کہ مجھ کو شادی مرگ ہو جائے اس کے دلی حالات دریافت ہونے سے مین بہت ہی خدا کا شکر گذار رہا رات کو جواب لکھ رکھا۔

رقعہ چہارم

محبوب دلآرام من تمھارا پیارا خط میرے لیے مسیحا [illegible] جو کچھ تم نے کمال مہربانی سے اپنا مفصل حال لکھا ہے اس سے مین بے انتہا شکر گذار ہون میری جان [illegible] مغرور کیون ہونے لگا گو غرور کا موقع ضرور ہے

نہیں نہیں اختیار کا ناز کا غرور مذموم چیز ہے اس خط نے میرے دل کو بڑی ڈھارس دلائی اور بے شک مین اپنی کامیابی کا بہت ہی جلد سامان دیکھون گا یہ میری سچی محبت کا اثر ہے جو تم کو رحم آگیا ؎

گھبرائے ہوئے پیام ہیں اب پھرتے ہین وہ بھی
اتنا تو ہوا ہے مرے نالون کے اثر سے

مین نے جس دن سے تمھیں اپنا دل دیا ہے ہمیشہ رنج ہی مین گزری تھی دیکھئے اسکا انجام کیا ہو اور آخر مین میری آہ بے اثر ہو گئی تو نہیں رہیگی الحمد للہ یہ وعدہ اب تیار ہا ہین اپنے جذبہ صادق کے صدقے جس نے تمھارا دل نرم کر دیا اور تمکو ہمدردی پیدا ہوئی ؎

لے آئے آج بت کو التجا کر کے
کفر توڑا خدا خدا کر کے

مین اس کا عذر خواہ ہون کہ تم کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی معاف کرو ؎

جذب دل زور آزمانا چھوڑ دے
پائے نازک کا ستانا چھوڑ دے

مین تمھارا عبد بے دام ہون انشاء اللہ کبھی سرتابی نہ کرونگا اور میری وفا تم دیکھ لوگی تم نے اپنی نسبت بہت ہی انکسار کے کلمات لکھے ہین یہ انتہا درجہ کی خوبی ہے مگر میری جان تمھاری عمدگیان اور دلفریب حمیدہ صفتین اپنا جواب نہیں رکھتین تم اپنے کو جو چاہو سمجھو مگر مین کیا سے روونگا اور مجمع خوبی کہون گا اس سے زیادہ انسانی کمالات کا مجموعہ میرے خیال مین کسی شخص مین خصوص معشوقون مین جمع ہونا محال عادی ہے یا قریب بہ محال ضرور ہے ؎

خدا کے فضل سے یوسف جمال کہلائے
اب اور چاہتے کیا ہو پیمبری ہو جائے

تبسم کو رحم اللہ آیا رقعہ اسکو دیدیا اور اب سلسلۂ نامہ و پیام جاری ہو گیا یہ چند خطوط یہان سلسلۂ [illegible] کے لئے لکھ دئے گئے آیندہ بھی حسب موقع چند خطوط کی نقل کرونگا اب یہ بھی معمول ہو گیا تھا کہ عصر کے وقت دلارام قنات کے قریب آکے کھڑی ہوتی تھی اور مین غلام گردش مین کرسی پر بیٹھا نظارہ بازیان کیا کرتا تھا - کبھی مزے مزے کے شعر پڑھے جاتے تھے کبھی دونون ۔ دیا کرتے تھے غرض عجب لطف اور کیفیت [illegible] تھی جس کو بیان [illegible] جسپر گذری ہو وہ سمجھ لے ؎

الفت کا جب مزہ ہے کہ وہ بھی ہون بیقرار — دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

حریفانہ راز و نیاز

ایک روز منگ صاحب نے اپنے کئی دوست انگریزون کی دعوت کی رات کو مجھ [illegible] ہوا [illegible] ہو گیا کہ صدر مین کرسیون پر سب انگریز بیٹھے تھے اور بائین کی طرف اور سب لوگ آخر مین منگ صاحب کی کرسی ہوتی تھی اور اسکے قریب میری کرسی اور سیدھے ہاتھ کی طرف [illegible] کھڑا ہوتا تھا اور [illegible] ہاتھ کی [illegible] کرسی ہوتی تھی اسدن اتفاق کثرت ہوئی کہ [illegible] صاحب کی کرسی بہت [illegible] تھی مین بھی انکے پاس بالکل پیچھے دیوار سے [illegible] تھا جس سے یہ ہوا کہ مجھ سے اور خانم جان سے بہت [illegible] فاصلہ رہ گیا تھا [illegible] کھانا شروع ہوا صاحب مجھ سے بار بار معنی پوچھتا تھا اور [illegible] انگریزون کو سمجھاتا تھا چونکہ خانم جان بھی تو شیرین کلام اور ہنس مکھ عورت تھی اکثر انگریز اس سے باتین کرنے لگے تھے جس سے مجھکو نہایت غیرت اور غصہ معلوم ہوتا تھا مگر مصلحتاً خاموش تھا۔ تھوڑی دیر مین خانم جان نے چھ گھڑے پر ہاتھ مارا اور بہت سا مصالحہ الائچی وغیرہ لے گئی اور میری طرف اک ادا [illegible] سے دیکھ دیا ہے

دیکھا جدھر کنکھیون سے اس مست ناز نے — غمزہ پکار اٹھا کہ [illegible] بیہوش ہو گئے

مین نے میرزائی سے اس غزل کی فرمایش کی حافظ

[illegible] — کہ لشکر پادشاہی ز نظر مان گدا را
ز رقیب دیو سیرت بخدا اش پناہم — مگر آن شہاب ثاقب مددی کند خدا را
چہ قیامت است جانان کہ بعاشقان نمودی — رخ ہمچو ماہ تابان دل ہمچو سنگ خارا
دل عالمی بسوزی چو عذار بر فروزی — تو ازین چہ سود داری کہ نمی‌کنی مدارا
ہمہ شب درین امیدم کہ نسیم صبحگاہی — بہ پیام آشنائی بنوازد آشنا را
مژہ سیاہت از کرد بخون ما اشارت — نظرے [illegible] نقش بت دلبرا خدا را

[illegible] مصنف نے تمام [illegible] لکھا ہے جس سے ذکر ہی مراد ہو۔ مترجم

بفریب چشم جادو ودل در غمہ خون شد — نظرے کنید عزیزان کہ چگونہ گشت ما را
دل زر دمند حافظ کہ ہمیشہ مست ہجران — چہ شود اگر زمانے بدہی وصال ما را

اسکے بعد خانم جان نے یہ غزل گائی حافظ

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند — آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
دردم نہفتہ بہ ز طبیبان مدعی — باشد کہ از خزانۂ غیبش دوا کنند
معشوقہ چون نقاب ز رخ بر نمے کشد — ہر کس حکایتے بہ تصور چرا کنند
چون حسن عاقبت نہ برندی و زاہدیست — آن بہ کہ کار خود بہ عنایت رہا کنند
بگذر بکوے صومعہ تا زمرۂ حضور — اوقات خود ز بہر تو صرف دعا کنند
پنہان ز حاسدان بدہ بچے کہ منعمان — خیر نہان بسے ز برائے خدا کنند

یہ شعر گاتی ہوئی پھر خانم جان آئی چوگھڑے سے باقی مصالحہ بھی لے گئی اور ساتھ والون کو الائچیان لونگ چکنی ڈلی وغیرہ تھوڑی تھوڑی تقسیم کی باقی مٹھی مین لیے رہی میرے جی مین آیا کہ میری معشوقہ اسوقت یہ مصرعہ گا رہی ہے! مصرع

خیر نہان بسے ز برائے خدا کنند۔

اگر مجھے بھی الائچی وغیرہ دے تو اس مصرع کا مصداق صحیح ہو جائے اور آہستہ سے مین نے یہ شعر اُسکو سنا کے پڑھا ؎

بذل نوال میکنی قسمت بندہ ہم بدہ
خاصہ بہ دیگران مکن رحمت عالم خویش را

وہ فوراً سمجھ گئی اور ایک چکنی چھالی دو انگلیون پر رکھ کے انگوٹھے سے اس طرح اُڑا لی کہ میری گود مین آ پڑی مین نے منہ مین رکھ لی یہ دونون حرکتین سنگ صاحب نے اچھی طرح دیکھ لین مین تو سہم کے رہ گیا مگر اُسکو مطلق اثر تک نہوا اور اسی طرح ٹھوکرین لیے گئی گویا کی حالانکہ سنگ صاحب کا دیکھنا اسے بھی معلوم ہو گیا تھا اور ساتھ ہی اس غزل کا یہ شعر گایا ؎

بے معرفت مباش کہ در من یزید عشق
اہل نظر معاملہ با آشنا کنند

یہ پڑھ کے ایک ڈلی اور پھینکی مگر مجھے بچاتی ہوئی زمین پہ پڑی پھر تیسری چوتھی پانچوین

کبھی ٹڑیاں متواتر چھنکتی رہیں آخر ایک شیشی پیرے قریب تپائی پر جو فانوس رکھا ہوا تھا اسپر پڑی اور چھن سے آواز آئی اور اسمین شمع تھی وہ [illegible] سپاہی آنکھ اوپر اٹھ گئی منگ صاحب نے کہا خانم جان میرا فانوس توڑ دوگی - میرا فانوس [illegible] کہا خیر رو یہ کیا لڑکپن ہے آپنے کسی کا تو جواب نہین دیا مگر بہت ہی بے پروائی سے انگوٹھا دکھا دیا میرے ٹھینگے سے اور صاحب سے کہا آپ اس شعر کے معنی سمجھے ؎

بے معرفت مباش الخ

صاحب نے مجھسے پوچھا کہ حسن شدہ اسکے کیا معنی ہیں مین صاحب کو سمجھا تا ہی تھا کہ انہوں نے یہ غزل شروع کر دی - غزل

دل من بدور رویش زچمن فراغ دارد | کہ چو سرو پائے بندست وچو لالہ داغ دارد

جب اس شعر پر پہونچی ؎

بفروغ چہرہ زلفش رہ دین زندہ ہمہ شب | چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد

اور ایک قہقہہ لگا کے صاحب بیچارے سے کہا اگر اسکے معنی نہ سمجھے ہو اس شعر کے معنی بتاؤ تا کہ دونوں کا مطلب کھل جاوے وہ بیچارہ اس رمز کنایہ سے کیا واقف ہے مجھسے اسکے معنی بھی پوچھنے لگا - ابھی مین نے اچھی طرح سمجھایا نہ تھا کہ آپنے اسکو گانا شروع کیا اور معنی بتانے کا اصرار کیا وہ مجھسے الجھا کہ جلد سمجھاؤ مین حیران تھا کہ کیا بات بتاؤں مگر فوراً ہی میرے خیال مین ایک بات آگئی مین نے کہا خانم جان نے آخری شعر اپنے حسب حال پوچھا ہے دیکھئے ابھی ابھی فانوس توڑتے [illegible] اسپر کچھ تنبہ تو ہوا نہین بلکہ بے پروائی سے جواب تک نہ دیا یہ دلاوری نہین تو کیا ہے صاحب نے ہنس کے کہا کہ واقعی یہی مطلب خانم جان کا ہے گاتے گاتے جب اس شعر پر پہونچی ؎

سزا وار چہ بر ہمن کہ درین چمن بگردم | طرب آشیان بلبل بنگر کہ زاغ دارد

۱؎ اہل نظر معاملہ با آشنا کنند - یہ قیامت کی دشنام [illegible] ہے ایسے آدمی جلد [illegible] دہی ہوا بھی - مترجم

۲؎ نیپ تو اسوقت ہو گئے نہین مگر [illegible] - مترجم

۳؎ یہی لفظ [illegible] ہے میرا [illegible] ہے - مترجم

میری طرف مسکرا کے مننگ صاحب سے کہا ؎

"ڈرلے صاحب تمھارے ولایت مین تمام کوے گورے ہوتے ہین۔ اور ہندوستان تک پہونچتے ہین"

اس مہ لقا نے کہدیا کہ ہان ہمارے ملک مین سفید کوے بھی ہوتے ہین مین نے صاحب سے کہا آپ سمجھے بھی یہ آپ لوگون پر چوٹ ہے یعنی آپ ہی گورے کوے ہین صاحب نے کہا خانم جان تم ہم کو کوا کہتی ہو سب ہنس رہے تھے مگر وہ تیوری پر تیوریان چڑھا کے خاموش ہو رہی مین نے صاحب سے کہا کہ اس غزل کی فرمائش کیجیے غزل

دوش می آمد و رخسارہ برافروختہ بود — تا کجا باز دل غمزدہ سوختہ بود

رسم عاشق کشی و شیوۂ شہرآشوبی — جامۂ بود کہ بر قامت او دوختہ بود

جان عشاق سپند رخ خود میدانست — و آتش چہرہ بدین کار برافروختہ بود

وز دو زلفش رہ دین میزد و آن سنگین دل — در رہش مشعلہ از چہرہ برافروختہ بود

دل بسی خون بکف آورد ولی دیدہ بریخت — الله الله کہ تلف کرد کہ اندوختہ بود

گرچہ میگفت کہ زارت بکشم میدیدم — کہ نہانش نظرے با من دلسوختہ بود

گفت خوش گفت برو خرقہ بسوزان حافظ — یارب این قلب شناسی ز کہ آموختہ بود

مقطع پر مین نے مسکرا کے اسکی طرف دیکھا اُس نے ایک ادائے خاص سے اُسکا جواب مسکراتے ہوئے اسطرح دیا کہ میرا ہی دل جانتا ہے

از دور فگندی بمن از ناز نگاہے — قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

کیفیت چشم اسکی مجھے یاد ہے سودا — ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا مین

مجلس برخاست ہو گئی اور مین ایک حالت گفتنی مین وہان سے اُٹھا سب رخصت ہو گئے۔ دوسرے دن جب قنات کے پاس ملاقات ہوئی مین نے کہا رات کو تم نے غضب ہی کیا۔ کہنے لگی کیا۔ مین نے کہا اجی وہی ڈلی جو آپ نے پھینکی تھی وہ تو کہو تم نے اُسے اور بھی ڈھنگ پر ٹالا مگر طرہ یہ کیا کہ ایک تو کنایہ دار شعر گائے پھر صاحب سے مضمون کا اصرار کیا لیکن خیریت ہوئی کوئی سمجھا خاک نہین ہنس کے کہا

؎ یہ پورا فقرہ اصل کتاب کا ہے۔ مترجم

کوئی جو کام چھوٹا بڑا کرتا ہے اُسکا آغاز و انجام سوچ لیتا ہے اگر مین نے اُسکو ٹالنے کی تدبیر نہ سوچ لی ہوتی تو ایسی حرکت ہی نہ کرتی اشعار کے معنی پوچھنے سے صرف یہ غرض تھی کہ آپکی دانشمندی اور ادا شناسی ظاہر ہو ورنہ اور کوئی بات نہ تھی ؎

بیگانہ سپے بدقت معنی نمے برد ۔ جز آشنا بداد سخنور نمے رسد

مینے کہا خیر جو ہوا اچھا ہوا۔

ایک دن مین کاغذات صاحب کے پاس لے گیا بعد ملاحظہ کے صاحب نے کہا میری کتاب مین فلان کاغذ کی نقل کر دو مین دوسرے کمرے مین میز کے سامنے بیٹھ کے نقل کر رہا تھا اور صاحب کسی انگریز کے ساتھ بیٹھا تھا اتنے مین بی جان اور خانم جان صاحب کے پاس آئین جب وہ انگریز چلا گیا صاحب نے بی جان کے ساتھ اختلاط شروع کیا اور اُنکو مین اُٹھا لیا مین انجان بنا ہوا سر جھکائے ہوئے لکھ رہا تھا کہ خانم جان میرے پاس چلی آئی اور پوچھا کیا لکھ رہے ہو مین نے کہا تنخواہ کا کاغذ ہے اُسنے کاغذ اُٹھا لیا اور دیکھنے لگی مین نے کہا دیکھو صاحب اور بی جان کیسے مزے مین ہین اگر تم بھی مجھے ایک بوسہ عنایت کرو تو کیا اچھی بات ہے اُس نے یہ سن کے میرے دونون ہونٹھ مل دیے ؎

تمھاری تیغ کا منھ چڑھ کے لے لیا بوسہ ۔ کبھی کسی سے نہ ہم دب سکے نگاہ مین ہے

اتفاقاً اسکی یہ دراز دستی صاحب نے بھی دیکھ لی اور بولا خانم جان کیا ہے تم نے صاحب کو دیکھا نہ تھا اُسکے پوچھنے سے فی البدیہہ یہ جواب دیا کہ آپکے منشی صاحب عجب چیز ہین مجھے ایسی بات کہہ بیٹھے کہ کیا کہون صاحب نے کہا کیا سخت بات کہی ہم بھی سنین فرمایا اُنکے پاس آئی کاغذ اُٹھا کے مین نے ان سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو کہنے لگے چلو آگے بڑھو صاحب نے تمکو قبول نہین کیا مین بھی تم سے بات نہین کرتا مجھکو بھی غصہ آگیا زبان کا جواب ہاتھ سے دیا ان کا منھ مل دیا ؎

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

صاحب نے کہا تم حسن شاہ سے ڈرتی نہین ہو مدد میری خاطر سے چپ رہتے ہین

اور تم بڑھتی ہی جاتی ہو آپ نے بگڑ کے کہا اور مین بھی تو آپکی خاطر سے طرح دیگئی خون پی گے رہ گئی ایسی بات انھون نے مجھے کہی تھی کہ ٹکڑا سا توڑ کے جواب دیتی تو اپنا سا منھ لیکے رہجاتے تو صاحب نے ہنس کے کہا حسن شاہ تم نے سچ کہا کہ ہمارے صاحب نے قبول نہین کیا یہ ہمیشہ مجھکو کہا کرتی ہے کہ مین نے تمکو منھ نہ لگایا ہے میں نے حضور اب یہ ذکر جانے دیجیے مجھے اسوقت خون جگر پینا پڑا ہے دست درازی کر گئی ہین صرف آپکے لحاظ سے چپکا ہو رہا صاحب نے کہا تم بھی خوش رہے لو میں نے کہا مین درگذرا ہے مجھے سطرح جینے دین انکی بڑی عنایت یہی ہو کہ میرے پاس سے تشریف لیجائین صاحب نے کہا خانم جان تم نے اچھا نہ کیا تمکو معلوم ہے کہ ہمارے منشی تم لوگون سے کسقدر نفرت کرتے ہین۔ اُس نے کہا مجھے کیون سخت بات کہی صاحب نے کہا وہ لگی تھی تم بھی ویسا ہی جواب دیتیں غرضکہ اسی طرح یہ قصہ رفت گذشت ہوگیا۔ ایک دن تماشا ہو اور سب بیبیان وغیرہ سب صاحب کے پاس آئین اس ستمگر نے دلگی کی مشتاق ہو کر کہا کہ صاحب سے کہنے لگی آپ کے منشی صاحب بڑے سفاک اور بے رحم ہین اور مجھسے تو جانی دشمنی رکھتے ہین معلوم نہین مین نے انکا کیا بگاڑا ہے ؎

مجھسے قاتل کو اگر لاگ نہین محشر مین ۔۔۔ دیکھکر آنکھ مین کیون خون اُترا آتا ہے

مین آج اپنے خون کا دعویٰ کرنے آئی ہون۔ صاحب نے کہا خیر تو ہے کیا کچھ تمکو برا بھلا کہا فرمانے لگین مین نے رات کو خواب دیکھا گویا مین آپکے بنگلے سے آئی ہون منشی صاحب تنچہ لئے ہوئے بنگلے کو آرہے ہین میرے قریب پہونچکے کہنے لگے تم صاحب کے پاس کیون آئی ہو۔ مین نے کہا کہ مین آپ سے نہین آتی ہو صاحب بلاتے ہین مہربانی کرتے ہین آئی ہون اس پر فرماتے ہین کہ خبردار اب آئین تو آئین پھر نہ آنا مجھکو سخت ناگوار ہوتا ہے مین نے کہا تو آپ صاحب سے منع کرا دیجئے مجھے نہ بلوایا کرین مین خدا واسطے

حسن شاہ اور خانم جان تو صاحب معلوم تھے مگر صاحب بہادر بڑے مسخرے تھے ہنسی دیکھنے کیلئے پڑتے ہین افسوس اب ایسے انگریز نہین آتے ورنہ ہم بھی تماشے۔ مترجم۔

کیوں آنے لگی اُسکا جواب تو دیا نہیں مگر تمانچے کھینچ مار دیا اور کہا کہ لو اگر نہیں
مانتیں تو یہ تمھاری سزا ہے

جدا ان سے کبھی گلے پر تیغ ستم بیٹھتے تو بتا   تڑپنے کا مزا کچھ تو ہو جلدی تیر قاتل کی

میں تو لی کھاتے کھاتے گر پڑی اور لوٹنے لگی اور اپنا نام آپ ہی لے لیکے - رو رہی ہوں کہ ہے ہے خانم جان مار ڈالی گئی اور چاہتی تھی کہ کچھ اظہار کروں کہ دیکھئے آپ کے منشی صاحب نے مجھے بے قصور قتل کیا - اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اب میرا خون بہا منشی صاحب سے دلوا دیجئے صاحب نے کہا دیوانی ہوئی ہو کہیں ایسی دل لگی حسن شاہ سے مگر وہ ان باتوں سے دور بھاگتے ہیں اُس شوخ نے کہا میں کچھ نہیں جانتی آپ ڈرتے ہیں ڈرا کیجیے میں تو خون بہا لے ہی کے اُٹھونگی —

بھولی بھولی وہ قیامت باتیں
جھوٹ کہدے تو یقین آ جاوے

صاحب نے ٹیکا رام ہرکارہ کو میرے پاس بھیجکر بلاتے ہیں - میں گیا تو ذات شریف کو دیکھتے ہی میں نے کہا خدا خیر کرے آج کوئی نیا بسنت نہ بنانے لائی ہو میں نے کل عصر کے وقت اس سے کہا تھا کہ جب صاحب تم سے ہنستا بولتا ہے یا تمھارا ہاتھ پکڑ لیتا ہو مجھے انتہا سے زیادہ رشک ہوتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ اپنی جان دیدوں عجب نہیں کسی دن خنجر مار کے ہلاک ہو جاؤں - غرض صاحب نے مجھ سے کہا کہ خانم جان نے تیرے خون کا دعوے دائر کیا ہے اور اسکی حقیقت بھی بیان کی میں نے کہا آپ سے اکثر عرض کر چکا ہوں کہ مجھ سے دلگی نہ فرمایا کیجیے اُس نے کہا میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ خانم جان حقیقتاً دعوے کرتی ہے چاہو پوچھ لو میں نے کہا خیر میں ایسا ہی عورتوں کا دشمن ہوں خصوصاً اُنکا جیسا کہ انھوں نے خواب میں دیکھ ہی لیا ہے پھر کیوں یہاں آتی ہیں میں تو واقعاً انکے آنیکا روادار نہیں ہوں ممکن ہے کہ مجھ سے یہ حرکت ہو گئی ہو صاحب نے کہا آپ اقراری مجرم ہیں پھر تو خون بہا دینا چاہیے میں نے کہا ان سے کہدیجیے خواب میں میں نے قتل کیا ہے خواب ہی میں خون بہا یا قصاص جو چاہیں لے لیں کیونکہ ہمارے مذہب میں

بمصداق آیت

السن بالسن والاذن بالاذن والجروح قصاص [1] جسطرح ہر عضو کا بدلہ وہی عضو ہوتا ہے ویسا ہی ہر قول وارادات اور وقت وارادات پر اپنا بدلا نے لیتی ہوا سب عرض ہیاری کی ... نہیں ہے ... صاحب سے کہا خانم جان حسن شاہ سے کچھ معقول جواب دیا۔ اسنے کہا لیجیے آپ دونوں مل کے میری بات دل کی ہیں آپ نے نہیں ... حالانکہ ہم یقیناً خوبیا دو تین اسنے کہا دینے کو تو سکتے ہیں خواب ... ہم سے ہو سکے تو سے لو اسنے کہا ہیں یہ تو ولیسے تو بھاتی نہیں خوشہار وا ہو تو دلوائیے ورنہ ویسا ہی ... اور کوئی راہ نکالوں گے

ایسی منہ ہر تو انھیں کون بتائے یارب — اسپہ مچلے ہیں کہ کوئی مجھے کیوں یاد آیا

تب تو صاحب نے مجھ سے کہا دل حسن شاہ و خانم جان نہیں ہیں باتیں جنہے تو فیصلہ کی سب صورت سمجھا دی مگر وہ ان باتوں پر آتی ہی نہیں ہے [2] کہا تو معلوم ہو گیا کہ انکو طمع نے گھیرا ہے جو ان لوگوں کا شیوہ ہے اب انکو مجال گفتگو نہیں دعوی تو انھوں نے کردیا تھا مگر ملا کچھ نہیں اسلیے ہٹ دھرمی پر آ گئیں۔ یہ سنتے ہی اسکا چہرہ سرخ ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ آگ ہو گئی مگر چپ ساکت ہو کے رہ گئی مجھے یقین ہوا کہ [3] یہ کہنا میرا انکو ... ہوا الغرض صاحب سے رخصت ہو کے چلا آیا۔ اسدن معمول کے موافق میں نے دیکھا کہ تشریف نہیں لائیں اس سے مجھے خلجان پیدا ہوا اور رحم اللہ کو تلاش کرایا اتفاق سے وہ بھی نہ ملا کہ کچھ کہلا بھیجتا اور اس جنگجو [4] کے حرکات پر حیران تھا کہ آیا ایسی باتوں سے کیا مطلب ہے

[1] آیت ترتیباً غلط لکھی گئی ہے اصل یوں ہے ... والاذن بالاذن ... والجروح قصاص اور پوری آیت یہ ہے وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن الخ سورہ مائدہ حسن شاہ صاحب نے جواب دعوے میں اس آیت کو پیش کیا ہے حالانکہ اسکا محل و موقع نہ تھا۔ مترجم

[2] کس خوشنما آغاز کا کیسا بھونڈا انجام کیا ہے جیسے مشتری ... چاہوک۔ مترجم

[3] خاص لفظ مصنف صاحب کا ہے۔ مترجم

[4] مطلب تو بہت صاف تھا نہ سمجھنا اور بات ہے۔ مترجم

ساری رات مین نے تڑپ تڑپ کر کاٹی صبح علی الصباح گھر دشمن بیٹھا تھا کہ رحم نہ آیا
مین نے کہا کہ خانم صاحبہ عصر کے وقت قنات کے پاس نہین آئین اُس نے
جواب دیا کہ وہ نہ تھی گئی تھین
کر انھون نے صاحب کے سامنے مجھے نالائق بات کہی حالانکہ مین آنکھ کا گلا
رفع کرتی تھی۔ خیر اسکا مزہ مین بھی اچھی طرح نہ چکھاؤن تب میرا نام
خانم جان ہے ؎

میری وحشتون کو وہ شکر یہ ہوے — نکالینگے دم بھر مین سودا کسی کا

مین نے بہت ہی معذرت سے ہاتھ جوڑ کر کہلا بھیجا اور قنات کی طرف دیکھا
تو کچھ سایہ سا معلوم ہوا مین سمجھ گیا وہی ہونگی لہذا یہ شعر پست سے پڑھا ؎

باز خواہم گلہ از جور تو بنیاد کنم — زیر دیوار تو بہ نشینم و فریاد کنم
مبادا بلبلے دیگر پس از من آشیان بندد — توان آویخت با شاخے بلندی استخوانم را

پھر قنات کے نزدیک جاکے یہ شعر پڑھا ؎

مرا بسادہ دلیہاے من توان بخشید — خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم

اسکے جواب مین اور تو کچھ نہ کہا یہ شعر پڑھا اور چلی گئی ؎

گل بخندید کہ از راست نہ رنجیم و لے — ہیچ عاشق سخن تلخ بہ معشوق نہ گفت

مغرب کے بعد گانے کی تعلیم کا ڈھنگ ہے خیمے مین آپ نے ڈالا میرزائی سے کہا کہ دو بیا
کرنا چاہیے اگر صاحب ہو تو بلوا بھیجین میرزائی نے صاحب کو بلوا بھیجا وہ آئے
تو خانم جان نے اشعار کے معنی پوچھنے پر صاحب کو دھر لیا جو کچھ سے پڑھ ہو سکا پہلے
تو صاحب نے جواب دیا مگر جب اُس نے ناطقہ ہی بند کردیا تو چاہا مجھے بلوانے
کے لیے میرزائی سے کہا اُنھے کہا ضرور بلوایے وہ باوجود ہمارے اصرار کے
کبھی نہین آتے صاحب نے کہا وہ اگرچہ جوان ہین مگر عورتون سے بہت شرماتے
ہین غرضکہ وہ ہرکارے پے درپے آئے مین عمداً توقف کرتا تھا آخر تھوڑی
دیر کے بعد خیمے مین گیا۔ میرزائی نے کہا آپ ہی کی کسر تھی مین نے صاحب سے
پوچھا آپ نے یہان مجھے کیون بلوایا ہے صاحب نے کہا خیر غضب کیا ہو گیا
تمھارا کیسا مزاج ہے بی میرزائی تمھاری شکایت کرتی ہین کہ کبھی ادھر ہو کر نہین

نکلے [illegible] نہین آتے [illegible]
[illegible] کہا [illegible] نہین ہے
یہان تک آئے ہوئے آپ کو [illegible] نہ جانے [illegible]
[illegible] چپکے [illegible] اُسوقت تو جب تم نے
[illegible]
[illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] غزل حافظ

اے نسیم سحر آرامگہ یار [illegible] | منزل آن مہ عاشق کش [illegible]
عاشقی خستہ [illegible] | [illegible] یار کجاست
شب تار است و رہ وادی ایمن در پیش | آتش طور کجا موعد دیدار کجاست
ہر کہ آمد بجہان نقش خرابی دارد | در خرابات بپرسید کہ ہشیار کجاست
آنکس است اہل بشارت کہ اشارت داند | نکتہ ہا ہست بسے محرم اسرار کجاست
ہر سر موے مرا با تو ہزاران کار است | ما کجائیم و ملامت گر بیکار کجاست
عقل دیوانہ شد آن سلسلۂ مشکین کو | دل ز ما گوشہ گرفت ابروے دلدار کجاست
دلم از صومعہ و صحبت [illegible] | یار ترسا بچہ کو خانۂ خمار کجاست
بادہ و مطرب و گل جملہ مہیاست ولے | عیش بے یار مہیا نشود یار کجاست
حافظ از باد خزان در چمن دہر مرنج | فکر معقول بفرما گل بے خار کجاست

مقطع کو کئی دفعہ تکرار کرکے گایا پھر میری طرف دیکھ کے صاحب سے کہا کہ سچ تو ہے گل بے خار نہین جیسے ہم اور آپ پہلے تو صاحب جلدی ہین کہہ گیا ہان سچ ہے پھر سمجھا اور کہا خانم جان مجھے خار کہتی ہو اُسنے کہا بیشک میری نسبت آپ خار ہین صاحب نے ہاتھ پکڑ لیا کہ اچھا ہم خار ہین تو ناخن سے تمھارا لہو نکالتے ہین ؎

پھول لین وہ بلبلین منقار مین | تنکے جو چنتی پھرین گلزار مین

اُسنے ہاتھ جھٹک دیا اور ہنسی ہین بات اُڑ گئی ۔ [illegible] جان سے کہا

غزل شاہ حافظ

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را — که سر بکوه و بیابان تو دادهٔ ما را
شکر فروش که عمرش دراز باد چرا — تفقدی نکند طوطی شکرخا را

یہ غزل تمام ہوتے ہی شاہ [illegible] غزل [illegible]

عاشقان را درد و غم بسیار باید کشید — [illegible] باید کشید
در دل شبہاے تار از [illegible] — [illegible] باید کشید
[illegible] — انتظار [illegible] باید کشید
ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین باشد بسے — نازکی کم کن کہ راحت آید از رنج باید کشید
حافظا چندین الم ما را در ایام فراق — بر امید وعدۂ دیدار [illegible] باید کشید

میری حالت متغیر ہوئی اور آنسو جاری ہو گئے تب سے میرزا جی سے کہا یہ غزل گاؤ

آنکہ پامال جفا کرد چو خاک راہم — خاک می بوسم و عذر قدمش می خواہم
جب اس شعر پر پہنچی مجھے [illegible] سے حال ہو گیا
بستہ ام در خم گیسوے تو امید دراز — آن مبادا کہ کند دست طلب کوتاہم
اسکے ختم ہوتے ہی خانم جان نے یہ غزل گائی

منکہ باشم کہ بران خاطر عاطر گذرم — لطفہا میکنی اے باد صبا با دگرم
ہمتم بدرقۂ راہ کن اے طایر قدس — کہ دراز است رہ مقصد و من نوسفرم
اسکو اس طرح درد سے ادا کیا کہ سب بیتاب ہو گئے میری آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری ہو گئے اور [illegible] آنکھیں اسطرح [illegible] جیسے گل نرگس میں قطرۂ شبنم ہو مگر ایک آنسو [illegible] ضبط کیا [illegible] تھا ہی نہیں۔ تتمہ

اے نسیم سحری بندگی من برسان — کہ فراموش مکن وقت دعای سحرم
خرم آن روز کزین مرحلہ بربندم رخت — وز سر کوی تو پرسند رفیقان خبرم
یا بخلوت گہ خاص [illegible] — مجبورم با تو دیگر غم دنیا نخورم
پیچھے سے کہا آمین میں نے بھی کہا آمین

میر تقی وہ دعا کو سن کے بولے
ہم نے بھی دیکھی ہیں ایسی نیتیں کیوں

حافظا [illegible] گو [illegible] بہ
و یدہ دریا کنم [illegible] غوطہ خورم

اسوقت تم [illegible] پر اثر ہوا صاحب [illegible] بھی محو ہو گئے تھے [illegible] ختم مجھ سے [illegible] بیشک آج [illegible] عاشق ہو گئے ان عورتوں سے جو [illegible] چپکے سے [illegible] خیال [illegible] خوش ہوتے ہیں میرزا جی نے [illegible] سے کسی کو قبول کر لیں ہماری سعادت ہے [illegible] صاحب [illegible] کئی بار عرض کر چکا ہوں کہ مجھ سے [illegible] کیا [illegible] نہیں [illegible] آ [illegible] اور نوکریں بہت [illegible] اسنے [illegible] کیا ہوا اور [illegible] تو سچ کہتا ہوں کیونکہ تم گانے پر روتے بہت ہو میرزا جی نے کہا میر صاحب رقیق القلب آدمی ہیں [illegible] عاشقی کی کونسی بات ہے میں نے کہا اگر یہ رونا تو میرا خمیر ہے اسکو میں کیا کروں گر افسوس میرے رونے میں اثر خاک نہیں ہے

کیا [illegible] سوز الفت میں قدر آنسو دونگی
یہ موتی ہیں [illegible] جلا کے [illegible] ہیں

غرضکہ ان خوش طبعیوں کے بعد صاحب گھڑی دیکھ کے اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی [illegible] چلئے [illegible] میں نے کہا سرکاری کام پڑا ہے [illegible] فرمایا [illegible] کام [illegible] نہیں کسیکو زردہ خاطر کرنا ہمکو کیسے گوارا خاطر [illegible] گیا باتیں ہونے لگیں میرزا جی [illegible] کچھ شعر پڑھئے تو بہت [illegible] باقی ہو گی لہذا میں نے چند اشعار پڑھے اور آخر میں یہ شعر خانم جان کیطرف متوجہ ہو کے میں نے سنایا۔ حزین

[illegible] شکوہ [illegible] رسیدن سے دانی
عجب رنجیدہ و اسباب رنجیدن نمیدانی

اسنے گویا سنا ہی نہیں اور منہ پھیر لیا پھر میں نے ذرا قریب کھسک کے کہا ہے

اک ذرا سی بات پہ یہ خفگیاں
وہ ہنسی ہونٹوں پہ آئی دیکھئے

اسکا بھی جواب ندارد مگر مسکرا دیا اور کنکھیوں سے مجھے دیکھنے لگی [illegible]

سه صدائے گنبد [illegible]

[illegible]

[illegible] بیٹھا رہتا [illegible] لوگوں کے سامنے

[illegible] تھی اور کمال [illegible] اس قسم کا [illegible] ذکر [illegible]

[illegible] ہو سکے

[illegible] یا جو سامنے دیکھے [illegible] دیکھیں تو

اس رات کو خیمے سے جب آیا تو اسکی [illegible]

[illegible] کچھ [illegible] کرتا تھا اور بیٹھا جاتا تھا دل چاہتا [illegible]

[illegible] دیکھیں کیوں آیا ہے

محفل [illegible] در کی تاج اٹھے گر پڑے آنسو کی طرح

جب [illegible] پوچھا [illegible] بولا نہیں [illegible]

اور مجھ سے کوئی [illegible] بات کرتے [illegible]

اس کا [illegible] ہو گیا ہے۔ مگر [illegible] اس لیے [illegible]

رقعۂ معذرت

دانم کہ بگذرد ز سر جرم من کہ او
گرچہ پری وش است ولیکن فرشتہ خوست

میری نازک مزاج نازنین [illegible] نہایت مجبور [illegible] اور لکھا [illegible] جواب [illegible] گناہ بدتر از گناہ ہے۔ لہٰذا [illegible] کہ [illegible] تھا ہوں خدارا معاف کیجیے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زمانہ [illegible] وفا [illegible] تمھاری

[illegible]

[illegible] فوراً انداز حریفانہ اور کلام

حریفانہ پر اپنی طبیعت کو [illegible] جو کوئی بات کہہ دینا عقلمندی

[illegible] ہے

پیش رفتہ [illegible] عیب بود [illegible]

آپ اطمینان رکھیے [illegible] اگر ایسے ہی رنجشوں کو [illegible]

بیٹھوں پھر نباہ معلوم

[illegible] خیال [illegible] تمھاری

[illegible]

اور آپ کے درمیان کرنا ہونگے جو قیام محبت اور وفا [illegible]

ہیں منسلک ہیں عہد نامہ [illegible] ہوں [illegible]

دستخط کردیجیے میں نے بھی کردیے ہیں - ایک اپنے پاس رکھیے ایک [illegible] مجھے

واپس فرمائیے

باہم اک وعدۂ فردا پہ نوشتہ ہو جائے کہ مری سہو کی عادت ہے مجھے یاد رہے

نقل عہد نامہ

(۱) اگر آپس میں کسی وجہ سے رنج آجائے اسکی اصلاح میں فوراً کوشش کرنی چاہیے یہ ضد نہ ہو کہ قصور کس کا ہے معذرت کون پہلے کرے [illegible] اور جب عذر کیا جائے

سے محبت قبول کر لینا چاہیئے۔
(۲) کسی بات کو خواہ کیسی ہی خفیف کیوں نہ ہو ایک دوسرے سے چھپانا نہیں چاہیئے بلکہ ہر ایک کو ہر امر میں ایک دوسرے کی مشورت سے کرنا چاہیئے اگر ایسا نہ ہوگا [illegible] دو طرح سے صاف ہو سکے گا۔
(۳) [illegible] ایک دوسرے کی رضامندی اور خوشی [illegible] ہمیشہ لحاظ رکھنی چاہیئے۔
(۴) جھوٹ ہرگز نہ بولا جائے گو خفیف ہی کیوں نہ ہو۔
(۵) ایک دوسرے کی بات کو جھٹلانا نہ چاہیئے اور بیہودہ شہادت و بدگمانیاں بالکل نہ آنے پائیں۔
(۶) چغلخوروں اور حاسدوں کی باتوں پر اول تو اعتبار ہی نہ کرنا چاہیئے اور اگر خیال آ جائے تو فوراً کہہ دینا چاہیئے جس کا تصفیہ ہو جائے گا دل میں رکھ چھوڑنا اور شکایات میں لگے رہنا سخت معیوب بات ہے۔
(۷) محبت کی ترقی اور اُسکے نباہ میں ہر وقت ساعی رہنا چاہیئے موجودہ حالت کو غنیمت سمجھ کر آئندہ کا خیال چھوڑ دینا حماقت ہے۔

جو کچھ اسمیں لکھا ہے [illegible] منظور ہے	جو کچھ اسمیں لکھا ہے قبول ہے
العبد	العبد
خانم جان مہر	حسن شاہ مہر

میں نے یہ عہدنامہ دیکھکر اُسکی عقل پر آفرین کہی اور فوراً [illegible] دستخط کرکے ایک قطعہ اُسکے پاس واپس کر دیا۔

پانچواں بیان۔ نکاح وصل

ہر چند خیمے میں آمد و رفت شروع ہو گئی تھی اور ہر دن اُس سے یکجائی کا اتفاق ہوتا تھا تنہائی بھی کبھی کبھی مل جاتی تھی اقرار بھی ہوتا تھا تسلی بھی کیجاتی تھی مگر ان باتوں اور خالی دل افزائیوں سے اور بھی اضطراب بڑھتا تھا اور جسقدر مفارقت کو طول ہوتا جاتا تھا بیقراری کو ترقی تھی۔ ع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وصل کی کوئی

صورت نظر نہیں آتی [illegible] نہیں [illegible]

کی کوئی خواہش نہیں ہے

غرض زمسجد و [illegible] | [illegible] ندارم خدا گواہ من است

اگر چہ [illegible] کوٹھے پہ جاؤنگا یا کوئی

[illegible] اگر [illegible] آ جاؤ ورنہ پھر افسوس کروگی ہے

مجھے [illegible] آؤگے کر لی | ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

[illegible] تمام باتوں کا [illegible] کی عیاری آپ کی ہمت نے

[illegible] اس بات کا [illegible] ہم کو سب کچھ آتا ہے

میری بدقسمتی کا کیا علاج ہے

کیسے کیسے رقیب کے کیا طعن اقربا | [illegible] چاہیے تو باتیں ہزار ہیں

امید کہ اسکا جواب باصواب جلد عنایت کرو ورنہ مجھ سے [illegible] دھو ڈالو گے

[illegible] بے قرار دوست آپکا رقعہ [illegible] کا حال معلوم ہوا مجھے بڑا صدمہ

ہوا کہ محبت والوں کو ہمیشہ یہ [illegible] آپ کا کچھ خصوصیت

نہیں ہے ۔

نومیدی عاشقات قدیم است | مخصوص به روزگار من نیست

آپ جانتے ہیں کہ میں اس فکر سے غافل ہوں معاذاللہ ایسا نہیں ہے مگر یہ بھی نہیں

حضرت کے عشق کی [illegible] انہی کا [illegible] ہے - مترجم

[illegible] آپ [illegible] مجھ کو
[illegible] بہت ہی بڑی ٹھوکر کھاتا ہو۔ پھر سنبھلنا دشوار ہو [illegible] صبر کرنا در خدا پر بھروسہ [illegible] جو کوئی صورت نکال [illegible]

غم اٹھانے کے واسطے دم سے ہے — زندگی ہو اگر تو کیا غم ہو

[illegible] میرا رقعہ لکھا۔
[illegible] والی خوش [illegible] تسلی کی میرے [illegible] سے وہ انہیں ہو سکتیں ؎

[illegible] نکلا [illegible] — [illegible]

مجھ میں اب صبر کی [illegible] گھبراتا ہو ضبط [illegible] سکتا وحشت کی ترقی ہے اس ہجران کا درد ؎

الٰہی [illegible] ہو کر [illegible] — [illegible] ہوں وصل یار کی [illegible]

تم تو صبح اور وقت کے منتظر ہوا یہاں میرا [illegible] آخر وہ وقت کب آئے گا کیا یہ ہوں مجھ میں سے پوچھنے کی ضرورت ہو جبتک وقت آئے خدا جانے [illegible] کی خبر کے جواب اور [illegible] تمہاری عنایت کا امیدوار ہوں ٹالے بالے جانے دیجیے ؎

وصل [illegible] کہ الیت ولعل — مدتوں سے ہو رہا ہے آج کل

صبح کو رحم اللہ [illegible] گیا [illegible]
میرے بہت ہی بیقرار ہونے والے آپ کے [illegible] دیکھکے مجھے تعجب ہوتا ہو یہ سچ ہو کہ آپ کو بہت [illegible] ہو اور سلامتی سے سوائے وصل کے کوئی بات اچھی نہیں معلوم ہوتی مگر میں بھی غافل نہیں [illegible] بیدرد ہوں بلکہ میرے دل کا حال [illegible] معلوم نہیں ہانے والے تو کرتی نہیں مگر اندر ہی اندر جل کے [illegible] جاتی ہوں ؎

رنج فرقت کو سمجھتی نہیں اپنا کوئی — دل میں بیٹھا ہوا ملتا ہے کلیجا کوئی
ضبط پر میرا بیشک پورا قابو ہو گو جان جائے مگر اُف نہ نکالوں گی مترجم ؎
سوزش فراق کا لب پر بیان نہیں — میں چپکے چپکے جلتا ہوں لیکن [illegible] نہیں

نہیں ہر وقت دیکھتیں مگر ان میں رہتی ہوں اگر کوئی تدبیر ہوتی تمہیں بھی [illegible] سے
کوئی وقت خاص اسکا مقرر کیا ہوگا اب تو سوائے خاموشی اور صبر کے [illegible] دیکھیں سے
حسرت سے [illegible] [illegible]
میرے پیارے میں جانتی ہوں مواصلت حسب دلخواہ بہت ہی مشکل سے ہو سکیگی آپ کو
معلوم ہے [illegible]
منظور ہوتا [illegible] کیوں [illegible] باتیں کیوں [illegible] تجھ پر ہو سے
تجھے رنج [illegible]
مگر اپنی آبرو [illegible] مقدر [illegible] میری بدقسمتی سے [illegible] خدا
جانے کب مصلحت سے گوارا کرتی ہوں ورنہ کیا اچھا تھا کہ میرا [illegible] کبھی کوئی دیکھ
سکتا اغیار کے سامنے بیٹھے پایا [illegible] مجھے اتفاق ہوتا ہے جی چاہتا ہے
زمین پھٹے اور میں سما جاؤں مگر مجبور ہوں لاچار ہوں ان [illegible] کے ہاتھ میں
پھنسی ہوں خدا ہی نجات دے تو دے عاقبت کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنی جان دیتی
ایسی بے حیا زندگی سے بیزار اور موت بہتر ہے مجھے قصد نہیں ہے کہ ان ظالمون
سے اپنا حال ظاہر کروں یا کسی مدد کی خواہاں ہوں بلکہ انکو اگر ذرا بھی خبر ہو جائے
تو بخت آفت [illegible]

اللہ کس قدر [illegible] ہے   پہنچ خیال راہ میں تھک تھک کے مر گیا

پس ایسی صورت میں آپکی خواہش پوری ہوتی نہیں معلوم ہوتی لیکن ساتھ ہی اس کے
دو چار باتیں ایسی میرے خیال میں آئی ہیں جس سے ہم تم دونوں کی تسکین ہو سکتی ہے
اور ایک نہایت ضروری بات اسکو سمجھتی ہوں یعنی

(۱) زن و شوہر میں کوئی آمیزش خون نہیں ہوتی مگر باہم تمام اعزائے قریب سے
زیادہ ایک دوسرے پر شیفتگی اور حفظ ناموس کا خیال ہوتا ہے حکیم مطلق کی
خاص حکمت اسی کی مقتضی ہے کہ اسنے باہمی وصال کا حیلہ [illegible]
قرابتوں سے زیادہ موثر اور قوی کر دیا ہے اسلیے مواصلت ضروری چیز
ٹھہری۔

(۲) واقعی انجام کار کی کسکو خبر ہے اور زندگی کا کیا بھروسہ لہذا جو کچھ ہو جائے

غنیمت سمجھنا چاہیئے اور یہی مآل زندگی ہے۔

(۲۰) آپکی جوانی اور شباب پر رحم آتا ہے کہ مفت بیکار جاتی ہے اور نیز غم عشق و محبت آپکو کھائے جاتا ہے مجھے اسکا بڑا خیال ہے اور درحقیقت [illegible] جوانی میں ایسے آفتوں کو برداشت کرنا ہر طرح مضر صحت و سلامتی ہے جو آئندہ حصہ عمر کو بہت ہی خراب کرنے والی چیز ہے۔

اس لیئے میں سوچتی ہوں اور انشاء اللہ کچھ راستہ نکل آئیگا آپ ہوشیار رہیئے میں وقت پر اطلاع دیدونگی۔

خدا جانے اس سال پر تاسف ہوا تھیں [illegible] تو ہمارے تجھے اب کچھ کچھ سنا پڑنے لگے اس خط کے پڑھنے سے مجھے بہت ہی سرور ہوا جسکی حد نہیں جب معمول کے وقت تو آپکے گھر جاتی ہوں تو بے اختیار ہاتھ اٹھ گئے میں اور کہا خدا تمکو خوش رکھے میری جان تجھے پیار آیا ہے مجھے یقین ہے اگر کچھ دنوں زندگی باقی ہے وہ [illegible] میں نے پانچ روپیہ رحم اللہ کو دیے اُسنے نہ لیے میں نے خفا ہوکے کہا۔ تجھے جب کچھ [illegible] تو کسی سے [illegible] لیکن آپ خود ہی سوچیے اگر میں روپیہ لوں تو لامحالہ ماں باپ کے پاس لیجاؤنگا [illegible] کہاں پائے تو میں کیا جواب دونگا میں [illegible] اور [illegible] ہوں جو اپنے ضروریات میں صرف کروں رہے پیسے ٹکے یا بازار کی چیزیں [illegible] عنایت کر رہی ہیں [illegible] اور جب سے آپکے پاس آنے جانے لگا ہوں پانچ روپیہ روز نانی صاحبہ نے مقرر کر دیے ہیں وہ میرے کھیل کود کو کافی ہیں۔ پھر آپ ہی فرمایئے مجھے کیا ضرورت ہے جو آپ سے لوں [illegible] دل میں کہا کہ خانم جان تو ہراق تھی ہی یہ لونڈا کیسا آفت کا پرکالہ ہے کیسی بندی کی چند ہی نکلتا ہے قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے [illegible] لکھ رکھا۔

میری باعث زندگانی [illegible] جانِ عزیز تمہارا خط میرے حق میں مسیحائی کر گیا میں کیونکر شکریہ ادا کروں اور کہاں سے زبان لاؤں جو تمہاری عقل و تدبیر کی

سے پہلے بھی دو روپیہ دیے گئے تھے اور پھر پانچ کل سات ہوئے بڑی سخاوت کی سے

تعریف کرون خدا تمکو خوش رکھے کہ اس ڈوبتے [illegible] اور مرتے ہوے کو زندہ
کر دیا۔ بندہ بھی جلانا مارنا تمہارے اختیار میں ہے دیکھوں وہ وقت کب آئے کہ میں
اپنے آغوش تمنا میں تمہیں دیکھوں اور اپنی قسمت پر ناز کروں ؎

ست در کشت [illegible] عشق [illegible] ست — سلطان [illegible] غلام ست
شب [illegible] گلشن ہوتے [illegible] — [illegible] ہوش کا سامان ہوں

زیادہ بجز شوق کے کیا لکھوں۔

[illegible] رنگت [illegible] آئینہ [illegible] خوش ہوے [illegible] میں سے [illegible] کیونکر [illegible] اور دل [illegible] بیگانگی ہوتی تھی [illegible] میرا دل [illegible] شاد [illegible] مترجم

[illegible] — جنہیں [illegible] خبر [illegible]

[illegible] اختیار [illegible] پریشانی کی حالت [illegible] کیا تھا [illegible] کی تسکین [illegible] اشعار [illegible] کرتا تھا۔

ہدف سینہ من ناوک مژگان از تو — سخت جانی ز من و [illegible] از تو
گروش [illegible] شادی و غم را قسمت — چشم خونبار ز ما شد لب خندان از تو

رقعۂ عشرات طرز نو

آرام بخش دل بیتاب من و شب [illegible] ناشاد مے نالیدم و در حالت [illegible]
در تصور آن نگار دوچار شدہ میگفتم خدایا آن صیاد را چہ دام ست کہ در مرغزار
الفت صید وحش زخم کاری خوردہ [illegible] کہ از کمند

سلہ اس رقعہ کا ترجمہ [illegible] اس کی [illegible] اصل رقعہ نقل کر دیا اور جواب بھی اصل ہی درج ہوگا۔ ناظرین دونوں کی نسبت
فیصلہ کرلیں۔ مترجم۔

محبت پرستم شاد [illegible] بستر آن آب [illegible] خورد چیست که در اندک [illegible] بوا سے
[illegible] ذات [illegible] گردد نیست [illegible] ذره دنیا [illegible] بیشتر آن چه گل
[illegible] فرزند [illegible] آنچه دل [illegible] است [illegible] شوق [illegible] آورد آن
[illegible] خود [illegible] ثانی [illegible] آن کدام فائق است [illegible]
[illegible] است [illegible] انکار [illegible]
[illegible] گاهے بیزار گاهے مست ناز است گاهے [illegible]
گاهے غضبناک [illegible] گاهے [illegible] است گاهے [illegible]
گاهے [illegible] گاهے [illegible] خم است گاهے [illegible]
است گاهے [illegible] زنانه کرد [illegible] اگر [illegible] انکار چرا است [illegible]
[illegible] است [illegible] کنج چشم [illegible] دامن بیقراری فراچید [illegible] بر حالش ترحم آید به آب
وصالش تشنگی فراقش فرو نشاند تا چند مجبور ماند تا کجا مجبور باشد - آخر بشر است هر آه
را اثر است [illegible] انجام است - هر کار را انجام - اگر آسان شود عجب [illegible] رسد
عجب [illegible] که در بند محبت کسے محبوس است آن صید چیست که در دام
الفت کسے مانوس است آن نخچیر کدام صیاد است که از تیر نگاه تغافل جگر زخم دارد
آن کدام [illegible] است [illegible] جنبش ابروے [illegible] دل دو نیم دارد - آنچه [illegible] ع
است که بیدانه در دام است آنکه [illegible] را است [illegible] در دام است آنچه
صراحی است که با پیاله در جنگ است آنچه گلابی است که با باده همرنگ است آنکه
آدم را چه اسم است که بے رسم مواصلت جسم بر رسم محبت صداقت شعار است
آن خادم را چه اسم است که از سماعت اسم بچشم خدمت گزار است آن بیگانه کدام است
که راه یگانگی با وجود بیگانگی از [illegible] بیزار است [illegible] نامے است که
از راه دانائی با وجود دیوانگی از کار کسے هشیار است آن بے نظیر کیست

---

۱ زید [illegible] مترجم ۲ نیا [illegible] مترجم
۳ [illegible] خوب لاجواب - مترجم -

که با وجود مهاجرت بدرون نظر مقابل ناظر است آن پدر منیر حبیبت که با وجود منافات بغیر گام
بحضور حاضر است آن چه جرس است که بے آواز با نا قیلے اینجا خواه [illegible] آن چه
[illegible] کسے فریاد فریاد [illegible] اختلاط خواه است [illegible]
دکار و بار [illegible] امید [illegible] وقت تازه جانے [illegible] جواب با صواب
[illegible]

جواب [illegible] از طرف آن نگار ربط او

[illegible] نوشته از جوابش [illegible] ولدار [illegible]
[illegible] مرغوب [illegible]
گفتار [illegible] خواه طلبگار است [illegible] شمع خلوت [illegible]
فانوس خلوت غمخوار است [illegible] انیس خو کسے است جلیس
پہلو کسے است - بستر موے کسے است - خسته خوے کسے است سرور
سینه ناشاد است - امید دل نامراد است دل [illegible] خسته و [illegible] جگر
مجبوری کسے است - جو یاے یار آشنا ست - خواهان طلبگار را وفا ست
گاہے لرزان گاہے ترسان منتظر وقت [illegible] دل سخت است
امید وار عنایت خدا ست نه آنکه بے رحم و بے وفا [illegible] جبر خود
اختیار [illegible] وقت [illegible]

غزل

اے لعل تو افگنده شورے بشراب اندر
مهر تو بدل دارم چون بو به گلاب اندر

اظهارم و پنهانم چون عکس در آئینه
شبنم [illegible] خیزم چون موج به آب اندر

بسیارم و کمیابم چون وعدهٔ معشوقان
لب تشنه و سیرابم چون وصل بخواب اندر

مے خندم و مے گریم چون گل به ته شبنم
میسوزم و میسازم چون خون بکباب اندر

در خلوت و در بزمم چون روح بجانے خوش
در خانه و در راهم چون پا بر رکاب اندر

در وصل پریشانم چون زلف برخسار خوش
تا محو [illegible] چون [illegible] برباب اندر

سے ناظر - حاضر - مترجم

و ہر چہ کہ در خیالات خود نگاشتہ اند جوابش این است۔
دانی کیست طلبگار من است۔ غمخوار من است۔ وابستہ من است۔ جگر خستہ من است
مشتاق لقاے من است رفیق بقاے من است۔ طالب دیدار است [illegible]
[illegible] است۔ محرم راز است۔ ہمدم سرافراز است [illegible]
[illegible] است۔ آرزو نیاز است۔ دل خود را آباد [illegible]
آمودرا و مسافر بار خاطر نیست یار شما است۔ جگر دوز نیست دلسوز است۔ طالب
زر نیست۔ امیدوار بر است۔ خواستگار گل و خار نیست آرزومند بوس و
کنار است گدا نیست شناہ[2] است۔ جیب و شب خود گواہ [illegible]
[illegible] اگر مشتری شود سزاوار است۔ جنس وفا را خریدار است
تشنہ آب وصال است۔ بستہ آرزوے محال است [illegible]
[illegible] دعا بردارد [illegible] بمنزل رسد چہ اگر زر در کیسہ زرگر [illegible]
اگر بوصلش در آیم [illegible] شاید اگر [illegible] چہ اگر یار وفادار است
بجان و دل خریدار۔ والسلام

اس جواب سے نہایت تسکین ہوئی جسکو پری جمال قنات کے قریب آئی اور [illegible]
کہا آج اپنا بنگلہ خالی کر رکھیو اور چار شخص سکین تو بہتر ورنہ دو ہی آدمی [illegible]
رکھو رات کو ایک ضرورت پڑنے والی ہے میں نے کہا بہتر ہے اور رحیم اسے
پوچھا تمہارے یہاں آج کوئی تقریب ہے اس نے کہا نہیں البتہ میوہ جان کی
لڑکی کی مسی ہے وہاں جانے کی سب تیاریاں کر رہے ہیں میں نے کہا خانم جان
بھی جائینگی اس نے کہا ضرور کیونکہ جسکی مسی ہے وہ خانم جان صاحب کی
سہیلی ہے اور بہت ہی آپس میں محبت ہے میں حیران ہوا یہ کیا اسرار ہیں مجھ
سے تو بنگلہ خالی کر رکھنے کو کہا اور آپ جلسے میں جانے کو تیار ہیں کہیں دم تو
نہیں دیدیا ہ

وہ وعدے کے سچے وہ پیمان کے پورے   مزا ہاے دیگا کہ ناکسی کا

بالفعل میں نے کسی حیلہ سے [illegible] مجھوادیا

۱۔ چوشنبے۔ مترجم ۲۔ بیٹھک۔ مترجم

اور ایک حالت [illegible] کا منتظر رہا
[illegible] آپ [illegible] باہر ہوئے جاتے [illegible]
تماشا [illegible] چھپی چلی جاتی [illegible]
تھی کسی بات پر قرار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کبھی کپڑوں کی دیکھ
[illegible] پاؤں [illegible] ہوئی کرکے [illegible]
قیامت بنتی ہے

رنگ نکھرا جوبن [illegible] پر آ ہو چلے
قابل [illegible] ہے اٹھتی جوانی آپ [illegible]

بہار و ن پہ ہے حسن زیبا کسی کا	اٹھانون پہ ہے جوبن آیا کسی کا
جو سینے سے [illegible] کسی کا	مسل ڈالا [illegible] کسی کا
اسے بیبیا پامال اسکو کیا ہے	مچائے ہے اندھیر [illegible] کسی کا
غضب دخت رز آج نکھری ہے ساقی	تماشا ہے ٹوٹے [illegible] کسی کا
دوپٹہ کی تقدیر [illegible] کی قسمت	کہ ہاتھ آگیا جوبن ابھرا کسی کا
سر طور کیا [illegible] باقی ہے موسیٰ	ادھر آ کہ دکھلائیں جلوا کسی کا

چلو ہم بھی پوچھیں مزاج مبارک
سر طور انجم ہے جلوا کسی کا

جب چلنے کا وقت آیا تو ڈاڑی [illegible] لحاف اوڑھ پلنگ پر لیٹ گئی میرزا جی نے پوچھا بیٹا خانم خیر تو ہے یہ تمھیں کیا ہو گیا۔ جواب دیا ابھی میرے سر میں شدت کا درد ہونے لگا اور اعضا شکنی سی معلوم ہوتی ہے جی بھی متلاتا ہے [illegible] سب ذرا کی ذرا میں تھم گئے اتنے میں آپ نے ٹھنڈی سی سانس بھی لی ادھر بیوہ جان نے آدمی

عہ ناظرین ہنس پڑیں گے کہ یہ وقت کی راگنی کیسی مگر اپنے تخت جگر سب کو اچھے معلوم ہوتے ہیں ٹوکنے کی بات نہیں۔ مترجم

بھیجا میرزائی نے سب کو تو سوار کر دیا آپ ٹھہر گئی کچھ دوا اور ست کی فکر کرنے لگی چار گھڑی رات گئے میں نے میرزائی سے کہا کہ میرا مزاج کسی قدر درست ہو گیا مگر کھڑے ہونے کی سکت نہیں ہے چونکہ ہم قومی کا معاملہ ہے تمکو جانا چاہیے - اور میری طرف سے عذر کر دینا کہ اس تقریب کی خوشی مجھ سے زیادہ کس کو ہوگی مگر مجبور ہو گئی اگر پہر رات گئے تک بھی میری طبیعت سنبھل گئی تو میں ضرور آؤنگی ورنہ صبح کو تلافی مافات کر دونگی -

میرزائی رحم اللہ کی ماں اور زعفران لونڈی کو چھوڑ کر سوار ہو گئی مگر دم بدم آدمی خبر کو بھیجتی تھی یہانتک کہ میوہ جان سوار ہو کر پہونچی اسکو بھی سبز باغ دکھا کر ٹال دیا اور کہا مجھے نیند معلوم ہوتی ہے اگر سو رہونگی مزاج بحال ہو جائے گا میوہ جان نے کہا بہتر ہے اسوقت تکلیف نہ کرو اور آرام ہو جائے تو ضرور آنا اور چلی گئی - اب سب طرح سے اطمینان ہو گیا ادھر میری بے چینی کو کچھ نہ پوچھو کبھی کہتا تھا ؎

ذرا شام ہونے تو ہم رنگ لائیگی — اندھیرے میں تو ٹھینگے جو بن کسیکا

کبھی بدگمانیاں پیدا کرتی تھیں کہ اگر وہ نہ آئے ان حسینوں کا کیا اعتبار

غرض مترجم ؎

ٹھہرتی نہیں ایک حالت پہ دم بھر — طبیعت بھی میری ہے وعدہ کسی کا

شام کے وقت چار اجنبی آدمیوں کو جو غریب مسلمان تھے بلوا لیا اور رات کو کھانا کھلوا کے انھیں ٹھہرایا کہ یہاں آج ایک شخص کا نکاح ہے اس سے فراغت کر کے آپکو رخصت کر دونگا پہر رات گئے خیمہ کی قنات جہاں اسکا پلنگ تھا اٹھا کے آواز دی کوئی ہے میں تو منتظر سراپا گوش ہو رہا تھا جھپٹ کے قریب گیا اور کہا ؎

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست — کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

چشم و دل ہیں مقام خلوت کے (ریاض) آؤ پردے پڑے ہیں غفلت کے

یہ کہہ کے میں نے ہاتھ تھام لیا اور چاہتا تھا کہ گود میں اٹھا کے لے آؤں مگر بجلی تڑپ کے نکل گئی مترجم ؎

شب وصل میں باقون اتنا نہ پھیلا — تمنا سے کہدو کہ بیٹھے سنبھل کر

میں نے منت سے کہا آپ میں الگ . ہونگا بارے بنگلے میں آ کے مجھسے پوچھا جن آدمیون کے لیے میں نے کہا تھا وہ موجود ہین یا نہیں . مین نے کہا حاضر ہین . پھر فرمایا کہ خیمے میں جینا تو مناسب نہیں تم اپنے سرونٹ کے کمرے میں جہان مسہری لگی ہے شمع رکھوا دو میں [illegible] تم اندر رہو اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

رقیب کو خدا یا خبر کرے کوئی

پھر ان چھ آدمیون [illegible] قبول کے الفاظ [illegible] شیرینی اور کچھ نقد دے کے انکو رخصت کیا .

[illegible] مناسب نہیں ہے آؤ خیمے میں [illegible]

وصل کی رات ہو گئی یہ کہتا ہے وہ شوخ
دیکھ لو چال لوا بیا نہ ہو آئے کوئی

مین ساتھ ہو لیا اور قنات کی طرف سے خیمے میں دونوں چلے [illegible] تھا [illegible] تمنا مین آزاد کر دی [illegible]

[illegible] — کردند و غنچہ بوسہ بازی
گشتند بہ جلوہ ہاے گستاخ — پیچیدہ و نخل شاخ در شاخ
افتادہ [illegible] — اندر [illegible] پروین

مین تو اپنی مسرت [illegible] میں محو ہو رہا تھا اور عروس نازنین کو غش آ گیا *

[illegible] شہدا دیکھا تھا [illegible] ڈر کے یہی ہو وہ قاتل کی طرح کیا کیا

* [illegible] مصنف نے نے تو اس زمانہ کی تہذیب کا کچھ خیال ہی نہ کیا تھا . مترجم .

جب میرے حواس درست ہوئے اور یہ حالت دیکھی گھبرا گیا کبھی سر دباتا کبھی تلوے سہلاتا تھا بازو پر زور سے رومال باندھ دیا منھ پر پانی چھڑک کے سنگھایا ؎

ساقی نے سنگھائی غش میں مٹی
بندھی سوندھی مجھے سبو کی

پڑ رہا تکیہ سے دیر کے بعد اسکو ہوش آیا اور آنکھیں کھول دیں مگر حجاب کے مارے نظر نیچی کی جھکی رہ گئی ؎

مجھکو بعد وصال الٰہی شکر ہے انکا حجاب
سر جھکا لیتے ہیں میرا گستاخ دم دیکھ کر

تھوڑی رات رہے جب ہم وہاں سے چلا آیا اور چلتے چلتے کہا ؎

دم رخصت کہا میں نے بصورت پھر کبھی دیکھینگے
تو کس انداز سے ہنس کر کہا دیکھیں خدا چاہے

اُسنے لحاف اوڑھ لیا اور سو رہی آنکھ کھلنے کے وقت میرزائی پہونچی اور ماتھے پر ہاتھ رکھا رات کے تکان سے شدت کا بخار چڑھتا ہوا تھا تھوڑی دیر کے بعد [illegible] اگی میرزائی سے اپنے بخار کا حال بیان کیا کہ دیکھو مجھے ابتک افاقہ نہیں ہے رات بڑی بےچینی سے گزری تم ناحق کو آئیں برادری کا معاملہ ہے سب رسمیں پوری کر کے آنا تھا ابھی چلی جاؤ اچھا ہے میرا جانا بھی نہ ہوا تم بھی نہ جاؤگی تو شکایت ہوگی میرزائی مجبور ہو کے چلی گئی عصر کے وقت سب کے ساتھ واپس آئی اسوقت بھی وہی شدت کی تپ موجود تھی چہرہ تمتمایا ہوا بدن پر جیسے [illegible] ہاتھ نہیں رکھا جاتا تھا قنات کے پاس آکر مجھے پکارا میں خیمے میں گیا میرزائی نے کہا آپنے بھی ہماری خانم کی خبر کچھ نہ لی دیکھو کل میں جانے جانے کی خوشی میں دفعتہ کیسا شدید بخار دشمنوں کو ہو آیا کہ اسوقت تک کم ہونے کا نام نہیں لیتا اتنی سی صورت نکل آئی ہے چہرہ سرخ ہو کے رہ گئی کل سے ایک کھیل تک اُس کے منھ میں نہیں گئی بڑے میر صاحب سے کہہ کے کچھ نسخہ لکھوا دیجئے میں نے کہا تین دن تک دوا دینی نہ چاہیے۔ اگر حمی یومی ہے بغیر علاج کے دفع ہو جائے گا صرف تسکین کے واسطے رات کو کیوڑہ میں حل کر کے تھوڑی دوا المسک کے ساتھ جو میرے پاس موجود ہے دیدو اس سے بہت افاقہ ہو جائے گا یہ کہہ کے میں اُسکے پلنگ کے نزدیک گیا اور منھ سے رضائی ہٹا کے دیکھا تو عرق عرق

ہو رہی تھی اور آنکھیں سرخ خون کبوتر کی طرح بس مجھے دیکھ کے منھ چھپا لیا۔ میں نے کہا ؎

تو شبانہ مینمائی بہ برکہ بودی امشب — کہ ہنوز چشمِ مستت اثرِ خمار دارد

جواب دیا ؎

نہ پوچھو کہ نالے شرربار ہیں کیوں
یہ لوکے تمھارے لگائے ہوئے ہیں

آخر دو تین روز تک طبیعت ناساز رہی اُسکے بعد صحت ہو گئی۔

کمال محبت پر گمانیاں
شکر رنجیاں

چونکہ خیمے میں آمد و رفت بکثرت جاری ہو گئی اور بے تکلفی تو پہلے ہی [illegible] بلاقید وقت جب میرا جی چاہتا تھا [illegible] اور پھر دن [illegible] بیبیان اور خانم جان وغیرہ سے لطیفہ بازیاں اور ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی مگر اُس سے جو بات ہوتی تھی [illegible] اور بہت [illegible] ہی راز و نیاز۔ بوس و کنار کا بھی اتفاق ہو جاتا تھا آخر اُس نے مجھ سے کہا آپ زیادہ بڑھ چلے ہیں اور بعض وقت بیجا حرکت کر بیٹھتے ہیں لہذا مناسب یہ ہے کہ ذرا الگ الگ رہا کیجیے تا کہ کسی کو شبہ نہ ہو ؎

تاکید شام ہی سے ہے اُنکی شبِ وصال
بموقع ہم سے آج کوئی گفتگو نہ ہو

اور ان لوگوں سے اور بھی زیادہ بے تکلفی بڑھانی چاہیے کہ بجائے خود ہر شخص کو میلان خاص تمھاری طرف رہے اسمیں مصلحت ہے کہ اُنکے دلوں میں بدگمانی کا موقع نہ آنے پائیگا بلکہ بی میرزائی اگرچہ سن رسیدہ ہیں مگر اُنکی شوقینی اور طبیعت داری اب بھی جوان ہے بقول نظیری ؎

گر رود عشق از مزاجِ پیر لذت کے رود — بوے مے باقی بود گر بشکنی پیمانہ را

میں نے کہا یہ سچ ہے لیکن میں اس قدر ہرجائی مزاج ہونا پسند نہیں کرتا کہ سب سے اختلاط کرتا پھروں اُس نے کہا گو جی نہ چاہے مگر مصلحتاً ایسا ضرور کرنا چاہیے یہ بات ایکدن کام آئے گی میں نے کہا شاید مجھکو ناگوار ہو اور ناحق آپسمیں رنج آئے اُس نے کہا میں اس قدر بے وقوف نہیں ہوں کہ جس بات کی خود ہی صلاح دوں ۔ پھر اسمیں رنج کروں کیا مجھے اتنی بھی تمیز نہیں ہے [illegible] سکون [illegible] سے یاد دلانے کے لیے

میں نے کہا خیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اسیطرح [illegible] اور گئیں بھی چلے گئے

خانم جان بھی کسی ضرورت کو [illegible] گئیں ہے

خورشید کی ہمراہ جدا سر کی سے چلا [illegible]

[illegible]

[illegible] آئے [illegible]

گئی میں نے دیکھا تو گوہری جان سے کہا الگ بیٹھ [illegible]

تو اچھا نہیں ہے

ہشیار شو میں نہ غافل [illegible] مرغان چمن
اندر [illegible] باغ [illegible] صبا بہت آتا ہے

اُس نے کہا خدا خیر جانے کیا ملا ہے اگر [illegible] گے جو [illegible] کرے گی اسکا خوف ہی کیا وہ کیا چیز ہے یہ باتیں ابھی اُس نے سن لیں میں چاہتا تھا کہ کچھ جواب دوں مگر خانم جان سر پہ آپہونچی ہے

رقیب آہی گیا مرگ ناگہاں کی طرح

اور آئی تو اس طرح کہ ذرا بھی اُسکے تیور یا انداز سے نہیں پایا گیا کہ اس نے کچھ بھی دیکھ یا سن لیا ہو اسی معمولی خندہ پیشانی سے آکے بیٹھ گئی ہے

نپنداری کہ چشمش رسم عیاری نمیداند
نمایدآن چنان خود را کہ پنداری نمیداند

آخر میرے دل کا چور نہ گیا اور بی جان بھی کچھ سٹپٹاسی گئیں ہم دونوں سکوت میں ہوگئے

اور مین چپکے اُٹھ کے اپنے بنگلے کو چلا آیا صبح کو قنات کے پاس آکے مجھے اشارہ سے بلایا اور فرمایا ۔

شنیدہ ام ز تو میگفت [illegible] بہ خواہی — [illegible] نیست چو مظہر [illegible] انجمن باشم

رات کو بی جان سے کیا چپ چلے اور اختلاط بیر سہے مجھے خیال کیا اگر سچ سچ کہہ [illegible] اور بھی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] جو چاہتا تھا [illegible] سارہی تھی ابرو [illegible] دکھاتے تھے ۔

بھویں تنی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں
کسی سے آج بگڑی ہے جو وہ یون بن کے بیٹھے ہیں

مجبوراً جلد اُٹھ کے [illegible] اور اتفاق کی بات دو روز تک کوئی صورت [illegible] بات چیت کی نہ نکلی ۔

اُدھر وہ بدگمانی ہے ادھر یہ ناتوانی ہے
نہ پوچھا جائے ہے اُس سے نہ بولا جائے ہے مجھ سے

تیسرے دن پچھلے پہر مین خیمے مین گیا دیکھا میرزائی سائبان کے نیچے تخت پر بیٹھی مسی لگا رہی ہے اُسی کے قریب کرسی گھسیٹ کے مین بھی بیٹھ گیا میرزائی نے کہا ابھی ابھی مین نے آپکو یاد کیا تھا اور چاہتی تھی کسی کو بھیجون دو دن سے

آپ کو دیکھا ہی نہین اللہ جانتا ہو آپ ایک دن نہین آتے تو جی بیکار رہتا ہے معلوم نہین آپکو بھی ہمارا خیال آتا ہو یا نہین مین نے کہا لو اور سنو اجی میرا تو یہ حال ہے ؎

کسے دیوانہ باشد کز سر کوئش رود جائے — دل اینجا دست اینجا مدعا اینجا امید اینجا

پھر مین نے دیکھا کہ میری بگڑی ہوئی مہجبین بھی ایک طرف بیٹھی ہوئی مسی لگا رہی ہے مصرع

بجلی دانتون کی چمک پر جو سنبھل — مسی کو دیکھ کتنا لوٹ گئی

اسکے بعد کنگھی ہونے لگی اور آئینہ سامنے رکھا گیا ۔ مصرع

سنبھلے گی نہ چوٹ رہرو کی

جب کنگھی چوٹی ہو گئی پان کھایا اور زعفرانی لونڈی مہندی کا خیرہ لے کے لائی پوچھا کہ پاؤن مین بھی مہندی لگاؤ گی ۔ سو وقت مین نے غور سے دیکھا تو ہاتھون مین مہندی رچی ہوئی تھی ۔

تمکو خواہش تھی کہ ہو شوخ حنا کی رنگت — کیون نہ ہاتھون مین ملا میرا کلیجہ لیکر

اب پاؤن کی باری آئی ؎

باندھ کر ہاتھ ادب کے مارے — پائے جانان پہ حنا لوٹ گئی

چونکہ مین دو دن سے پریشان تھا میرزائی نے کہا میرصاحب آپکا جی کیسا ہو رہا ہے اور کچھ تفکر سے ملول ہو رہے ہو کچھ بیٹھو نہ کہا کچھ نہین ذرا طبیعت ناساز تھی آج تیسرا دن ہے بخیریت ہے کسل مزاج جاتا رہے ؎

محفل مین گو نہ سمجھے کوئی اس سے بحث کیا — پہچانتے ہین وہ تو مرے اضطراب کو

پھر کیسا ہی تو پوچھا اُس نے کہا کہ اسوقت آپکی طبیعت حاضر معلوم ہوتی ہو کچھ شعر اچھے اچھے پڑھیے دو تین دن کا عوض بھی ہو جائیگا مین نے چند شعر اُسکی خاطر سے پڑھے اتنے مین کوئی آگیا میرزائی اُس سے باتین کرنے لگی مین کرسی پھرا کے اس پریوش کی طرف پھر بیٹھا آپ نے مجھے دیکھ کے مسکرا دیا ؎

دیکھکر مجھکو ہنس دیتے ہین — آخر چھیڑ ہی ہے نہین یاری کی

مین سمجھا کہ اب غصہ کم ہو گیا ہے میرزائی تو ادھر باتون مین لگی تھی مین کرسی سے اُٹھا اور اپنا سایہ اُس کے قدمون پر ڈالا اور کہا یہ کہ تمھارے پاؤن پہ سر رکھتا ہون میرا

قصور معاف کرو اُس ستمگر نے ایک لات زمین پر رسید کی ؎

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا — لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب کا

زعفران سے کہا چل ہم یہاں نہ بیٹھینگے اندر پلنگ پر بیٹھ کے مہندی لگا دے ؎

جور کا یہ بھی اک انداز ہے ورنہ ظالم — مہندی کچھ غیر نہیں پاؤں میں ملنے کے لیے

اُس نے کہا اے بی یہاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے اندر گرمی میں جا کر کیا کرو گی [illegible] بھری ہوئی تھی ہی اور غصہ [illegible] کا کوئی حیلہ نہ ملا تھا [illegible] پر لپک کر ایک طمانچہ تو زعفران بیچاری کو جڑا اور مہندی پہ ٹھوکر ماری کہ وہ جا گری ؎

اُٹھ کے فتنے لگا [illegible] سے — گلے ملتے ہوئے چین جبیں سے

کچھ چپکے چپکے کہا اور غصہ میں جسطرح اُٹھی تھی پھر بیٹھ گئی ؎

خدا [illegible] کس پر ہو [illegible] غصہ سے رخ پر لالی ہے
جبیں پہ چین ہو [illegible] منہ میں گالی ہے

[illegible] اور اپنے سر کا سایہ اُسکے [illegible] ڈالا [illegible] کرا ؎

[illegible] جرم الفت [illegible] — [illegible] سامنے

غصہ [illegible] نے عجب [illegible] اٹھایا — اب تو عمداً اور بھی تقصیر کریں گے

[illegible] اپنے [illegible] گویا [illegible] لگ گیا ؎

آئینہ سے لپٹ گئے بے اختیار آج — اب اپنے عکس سے وہ ہم آغوش ہو گئے

میں سمجھ گیا میرا قصور معاف ہوا اور میرے سایہ کو گلے سے لپٹا لیا پھر اُٹھ کے میرے قریب [illegible] چلی یہ شعر آہستہ پڑھتی ہوئی ؎

معشوق کی بخشی نہیں جاتی ہیں خطائیں — جرم اُنکے کبھی عفو کے قابل نہیں ہوتے

تھوڑی دیر کے بعد میں بھی خیمہ کے اندر گیا وہاں گانا [illegible] ہو رہا تھا مرزائی نے مجھ سے کہا کوئی غزل یاد [illegible] تو ہم گائیں میں نے کہا غزل یاد ہو تو سناؤ اُس نے میری دلربا سے کہا آؤ تم شریک ہو جاؤ اُس نے کہا آپ شروع کیجیے میں بھی آئی غرض مرزائی نے میری فرمایش کی غزل شروع کی غزل

دل از من برد و در دامن نهان کرد | خدا را کے این بازی توان کرد
سحر [illegible] در قصد جان بود | خیالش لطفہائے بیکران کرد

وہ [illegible] گانے میں میری طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ جب غزل تمام ہوئی اسکو شعر [illegible]
کیسا [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] او دوست دشمن
[illegible]	ولت [illegible]
چو دل را بستم در زلف [illegible]	پشیمان کار او در پا [illegible]

[illegible] تعریف کی اور اس غزل کی فرمائش [illegible]

دارم امید عاطفتے از جناب دوست | کردم خیانتے و امیدم بہ عفو اوست
دانم کہ بگذرد ز سر جرم من کہ او | گرچہ پری وش است ولیکن فرشتہ خو است
[illegible] حال پریشان تو دلے | [illegible] زلف دوست پریشان [illegible]

[illegible] مجھے کیسی عمدہ غزل یاد آئی ہے اور یہ
[illegible] گیا غزل

گر زاہد [illegible] رفت | [illegible] رفت
برق عشق از خرقہ پشمینہ پوشے سوخت | جور شاہ کامران [illegible] رفت
[illegible] | درمیان جان [illegible] رفت
از سخن چینیان ملالتہا پدید آید ولے | [illegible]
در طریقت رنجش خاطر نباشد مے بیار | ہر کدورت را کہ [illegible] رفت
[illegible] از خانقاہ | پای آزادان چہ بندی گر بجای رفت

[illegible] ہو گیا اور دو پہر جانے [illegible] بھی اٹھ میرزا [illegible] کیا جلدی پڑی ہے تھوڑی دیر اور بیٹھئے [illegible] عذر کیا اور یہ دو شعر پڑھکے چلا آیا۔

[illegible] کہ بود | دل [illegible] حسرت دیدار [illegible]

آتش عشق ہمانست وسلے از چہ سبب — گرمیٔ داغ تو با دل نہ چنانست کہ بود

اسی دن عصر کے وقت خانم حسب معمولی مقام پر آکے کھڑی ہوئی میں نے کہا اس
گنہگار سے کیا خطا ہوئی ہے دو تین دن سے خود آپ یہاں آئیں نہ رحم اللہ کو بھیجا
جواب دیا کہ تم خود ہی سوچو کیا تقصیر ہوئی میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے
میں نے کہا ؎

تیرے سوا کسی سے محبت صنم نہیں — تیری قسم نہیں ہے خدا کی قسم نہیں

فرمایا اسقدر تو ڈھٹائی اچھی نہیں ہے چوری اور سینہ زوری دیکھو عہد شکنی خوب
بات نہیں ہے بہر شرط ہے ؎

سنیں ہم سرگوشیاں غیر و تیرے اشارے دیکھے — ہم نے آنکھوں سے کرشمے ترے سارے دیکھے

میں نے اپنی آنکھ سے آپکے اور اس مردار کے چوچلے دیکھے اور نالائق باتیں اسکی سنیں
پھر منکر ہونا اور مشتبہ ہے مجھے رنج تو بیشک ہوا آپ کے نزدیک چاہے یہ کوئی
بات نہ ہو میں نے ہاتھ جوڑ کے کہا کہ تمھاری رنجیدگی سے میں نے مفصل حال ظاہر
نہیں کیا یہ البتہ میرا قصور ہے لیکن ؎

ہم پشیمان اور رسوا الفت کے ہیں — نے ترے سر کی قسم کھاتے ہیں ہم

میں نے چاہا تھا کہ تم سے سب حال کہدوں مگر تم غصہ کے سبب سے ٹھہری ہی نہیں
اسلیے مجبور ہو گیا بہر حال میں عذر کرتا ہوں معاف کرو وہ سیر کہا جو کچھ مجھے ملال تھا اب
کچھ باقی نہیں ہے اور نہ تم سے فی الحقیقت میں ناخوش تھی صرف اس کی نالائق باتوں پر
مجھے رنج تھا یہ نہیں کہ بے شغل رنج کیا کیونکہ میں نے خود ہی تمکو اجازت دی تھی
خیر اب اس ذکر کو جانے دو ؎

جھگڑا ذرا چشم جنگجو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی — مزا اس ملاپ کا ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

بس پیارے آپ کے بعد ہمارا دونوں کی محبت اس درجہ کمال کو پہونچی کہ اگر دونوں میں کسی کو کوئی
صدمہ یا عارضہ ہوتا تھا بعینہ وہی حالت دوسرے کی ہوجاتی تھی چنانچہ ایک دن
میں سیر کے لیے گھوڑے پر سوار ہو کے دریا کی طرف چلا راستہ میں ٹھنڈی ہوا کے
جھونکوں نے گھوڑے کو ایسا گرمایا کہ کلیلیں اور شوخیاں کرنے لگا میں نے
بہت سنبھالا مگر کسی طرح نہ رکا آخرکار میں گر پڑا بائیں ہاتھ میں سخت چوٹ آئی

صاحب نے پاؤں کھینچ کے [illegible] میری [illegible] بہادر اور میرزا دونوں ساتھ آئے باتوں باتوں میں میرزا [illegible] نے کہا کہ آج کا اتفاق [illegible]
آپ کو اس طرح چوٹ آئی اور میں آج خانم جان اور [illegible] کے ساتھ [illegible]
کر رہی تھی خانم جان پھول اچھال رہی تھیں اچھل کے چہرے [illegible] اس سے
بھی اس کے [illegible] چوٹ آئی [illegible] گیا ہو

کھلائی فصد یہی نے تو دل چھیڑ کر خون نکالا

میں [illegible] پریشان [illegible] جب صاحب چلے گئے [illegible] گیا میرزا [illegible] نے کہا
آپ [illegible] تکلیف کی میں [illegible] اکیلے [illegible]
مجھ [illegible] چلا آیا کہ دل بہلتا [illegible] زبانی [illegible]
[illegible] ان کی عیادت ضرور تھی اور یہ مطلع [illegible]
پڑھا

رنگ گل بازی کا دلا کاش تو پاتا — ہاتھ لٹنے جو گرتا تو وہ آنکھوں [illegible]

[illegible] ایک پہر ایک ہی [illegible]
رات [illegible] میں وقت گزر گیا [illegible] چلا آیا

محفل [illegible] کبھی ہو گیا خوب اہتمام — دلشاد [illegible]

ایک دن خانم جان [illegible] چونکہ حرارت کی وجہ سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے قرار [illegible] سے [illegible]
کہ دفعتہ کوئی کیڑا میری بھی سیدھی آنکھ میں پڑ گیا میں نے آنکھ مل ڈالی جس سے
ایک آگ سی لگ گئی اور آنسو بہنے لگے میں بیتاب ہو کے مسہری پر لیٹ گیا
اور بیقرار ہو کے لوٹنے لگا تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھل تو پھر گرم گرم [illegible]
لگے [illegible] دفعتہ آنکھ سوج گئی کہ کھلنا مشکل ہو گیا

[illegible] آپ میں لائے ہوئے ہیں — [illegible] ہم انہیں [illegible]

میرزا [illegible] کا آدمی مجھے بلانے آیا تھا اس نے میرا حال جا کے کہہ دیا وہ آئی اور [illegible]
[illegible] تماشا ہے میں نے جو اس وقت آپ کو بلایا تھا اس لیے کہ میری خانم جان [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] سو گئی [illegible] آنکھ [illegible]

دشوار ہو گیا ہو

[illegible] کی حالت [illegible] سامنے [illegible] ہیں

[illegible] آنکھ [illegible]

[illegible] غرضکہ جس [illegible] آنکھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور وہ [illegible] پلنگ پر [illegible] ہیں اول گر [illegible]

[illegible] سامنے میدان [illegible] کے [illegible]

ہر چند [illegible] مگر [illegible]

[illegible] میری آنکھ کھل گئی۔

دیکھا تو واقعی [illegible] خواب [illegible] دیکھنے [illegible] نے

[illegible] کے سبب [illegible] اوڑھ لیا اور سو گیا پھر وہی معاملہ خواب

میں دیکھا ہے

[illegible] میری آنکھ [illegible] سامنے [illegible] کا

اب تو [illegible] مضطرب ہو کے جاگ پڑا اور خیمے کی طرف [illegible]

بنگلے کے سامنے قنات کے قریب معلوم ہوا کہ کوئی کھڑا ہے [illegible]

[illegible] سے تیغ سرہانے سے کھینچ لیا اور مستعد ہو بیٹھا پھر ادھر

دیکھا اور یقین ہوا کہ ضرور کوئی کھڑا ہے مگر مطلق بے حس و حرکت ہے خیال آیا

کہیں وہ باوفا تو نہیں ہے اور میرا خواب شاید سچا ہو میں نے یہ شعر

باواز بلند پڑھا ہے

ہمدم شبہائے تنہائی بہت بیتابی مرا
گو کہ از بیداری بخت ست بخوابی مرا

اسکے جواب مین یہ شعر سنا دیا ؎

واقف نہی زور و دل ناتوان من — اینک بلب رسید ز درد تو جان من

یہ سنتے ہی مین ننگے پاؤن دوڑی اور اسکو گود مین اُٹھا لیا دیکھا تو شدت بارش سے بھیگ کر کیچ گئی ہے اور سردی کے مارے دانت بجتے ہین مین نے کہا یہ آپ کی کیا حرکت تھی - کچھ جواب نہ دیا - پہلے جاڑے مین سفید دوشالہ اور زعفرانی پوشاک جو شام کو اُسے پہنے دیکھی تھی اُتاری اور اپنے دونون دوشالے کے رضائی اندر سے آئی اسکو اوڑھائی آگ جلانے کا موقع نہ تھا کیونکہ میرے بھائی بنگلے مین سو رہے تھے لہذا اپنے سینے سے لپٹا کے اسکو گرم کیا اور لونگین وغیرہ کھلائین مگر ابتک بات نہین کیجاتی تھی دانتون کے بجنے کے سوا آواز تک نہین نکلتی تھی دیر کے بعد اسقدر کہا مجھے بات کرنے کی طاقت نہین رہی ذرا ٹھہر کے اپنا حال کہونگی ؎

جسم مین روح ہے مضطرب ہجوم غم ہے — کوئی رستا نہین ملتا ہے نکلنے کے لیے

جب خوب گرمی پہونچی اور حواس درست ہوے بیان کیا کہ آج شام سے میری طبیعت گھبرائی تھی اتفاق سے تم بھی رات کو نہ آئے اور بھی الجھن بڑھ گئی ہرچند پلنگ پر لیٹی ہوئی مگر نیند نہ آئی بے اختیار روئی اور یہ شعر پڑھتی تھی ؎

پہنچی ہے سر شام سے ہجران پہ نوبت — اللہ ابھی چار پہر رات پڑی ہے

ہر بار یہی جی مین تھا کہ تمکو دیکھتی آخر بیچین ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی ؎

زنجیر آتا ہو جسے تو جنون تیز کرے — درد اُٹھا ہے ذرا آج ٹہلنے کے لیے

بنگلے کے باہر پہونچی تو تمکو سوتا پایا اور ساتھ ہی پانی برسنے لگا میرے دل نے گوارا نہ کیا تمکو جگا کے بیچین کرون مگر وحشت اور خوف نے اور بھی ترقی کر گیا اور رونے لگی اسوقت یہ شعر پڑھتی تھی ؎

سزاوار چو برہمن کہ دین چمن بجویم — کہ بسوختیم و از ما بت من فراغ دارد

اسیطرح دیر سے کھڑی بھیگ رہی - آخر تم جگے - مین نے کہا میری جان ہزار رحمتین تمپر قربان تمھین تمنے مجھے فوراً جگا دیا ہوتا دیکھو مین تیرے لیے مستعد ہو گیا تھا اگرچہ کے

دھوکے مین چلا بیٹھا تو ویسا ہی ہے کہ علاوہ میری جان تک بھی گئی مین نے جو تم نے کیا تعجب
ہے کیا کوئی ایسی نادانی کرتا ہے جواب دیا پھر جو خدا کی مرضی ہو اور محبت ...
نزدیک ایسی باتین کچھ تعجب نہین ہین ۔ م

گر عشق اندیشہ کند عصمت پردہ آرد دلبر را

دل خانہ خراب کی سوز و گداز کے سامنے ... کیا ... ہی اگر ... تمہی کی
آگ جل جائے تو پھر محبت ہی کیا ... عشق کیسا - تم آرام سے بسر کرتے ... پھر ... ہی
پھر ان سے تڑپنے کی کیا خبر ... سے کیا اسرار کا ...

... کیا کام
تم سنوارا کرو ... گیسو اپنا

یہ کہہ کے زار و قطار رونے لگی اور کہا کہ وہ ہے میرا ہاتھ ہوگا اور تمھارا
گریبان ہے

خراب بادہ مرجوش کردہ ما را ‏ بہوش باش کہ بیہوش کردہ ما را

مین نے اُسکے آنسو پونچھے اور کہا کہ میری جان تم خود ہی ایسی حرکت کرو اور مجھے
ملامت کرو تم ہو آخر ... رنج و غم اور زحمت بے فائدہ کس لیے فرمایا صاحب یہ
اختیاری فعل نہین ہے یہ وہ حالت ہے جسکو نہ خوف روک سکتا ہے نہ مصلحت اندیشی
دبا سکتی ہے بڑے سے بڑے اور جبار سے جبار بادشاہ ... انتہا یہ ہے نہین ہے
کہ شورش ہیجان شوق کے مزاحم ہو سکین ہائے دیکھون میرا انجام کیا ہو جب تک
یہ کچھ نہ تھا ایک حالت بیم و رجا مین گذرتی تھی اب تمھارے جانے کے بعد
ہزارون طرح کے خیالات دور دراز نے مجھے گھیر لیا ہے جسکو مین ہی جانتی
ہون تمکو کیا خبر ہے

اب یہ جانا کہ اسے کہتے ہین آنا دل کا ‏ ہم ہنسی کھیل سمجھتے تھے لگانا دل کا

پھر ایک آہ بھری اور کہا یہ رباعی میرے حسب حال ہے رباعی

تو پنداری کہ من بیجانم زندہ ‏ یا چون دگران بیجانانم زندہ
جانانہ باین وصلے بآنم زندہ ‏ غمہائے تو میخورم ازآنم زندہ

[illegible] عشق کمبخت کی بدولت ہی [illegible]

[illegible] باتین [illegible] میرا دل دکھتا ہی [illegible]

[illegible]

چاہیے [illegible] غرضکہ وہ [illegible]

سنبھلی اور [illegible] غنیمت [illegible]

کرم ہاے تو مارا کرد گستاخ

موقع [illegible] معشوق ستا [illegible]

[illegible] ای کیا [illegible]

ہی بات [illegible] اگر ایسا ہو [illegible] اور [illegible] روح کا

باعث ہی [illegible] جان [illegible] است اُس سے

سمجھا شاید ہو بھی مگر اس طرح اُسکے لیے [illegible] صاحب [illegible]

لطافت مزاج [illegible]

میرا تو یہ عقیدہ ہی ؎

[illegible] خواب آیندہ خیال ست — غنیمت دان ہمان دم را کہ حال است

جواب دیا کہ ہان ؏

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

غرضکہ یہ عجب [illegible] شرم و شکر [illegible] دم و نجھا بے شد صبح

کے قریب اُسکی آنکھ کھلی گھبرا کے اُٹھ بیٹھی مین بھی جاگ پڑا اُسنے وہی بھیگی ہوئی پوشاک

[illegible] مین نے کہا اسوقت جا کے کیا کرو گی۔ اسنے کہا [illegible] یہ

بھی نہین ہوسکتی کہنے لگی [illegible] ہوئی اجی کوئی شخص جو کام کرتا ہے اُس کا

انجام [illegible] دیکھ لیتا ہین کیا کرون گی آپ جسطرح دم نقد کے معتقد ہین

سب کو ویسا ہی جانتے ہین مین نے کہا بہتر [illegible] تو چلی گئی مجھے اسوقت

کا جانا اور اپنی تنہائی بہت شاق ہوئی۔ مترجم ؎

اُلجھن تھی اضطراب تھا کاہش تھی درد تھا — جانا تمھارا رات قیامت ہوا مجھے

جس جس عبارت [illegible] مترجم

[illegible] مجھے غسل کے لیے پانی [illegible]

[illegible] گر پڑی تمام غلاظت اور کیچڑ میں کپڑے خراب ہو گئے [illegible]

[illegible] جلد جلد نہا دھو کے کپڑے بدلے اور پلنگ پر سو رہی صبح [illegible]

میرزا [illegible] گھر کے آدمی سو کے اٹھے میرزا [illegible] نے کہا خیر تو ہے آج خانم نماز

[illegible] زعفران سے ماجرا بیان کیا اُسنے زعفران پر غصہ کیا مجھے [illegible]

[illegible] ان کے پاس آ کے بدن ٹٹولا تو اچھا خاصہ [illegible]

[illegible] کے پاس آ کے مجھ سے سارا حال بیان کیا اور کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible] آتے ہیں میرزا [illegible]

[illegible] استقبال کو گئیں [illegible]

بولی

بیت

[illegible] محبت رسم و آئینے دگر

خوردن خون جائز است [illegible]

[illegible] دیکھو تو [illegible] اور زار زار رونے لگی مجھ سے

[illegible] آنسو اپنے آنچل سے پونچھے [illegible] بلا

روئے اور رنج کرے رونا [illegible]

[illegible] آنکھیں ہیں پُر نم اور نظر ہے آل پر

[illegible]

ذرا دیر میں صاحب بھی آ گئے [illegible] اور کہا کہ اس وقت [illegible] صاحب ہوتے تو کوئی

دوا تجویز کر دیتے اس نے کہا اچھا [illegible] بلوا [illegible] حکیم صاحب

[illegible] اور نسخہ تجویز کیا دس بارہ روز میں اسکو شفا کلی حاصل

ہوئی

پیارے صاحب کا خانہ [illegible] ایک دن خانم جان کو راستے میں ملا اور سلام

کیا [illegible] نیت بھی پوچھا اچھی صورت والے

ہر کسی کی آنکھوں میں کھٹکا کرتے ہیں

اے حسن تیری وجہ سے وہ کشمکش میں ہیں

[illegible] شوق [illegible] کہا شوق

[illegible] کو طاقت و [illegible] سے تو یہی خیال ہوا اور سمجھے کہ یہ مال اچھا نہ [illegible]
[illegible] کی چاہیے پہنچا [illegible] سب لوگوں [illegible] رحمۃ اللہ فضل
کے ہاتھ ایک سونے کی انگوٹھی [illegible] فوت [illegible] زر نقد کے
چھوٹے [illegible] پیالیاں [illegible] بھیجا اور [illegible] کا بھی پیام
بھیجا۔ خانم جان [illegible] وہ چیزیں [illegible] چنانچہ معلوم ہوا کہ آپ
کے تحفے صاحب کے سامنے پیش [illegible] ہاتھ سودا کیا مینڈھکی
کو بھی لوز کام ہوا۔ یہ سنکر اُسکے آئے حواس گئے اور غریب اس فکر مین پڑا کہ
کسی طرح وہ چیزین واپس ہو جائین [illegible] دکھائے گی رحم اللہ
[illegible] فضل [illegible] سنکے [illegible] میرے سامنے بیان کیا اور اپنا نام
بتانے سے منع کر گیا مجھکو اس سے بڑا رنج ہوا بعد مغرب خیمہ کی طرف مین
جاتا تھا کہ رحم اللہ راستہ مین ملا [illegible] پیچھے جاتا تھا مین اُس کے ساتھ
خیمہ مین چلا گیا میرزائی کے پاس بیٹھ گیا اور وہ انگوٹھی خانسامان کی اُس کے
ہاتھ مین دیکھی ؎

تیری شرارتوں سے جگر داغ داغ ہے
گل کھانیکو رقیب کو [illegible] منگا دیا

[illegible] اسد آنے لگے آخر مجھ سے وہان بیٹھا
نہ گیا جلد اُٹھ کے چلا آیا اور سوچتا تھا کہ دیکھو مجھ سے اسکا تذکرہ تک نہ کیا کچھ نہ سمجھ
دار [illegible] اسی غصہ مین مین دوسرے [illegible] دوپہر تک خیمہ مین نہ گیا
میرزائی نے تیسرے پہر کو آدمی بھیجا کہ آج اب تک کیون نہین آئے مین نے کہا خیریت
ہے کچھ خانسامان سے معاملہ درپیش تھا اس لیے نہ آسکا تھوڑی دیر مین رحم اللہ
آیا اور کہا خانم صاحبہ کہتی ہین آج کیون نہین آئے [illegible] مین نے کہلا بھیجا کہ شکر ہے
دو دن کے بعد تو مین یاد آیا مین تمہارے [illegible] جھگڑے مین پھنسا
ہوا ہون اس سبب سے سب کو بھول بیٹھا ہون اور یہ شعر ایک پرچہ پر لکھ کے حوالہ کیا

سلہ اس واقعہ [illegible] کے انبار مصنف نے لگا دیے ہین۔ مترجم
سلہ [illegible] مگر دل [illegible] مترجم

بلبل نواب [illegible] [illegible]

اُس نے کہلا بھیجا اچھا عصر کے وقت [illegible]

تھا کہ عصر کے وقت تغیر [illegible] سوار ہو [illegible] کے پاس [illegible] اور

مجھے اشارہ [illegible] میں قریب گیا اور یہ شعر پڑھا

نا فہم [illegible] از خلوت رائے دل — گر چشم گفتگو [illegible] سے آید

کہنے لگی میں اسکا مطلب ذرا بھی نہیں سمجھی کیا کچھ خفا ہو میں نے کہا اپنے دل میں سوچو

کوئی بات خفگی کی تم سے ہوئی ہو یا نہیں جو ایسی صاف کیوں نہیں کہتے یہ پہیلیاں تو

میری سمجھ میں نہیں آتیں مگر ہاں میں سمجھی اچھا یہ تو بتاؤ کہنے سے کیا اور کس سے سنا؟

مجھے جو کچھ معلوم تھا بیان کر دیا اُس نے کہا ہاں یہ تو ہوا لیکن میں نے جو جواب دیا

وہ بھی آپ کو معلوم ہے میں نے کہا زیادہ تر ملال کا باعث تو یہی ہے کہ تم نے

مجھ سے چھپایا مجھے کیا خبر کس قسم کا جواب تم نے دیا۔ کہنے لگی اول تو تم کل سے

خیمہ میں تھے ہی نہیں دوسرے جبکہ میں نے خود تدارک معقول کر دیا تو آپ

سے کہنے کی چنداں ضرورت نہ معلوم ہوئی وہ بات ہی کیا ایسی تھی کہ مشورہ

کی ضرورت ہوتی۔ خیر اب بھی اُسی سے پوچھ لو کہ میں نے کیا کہلا بھیجا شاید

میرا کہنا یقین نہ آئے میں نے کہا بہتر ہے اُسیوقت اُس کو بلوا بھیجا اور اُس

سے حال پوچھا پہلے تو وہ کانپنے لگا اور بولا مجھ سے قصور ہوا معاف کیجیے

اور اس کا جواب ہونے نہ پائے ورنہ میرے لیے خرابی ہے میں نے

اُسکو مطمئن کیا اور کہا آخر خانم جان نے جواب کیا دیا اُس نے کہا پہلے تو مجھپر

بہت خفا ہوئیں پھر خانساماں کو کہلا بھیجا کہ تیرا تحفہ صاحب کے سامنے پیش ہو گا

یہ سنکے مجھکو بدگمانی جاتی رہی صبح کو رحیم اللہ کو ڈھونڈوایا تاکہ اپنے اطمینان

کی کیفیت کہلا بھیجوں وہ آیا تو الائچی اور ڈلی کھاتا ہوا میں نے کہا تو نے کہاں

پائیں اُس نے لڑکپن سے صاف کہدیا تھا خانساماں نے جو مصالحہ بھیجا تھا آج خانم

صاحبہ نے سب کو وہ تقسیم کر دیا مجھے بھی حصہ دیا میں نے دور سے اُس کے

کان پکڑ کے کہا دورہو مردود یہاں سے اور الائچیاں وغیرہ چھین کے زمین پر

پھینکدیں وہ روتا ہوا خانم جان کے پاس گیا اور میری نالش کی کہ مجھے

منشی جی نے ناحق مارا مین نے انکا کیا بگاڑا تھا اُس نے اُسکو سمجھا بجھا کے چپ کیا اور اسی کے ہاتھ مجھے بلا بھیجا اور یہ بھی کہا کہ اچھا اس کے عوض آپ کی گوشمالی منگ صاحب کے سامنے نہ کرون تو سہی مجھے یہ سن کے اور بھی غصہ آیا اور کہلا بھیجا کہ جاؤ مدرسے مین نہین آونگا اب میرا وہان کیا کام ہے

تمام دن اسی رنج مین مبتلا رہا رات کو خیمہ مین بھی نہین گیا مگر جب کچھ غصہ مدہم ہوا مین نے سوچا کہ ناحق بیچارے لونڈے کو گوشمالی کی سب واقعہ تو معلوم ہو چکا تھا پھر ایسی حرکت کرنا میری ہی زیادتی ہے تاہم مین نے شکایت مین ایک رقعہ لکھا اور صبح کو جب رحم اللہ آیا مین نے اُس سے پوچھا انکا مزاج اچھا ہے اُس نے کہا ان اچھی ہین مگر رات سے کھانا نہین کھایا ہے بالکل خاموش اور اداس ہین مین نے کہا اچھا یہ رقعہ دیدینا اور کہنا مزاج پوچھا ہے۔

رقعہ

جان من۔ تیری تمھاری محبت کا اندازہ مشکل ہے اس لیے تھوڑی بات بھی زیادہ ناگوار ہوتی ہے اور تم سخت بات کہہ گذرتی ہو جس سے میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور مجھ سے برداشت نہین ہو سکتی ہے

بجاے سنگ طفلان برگ ہاے گل بباید زد
چو مظہر میرزا دیوانۂ نازک طبیعت را

یاد رہے کہ بیوفائی اور تنگدلی اچھی نہین رسم محبت کو برباد کرنا سخت نازیبا ہے آیندہ تمکو اختیار ہے۔ ظہر کے وقت چمن مین ٹہل رہا تھا کہ رحم اللہ نے جواب لاکے دیا۔

جواب رقعہ

میرے یار سراسر حیا۔ دیکھو بلبل ایک بے تمیز جانور ہے اور پھول مین سولے پنکھڑیاں ہوتی ہین اگر کسی کو بھول گیا تو کیا ہوا ہے مگر ہر وقت اُسکے صدقہ ہوتی رہتی ہو بلکہ تڑپ سے ...

قربان کردیتی ہے حیف کہ انسان اشرف المخلوقات ہو کے محض بدگمانی اور
ذراسی خلاف مزاج بات پر اسطرح بگڑ جاوے اور عقل سے مطلق کام نہ لے مگر
آپ کا قصور نہیں بلکہ میری ہی خطا ہے

چند اے دلبر کہ ہیچ تو ہی وفا کردہ — بہر جفا کہ دلت خوش شود سزاے من ست

تقدیر ہی بری ہو تمھاری خطا نہیں

اب اتنی عرض ہے کہ میں نے قصور کیا ہو یا نہیں اس سے غرض نہیں للہ میری
خطا معاف فرمائیے اور اپنے دل کو صاف کر ڈالیے

تا نشنوی بخشش بیحساب ندیش — سے آرم اعتراف گناہ نبودہ را

مہربانی کر کے [illegible] باغ سے بھیجئے کچ بستنی جوڑا میں نے
[illegible] لوان کی ضرورت ہو اور اگر خود [illegible] حسب معمول تحفات
کی طرف [illegible] آپکی عنایت ہے۔ خاطر جمع رکھیے میں ایک حرف [illegible] شکایت کا
زبان پہ نہ لاؤنگی

[illegible] دل جو کچھ [illegible] شکوہ [illegible] کریے — وہ تو [illegible] [illegible] کیجیو [illegible] کرلے
مگر جب [illegible] آہ کر کے رہجاتی ہوں

[illegible] میرے ستانے والے — تو کبھی ٹھنڈا نہ رہے جو [illegible] کہ جلانے والے
رقعہ پڑھ کے میں رونے لگا جب عصر کے وقت اُس سے ملاقات ہوئی پہلے
ہی یہ شعر اُسنے پڑھا

جفا کشان محبت لب از فغان بستند — گرہ ز جبہہ کشا دند بر زبان بستند
[illegible] کرتے ہو خوب کرتے ہو اب میری طرف سے ایک حرف بھی نہ سنو گے آپ بے
عقل [illegible] عقلمندوں کی دور بلا۔

وے گرفتہ ما مشکل است باز شود — کہ قفل بر در میخانہ از درون زدہ اند
میں نے ہاتھ جوڑ کے کہا کہ

گرہ برو ہی شکر توان گفت — ورسنگ زنی گہر توان گفت

اُس نے کہا آپکو خیریت ہو۔ اور جلدی۔ ناچار مغرب کے بعد خیمہ میں گیا وہ
[illegible] روتے آپ مزور رکھے گر افسوس عقل کو کبھی نہ روئے۔ مترجم

تنہا صحن مین کرسی پر بیٹھی تھی مجھے دیکھ کے سر جھکا لیا - مین نے قریب جا کے کہا صاحب ! عرض کرتا ہون اصیر ہنس پڑی اور کہا چہ خوش یہ دوسری ہوئی تیر چلا کے اندر بیٹھے مین بھی آئی - مین بہت ہی پریشان خاطر میرزائی کے پاس جا بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد وہ سب کھانے کو اٹھ گئے اُس نے کہا مجھے بھوک نہین ہے مین اسوقت تنہا تھی جب تنہائی ہوئی مجھ سے بگڑ کے کہا اب جو کچھ کہنا ہو فرمایئے یہ کیا آپ کی عقلمندی تھی کہ ناحق ناحق جب دیکھو ایک نیا سوانگ کرتے ہو [illegible] ہو - میٹھی میٹھی باتین کرتے ہو جب الگ ہو [illegible]

ان تلون تیل ہی نہ تھا گویا — آپ سے اصل ہی نہ تھا گویا

یہ عیاریان اور سخن سازیان مجھے ناپسند ہین آدمی [illegible] کہدے تو اسکا حال معلوم ہو نہین آپکی طرح آنکھین [illegible] آنکھین ہو مین ادٹ جی مین آئی کھوٹ - مین نے کہا ؎

برمن از جور تو ہر چند کہ بیداد رود — چون رخ خوب تو بینم ہمہ از یاد رود

کہنے لگی بھلا یہ آپکی کیا حماقت تھی کہ نہ اصل بات کو دریافت کیا اور نہ کچھ سنا اس لڑکے کو مار بیٹھے اور اسطرح بگڑ گئے گویا جان پہچان [illegible] تھی کیا سوجھا نہین [illegible] لگ [illegible] پھنسی ہوئی اگر یونہی آپکی تنک مزاجیان اور زود رنجیان ہوتی رہین گی تو خدا ہی حافظ ہے مین نے کہا ایک تو تمنے مجھے سخت جواب [illegible] دوسرے یہ کہ مین سمجھا اگر اس باجی کے حال پہ مہربانی نہ ہوتی تو اس کے ہدیہ کو کیون قبول کر لیتین اور خوش خوش سب کو تقسیم کرتین بلکہ صاحب سے کہہ کے اسکو سزا دلواتین بولی - صاحب ! آپ کو کچھ خبر بھی ہے سمجھے [illegible] یونہی چھپا بیٹھے ہو [illegible] ٹالتے ہوئے تو اسکا تحفہ تقسیم کر دینا مہربانی پر آپ محمول کرتے ہین پھر مین کیا کہون - خدا کی عنایت سے آپ تو مجھ سے زیادہ عقلمند ہین ذرا سوچیے تو سہی جب ایک ذرا سی دھمکی مین اُسکے ہوش اڑ جائین اور سارا نشہ ہرن ہو جائے پھر اُس کے آقا تک یہ بات پہونچانا اپنی ہی سبکی اور کم ظرفی ہے یا کیا گئی گزری بات کا جھگڑا کرنا اور اپنے کو نکو بنانا مجھ سے تو نہین ہو سکتا تھا سب سے زیادہ اُس کی سزا یہی تھی کہ اُسکی چیزین اُسکو واپس نہ ہوئین -

ایسے پاجیون کو نقصان ہی پہونچانا بڑی تنبیہ ہے اور جو کچھ مین نے کیا اسمین آپ کی مشورت کی بھی ضرورت نہ تھی یہ کوئی ملکی و مالی نازک مسئلہ نہ تھا کہ صلاح و مشورہ کیا جاتا توپ تلوار کا انتظام ہوتا آپ نے ناحق ناحق اسکا اتنا طول دیا رائی کو پہاڑ سوئی کو بھالا بنا دیا مگر مجھے معلوم ہوتا ہے بی جان کی باتون سے ابھی تک سرکار کے کان بھرے ہوے ہین دماغ مین کچھ اور ہی بو بسی ہے تہمتین تراشی جاتی ہین فقرے سوچے جاتے ہین کہ کسی طرح چھدا رکھ کے الگ ہو جائیے یہ بھی بے پردگی پاشنگ صاحب کے ساتھ باتین کرنے کا رشک ہوا جسکو بار بار آپ کہا کرتے ہین ع

یہی بے پردگی شیشے مین بھی ہے
بنی ہے دختر رز پارسا کیا

مین اسکو آپکی غیوری اور مردانگی پر محمول کرتی تھی کہ آپسے نہین دیکھا جاتا یہ نہ سمجھی تھی کہ اس پردے مین کچھ اور ہی مطلب ہو ذرا آپکو خیال نہین آتا کہ خدا نے اپنے حبیب پاک کے صدقہ مین میرا مزاج ہی ایسا نہین بنایا ہو ورنہ کیا ہم مین شرم ان لوگون مین رہ کے مین اچھی رہ پائی یا مجھے ایسا ہی منظور تھا تو اور کوئی مجھے نہین چھڑاتا تھا جو خانہ ویران ہوئے پر پیچھے جاتی مین تو خدا کی قسم اس قدر بے پردگی کو بھی عذاب جان سمجھتی ہون اور خصوصاً تمھارے ہوتے اگر کسی غیر مرد سے صاحب کے یہان بات کرنے کا اتفاق ہوتا ہو تو جان دیدینے کو جی چاہتا ہے پھر یہ سب جانتے بوجھتے آپکی ایسی باتین مجھے خالی از علت نہین معلوم ہوتین آگے آپکے دل کا حال خدا کو معلوم

مین نے کہا کیا کرون اسوقت بے اختیار طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی اور اس لڑکے کو گوشمالی کر بیٹھا اسپر سنگ صاحب کے طعنے پر اور بھی رنج ہوا ع

ناز بر درد و صبا گر گوش بر حرفم مکن   آرزو بسیار باشد طبع محبوب مرا

اس نے کہا آئندہ آپکو اختیار ہے ع

بدنام ہوگے جانے بھی دو امتحان کو   تمسے کریگا کون عزیز اپنی جان کو

مین نے کہا اب انشاء اللہ میری طرف سے سوائے تمھاری رضامندی کے کوئی

نہیں ہوگا یہی باتیں تھیں کہ میرزائی آگئی گو میرے دل سے سب ملال جاتا رہا تھا مگر بی جان کے طعنہ سے سخت انقباض تھا اور کانٹا سا جگر میں کھٹکتا تھا چونکہ طبیعت افسردہ تھی میں اسیوقت رخصت ہو کے چلا آیا صبح کو دن بھر خیمے میں نہیں گیا اور دونوں وقت تماشے کے لیے سوار ہو کے چلا آیا رحم اللہ مجھے ڈھونڈھنے بھی گیا مغرب کے وقت پھر آیا اور کہا خانم صاحب نے دو بار آپکو دکھلوایا اور انتظار بھی کرتی رہیں مگر آپ نہ آئے اب چلیے میں نے کہا ان بی جان بھی ہم میں کیسے آدمی سے شوخیاں جیسے دل لگی بہت شب و مہلت کیا کیا وہ اگر ملئے دم دینے سے ہم رہ کر گئے

اگرچہ یہ کہلا بھیجا مگر دل بیقرار تھا کہیں جی نہ لگتا تھا کبھی اندر بنگلہ میں جاتا تھا کبھی باہر آتا تھا دوسرے دن ظہر کے وقت رحم اللہ نے یہ رقعہ لاکے دیا۔

رقعہ

اے بوقلموں نگار گردت گردم

ہر بار رنجش پیدا کا سبب نہیں کہتا اگر کسی کے کہنے سننے پر آگئے ہیں تو خدا حافظ معلوم ہوتا ہے ابھی تک آپکی طبیعت میں خامی باقی ہے کہ دشمنوں کی بات کا اعتبار کر لیتے ہیں میرا اگر کچھ رنج ہو نکال ڈالیے اسقدر بے اعتنائیاں اچھی نہیں اگر فیصلہ منظور ہے رات کو آئیے اور چھوٹی بیاض اپنے ساتھ لیتے آئیے ورنہ یاد رہے کہ اس ایک رنجش کی عوض میں بہت سی غزلیں آزاد کرنا پڑینگی اور کچھ نہ بنائے نہ بن پڑیگا۔

کتنے ستم تمہارے ہیں کتنا ہے میرا صبر — آج آؤ کچھ ہمارے تمہارے حساب ہو

رقعہ دیکھ کے میں رونے لگا اور دل میں نادم ہوا مغرب کے بعد خیمہ میں گیا میرزائی اور بی جان اور میری معشوقہ سب گانے میں مشغول تھیں میرزائی نے کہا خوب آپ اسوقت آگئے کسی غزل کو فرمائیے ہم حکم کی تعمیل کریں میں بیٹھا ہی تھا کہ خانم جان نے یہ غزل شروع کی۔ حافظ۔

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ — فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ
ساعتے ناز مفرما و بگردان عادت — چون بپرسیدن ارباب نیاز آمدۂ
پیش بالائے تو میرم چہ بہ صلح و چہ بجنگ — کہ بہر حال برازندۂ ناز آمدۂ

آب و آتش بہم آمیختہ از لب لعل | چشم بد دور کہ خوش شعبدہ باز آمدہ
آفرین بر دل نرم تو کہ از بہر ثواب | کشتۂ غمزۂ خود را بہ نماز آمدہ
زہد من با تو چہ سنجد کہ بہ یغماے دلم | مست و آشفتہ بہ خلوتگہ راز آمدہ
گفت حافظ دگرت خرقہ شراب آلودہ است | مگر از مذہب این طائفہ باز آمدہ

اسکے بعد یہ چند شعر گائے

دلربایانہ دگر بر سر ناز آمدہ | از دل ما چہ بجا ماندہ کہ باز آمدہ
در بغل شیشہ و در دست قدح در سر جنگ | چشم بد دور کہ بسیار باز آمدہ
اے بدم مے لبتان تا بہ بیرون دست بجیب | بہ خرابات نہ از بہر نماز آمدہ

اینقدر باش کہ من از سر جان برخیزم
چون بہ شوخی نہ امے بندہ نواز آمدہ

پھر چین نے اس غزل کی فرمایش کی غزل

شراب لعل کش و روے مہ جبینان بین | خلاف مذہب آنان جمال اینان بین
بزیر دلق ملمع کمندہا دارند | درازدستی این کوتہ آستینان بین
بہ خرمن دو جہان سر فرو نمی آرند | دماغ کبر گدایان خوشہ چینان بین
گرہ ز ابروے پرچین نمی کشاید یار | نیاز اہل دل و ناز نازنینان بین
غبار خاطر حافظ ببرد صیقل عشق | صفاے صحبت پاکان پاک بینان بین

اسکے بعد خانم جان نے یہ غزل شروع کی اور میری طرف دیکھکے مسکرا دیا - غزل

زان یار دلنوازم شکریست با شکایت | گر نکتہ دان عشقی خوش بشنو این حکایت
ہر خدمتے کہ کردم بے مزد بود و منت | یارب مباد کس را مخدوم بے شکایت
چشمت بہ غمزہ ما را خون ریخت می پسندی | جانان روا نباشد خونریز را حمایت
ہر چند بردے آبم رو از درت نتابم | جور از حبیب خوشتر کز مدعی رعایت
اندر شب سیاہم گم گشتہ راہ مقصود | از گوشہ بر آے اے کوکب ہدایت
اے آفتاب خوبان میسوزد اندرونم | یک ساعتم رہا کن در سایۂ عنایت
عشقت رسد بہ فریاد گر خود بسان حافظ | قرآن ز بر بخوانی در چاردہ روایت

بعد اسکے میرزائی نے کہا بی خانم تم سحر کے وقت مجھے گنگنا رہی تھیں اُس غزل کی

کیا اچھی لے تھی مین نے کچھ کچھ سنا تھا ذرا گانا تو سہی اُسے خانم جان نے کہا اچھا لیجئے

غزل حافظ

بالا بلند عشوہ گر سرو ناز من — کوتاہ کرد قصۂ زہد دراز من
مست است یار و یاد حریفان نمیکند — ذکرش بخیر ساقی مسکین نواز من
یاران بناز و نعمت و با غرق بختتیم — یارب لباس کار من ای کارساز من
گفتم بدلق زرق بپوشم نشان عشق — غماز بود اشک عیان کرد راز من
نقشے بر آب میزنم از گریہ حالیا — تا کے شود قرین حقیقت مجاز من
میترسم از خرابی ایمان کہ مے برد — محراب ابروے تو حضور نماز من
بر خود چو شمع گریہ کنان خندہ میزنم — تا با تو سنگدل چہ کند سوز و ساز من
از آب دیدہ بہر آتش نشستہ ام — کردی تو فاش در ہمہ آفاق راز من

آہستہ مجھسے کہا یہ مصرع سن رکھو۔

حافظ ز غصہ سوخت بگو حالش ای صبا — با شاہ دوست پرور دشمن نواز من

اسکی آنکھوں مین آنسو چھلکے جاتے تھے مگر اسطرح پی جاتی تھین کہ ایک قطرہ نہین ٹپکنے پاتا پی جان سے اسنے کہا کوئی ہولی چھیڑو اور خود بھی یہ ہولی الاپنے لگی۔

ہولی

او رے پھاگن اس نے سینچی — ڈارو نگی رنگ پیا کے پیاسے
مارون گی گیندا اور ٹمکے — سب دکھ دونگی بھلائے بھلائے
اور رنگ پیا رس مہوکے — تو مین لونگی منائے منائے

ابھی ہولی کا پورا سمان بندھا اور غصل کی چیز کچھ اسطرح کا مزا دیگئی کہ مین تو بیتاب ہو گیا خانم جان سے ضبط نہ ہو سکا مگر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی چلی گئی میرزا ای نے گانا موقوف کرکے کھانا مانگا مین نے کہا مین بھی باہر انگنائی مین بیٹھتا ہون اُس نے کہا بہتر لیکن میرے سر کی قسم چلے نہ جائیگا کھانے پر خانم جان کو بھی بلایا اس نے کہا مین شام سے کچھ چکی ہون دن کا کھانا ہضم نہین ہوا ہے رات کو نہ کھاؤنگی لیس آپ سب کھا لیجئے مجھے بالکل بھوک نہین ہے میرزا ای نے کہا بہتر ہے اگر سو جائیگی وقت تک طبیعت صاف ہو جائے پھر کھا لیجئے کہا وہ تین مہینے سے خانم کی بھوک بالکل

[illegible] خفا ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور پڑھا [illegible]   آ رہا [illegible]

[illegible]

پھر سمجھو اور یہ حرکت [illegible] حقیقت میرا [illegible] محض میری غلط

فہمی [illegible] مین سخت غیر مفید ہوا اور [illegible]

کر [illegible] اگر اقبال ایسے کرتے ہو تو ہمین دونون بدنام ہون اور راز افشا سے راز ہو جائے

[illegible] اُسوقت گاتے گاتے اسی پہ کہا تھا کہ یہ مصرع مین رکھو ع

گوئی اثر [illegible] آفاق راز من

مین برابر [illegible] اور طول کرنا مناسب نہین سمجھتی ورنہ قدر رفاقت

[illegible]

از حرف شکوہ طبع تو برہم نمی شود   شمشیر میزنی تو و من دم نمی زنم

مین نے کہا طول [illegible] یعنی عذر تو کیا گزرا ہوا اُسکے بدلے غصہ آمیز باتین مجھ کو [illegible]

افسوس مجھے رنج ہوا جواب دیا صاحب عذر کس بات کا مین نے قصور ہی کیا کیا [illegible]

لڑکے کو بہلا دینے کے واسطے مین نے مصلحتاً وہ بات کہدی تو آپ کو سمجھنا تھا کہ

اسمین کچھ مصلحت ہوگی افسوس عہدنامہ کی تم نے خوب تعمیل کی سچ پوچھو تو حق شکایت

مجھے تھا مین نے تو جانے دیا اُلٹے آپ ہی خفا ہوگئے یہ نیا طریقہ دیکھا پھر دعوے

یہ کہ عاشق ہین مرتے ہین واہ ایسی عاشقی کو سلام ہے

اُلٹے وہ شکوے کرتے ہین اور کس ادا کے ساتھ
بیطاقتی کے طعنے ہین عذر جفا کے ساتھ

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] سلطان
[illegible] [illegible] [illegible] شرمندہ
[illegible] [illegible] سی خلاف [illegible] [illegible] قسمت
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آگئے
[illegible] [illegible] کو جلا [illegible] [illegible] قائل ہوتا
[illegible] [illegible] [illegible]

میں اور [illegible] حنظرا [illegible] [illegible] تم اور [illegible] [illegible] کی کا
[illegible] اور پریشان تھی بے اختیار یہ اشعار پڑھتی تھی اور روتی تھی۔

دل در خون طپیدہ دارم — جان بر لب رسیدہ دارم
گر رسیدی نمیروم از جا — خاطر آرمیدہ دارم
از برائے نثار او واقف — جان بر لب رسیدہ دارم
نہایت شدت درد جگر سے — مسیحا کچھ ہماری بھی خبر ہے
دل [illegible] اسکو وفادار اسد
غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھے

اب ایک بار پھر سمجھاتی ہوں کہ ایسا نہ کرنا چاہیے آیندہ تمکو اختیار ہے میں نے کہا بسر چشم قبول ہے ماباعی۔

[illegible] [illegible] [illegible] قسم — [illegible] شکوہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] شمشیر — [illegible] [illegible] [illegible] قسم
القصہ [illegible] [illegible] اسکا غصہ جاتا رہا [illegible] [illegible]
للہ الحمد میان [illegible] [illegible] صلح تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اب میرزا [illegible] آگئی اور کہنے لگی میں نے ایک شعر بھی نہیں سنا اب ہمارا حصہ بھی [illegible] کہا بہتر ہے [illegible] [illegible]

غرض آدھی رات [illegible] [illegible] چلا آیا [illegible] [illegible] ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جو لکھنے کے قابل ہو البتہ [illegible] [illegible] [illegible] اختلاط اور خلوتوں

[illegible]

جدائی! [illegible] آہ جدائی!

[illegible] ہم

[illegible] آ گئے

[illegible] صاحب کے [illegible] کیمپ

[illegible] تبدیل ہو گ[illegible] جب

[illegible] اگر میری والدہ [illegible]

[illegible] خیر اور مجھ سے دوستی [illegible] کے بعد [illegible]

کہ آج کی تاریخ [illegible] دوسرے [illegible]

اور [illegible] جدائی کا الزام [illegible] حکم سنا ہوا [illegible]

[illegible] اسی طرح خانم جان کو صدمہ عظیم ہوا [illegible]

[illegible] کے پاس آکے اس نے کہا کہ [illegible] جدائی [illegible]

مومن خان دہلوی

لو سنا تم نے سفر ٹھہر گیا ‏ ‏ اپنا جانا بس ادھر ٹھہر گیا
ملنے کے وعدے [illegible] ‏ ‏ جی کے ارمان رہے جی ہی میں
سوچتے رہتے تھے تدبیر وصال ‏ ‏ تھے [illegible] کیا کیا خیال
یوں جدائی کی خبر [illegible] تھی ‏ ‏ دور گردوں پہ نظر کاہے کو تھی
کہیں کیا آہ جو کچھ سمجھے تھے ‏ ‏ نہ ہوا آہ جو کچھ سمجھے تھے

میں نے کیا جو [illegible] صاحب نے مجھے حکم دیا میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ہیں اور کوئی تدبیر نہیں پڑتی یہ سن کے وہ چلی گئی میں شب کو خیمہ میں گیا وہاں کا عالم ہی اور تھا یا تو جیتے قہقہے رہتے تھے یا آج سناٹے کا عالم ہے [illegible] وداس قیامت کی افسردگی چھائی ہوئی [illegible] کارواں یا شب ماتم کا سا حال [illegible] پریشان بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں وہ سب کھانا کھا کے اٹھ گئے میری [illegible] رو رو کے کہنے لگی آہ [illegible] اسی روسیاہ کے ہونٹوں نے میرا خون خشک کر [illegible]

[illegible]

[illegible] خوشی [illegible] مجھے

[illegible] حالت قلب

[illegible] نہیں کر سکتا فرمایا میں تو سنی تھی کہ سال آیندہ [illegible] بدلی ہوگی دفعتہً
کہاں سے آفت نازل ہو گئی ہمارے دشمن [illegible] ہو گئے

جناب [illegible] دیکھو طول اسیری کو [illegible] بہت اگلی بہار نوبت
میں نے اسکی تسلی کے لیے کہا گھبرانے کی بات [illegible] ہو غالبا خدا چاہے [illegible]
[illegible] دوسری آ گئی [illegible] کسی سوار کے پاس [illegible]
کوئی صورت بچاؤ کی نکل آئیگی اس نے کہا [illegible]
ایک فریب ان میں خوب [illegible] اگر کچھ [illegible] ہوا میری زندگی درکار [illegible]
[illegible] سے ہاتھ اٹھا لیں [illegible]
[illegible] حکم شو [illegible]
[illegible] گذرے آخرش اعظم [illegible]
کیا اب یہاں دوسرے [illegible] کے انتظار میں پڑا رہنا مفت زیر بار ہونا ہے معلوم نہیں [illegible]
[illegible] کب [illegible] اتفاق ہوا مناسب ہے کہ یہاں سے چل [illegible] تیار گھر کو
[illegible] کے پاس [illegible] کا سر [illegible] تھا غالبا تو کر [illegible] لیگا چنانچہ یہ
صلاح پختہ ہو گئی اور کشتی کی تلاش ہونے لگی اسی دن رات کو اس نے مجھ سے کہا کیوں
اب کیا کرنا چاہیے ہائے میں نے کیا سوچا تھا کیا ہوا جو صورت ملاقات تم سے ہوئی تھی میں
[illegible] زبردستی [illegible] اور میں تمام عمر کی پناہ کے لیے کی تھی ورنہ میرا عہد تھا کہ میں شادی
بھی نہ کرونگی اور چند روز زندگی یوں ہی بسر کرونگی یا اگر اعظم وغیرہ فعل حرام پر
ایسا ہی مجبور کرینگے تو اپنی جان دیدونگی اور خودکشی ایک نہایت ہی مذموم اور
نالائق حرکت ہے مگر اس بے حیائی سے میں اسکو ترجیح دیتی واسطے تقدیر کہ اب اور ہی
کچھ [illegible] پیش آگیا اور یہ ملاقات اور میرے خیالات ایک افسانہ اور خواب کا سا
واقعہ ہو گیا اب مجھے زیادہ تر جان کا کھٹکا ہے اور بیشک یہ [illegible] امر ہے اس لیے
کہ یہ ناخدا ترس لوگ وہاں جا کے نہ معلوم کیا سلوک کریں ایک بار میں

[illegible] کے موافق مقرر ہو گئی
[illegible] سکتی ہے

صیاد نہ ہر بار شکار [illegible] | باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

[illegible] اور [illegible]

دل [illegible] | درکے [illegible] عنا نم میکشد
[illegible] | ہیچ [illegible] رکھا ست جانم میکشد
دانستم [illegible] خدنگ کارگے | [illegible] میکشد
[illegible] | [illegible]

میں نے کہا در حقیقت [illegible] کرتی
کیا کروں [illegible] لیکن میں تابع [illegible] ضرور کرونگا

[illegible] | [illegible] کہ دست زد اس [illegible]

[illegible] کہ جو معاملہ [illegible] خدا کی مرضی [illegible] سے
ہوا ہے انشاء اللہ وہی انجام بھی بخیر کریگا فرمایا جی ہاں آپ [illegible] مجھے تو یہ
معلوم ہوتا ہے

در دلم بود کہ بے دوست نباشم ہرگز | چہ توان کرد کہ سعی من و دل باطل بود

میں نے کہا پھر اگر تم کہو تو جان پر کھیل جاؤں اور جسطرح ہوسکے تمکو لیکے الگ نکل
چلوں اس نے کہا ایسی بات کی صلاح میں کیوں دینے لگی [illegible] کا خوف
ہو ہاں کوئی تدبیر عاقلانہ سوچنا چاہیے جو پیش بھی چلے اور اس مصیبت سے نجات ملے
ورنہ تم تو خیر لیکن میری جان ضرور جائے گی میں نے کہا پھر تمہیں کچھ بتاؤ کہ میں اسکو پورا
کروں جواب دیا کہیں سے دو گھوڑے عمدہ بہم پہونچانا چاہیے تاکہ قابو دیکھ کے یہاں
سے چلے جائیں یہ تو معلوم ہو کہ جاتیں کے [illegible]
آسمان ایک کر دینگے اور خواہ مخواہ [illegible] دوڑیں
دھوپ میں [illegible] گلبدن چلی گئی [illegible] کا قید سے دو قدم
بھی باہر جانے کے تلاش نہ کیا میں نے کہا بہت سے مجھے کچھ عذر نہیں ہے

لہ مگر خیر ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا ایسا غضب نہ کر نہ جانے دو اپنی طرف دیکھو۔ مترجم

حساب [illegible] فرصت [illegible] کی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] کے
[illegible] مجرے [illegible] پڑے جب [illegible] مرزائی [illegible] گا [illegible]
مغتنم تھی مین نے جلد جلد سب کا [illegible] [illegible] کر دیا [illegible]
[illegible] کوشش کیا اُس نے کہا [illegible] [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہو میرزائی کا [illegible] [illegible] مرزائی
کہا [illegible] [illegible] جانے مین تو
[illegible] [illegible] کو بروز جمعہ ضرور [illegible] آپ سے جس قدر
[illegible] [illegible] نے دیکھا کہ سب لوگ مجرے کی تیاریان کر رہے ہین
[illegible] [illegible] تھی مین نے کہا خوب [illegible]

مجرے ہو رہے ہین ہمکو خبر تک نہین ؎

آپ [illegible] تو سو جاتی ہے میری قسمت
[illegible] کے [illegible] فسانہ کوئی

[illegible] سمجھی اچھی کیا [illegible] کھانے کی مین [illegible] باغ کی سیر کو بھی
تو آپ گئی تھین [illegible] [illegible] مین بھی ہوتا اُسنے کہا مین کوئی اپنی خوشی سے
نہین کرتی [illegible] کچھ کرتی ہون محض مجبوری اور مصلحت وقت کی اقتضا سے کرتی ہون آپ
[illegible] تھا یہ کیون نہین کہتے خود ہی نہ آئے مین تو بغیر تمہارے بیچونکہ
بھی خاک سمجھتی ہون اور کسی جگہ یہ دل شوریدہ نہین بہلتا باغ ہو جنگل ہو بیابان ہو شہر [illegible]
ہو کچھ اچھا معلوم نہین ہوتا ؎
ان آنکھون کو ہی اس رخ پر نور سے مطلب [illegible] کچھ [illegible]
تھوڑی [illegible] میرزائی اور بی جان وغیرہ آگئین میرزائی نے کہا میر صاحب خدا جانے
آپنے کیا سحر کر دیا [illegible] مفارقت سخت ناگوار ہے اور بخدا بہت ہی یاد آئیگا آپ کی جدائی
[illegible] پڑ یگی کمبخت فکر معاش کا خانہ خراب ہو ورنہ کاہے کو آپ سے جدا ہوتے بی جان نے
بھی اس کی تائید کی کہ مین اپنے دل کا حال نہین کہسکتی کسقدر آپ کی مفارقت کے
خیال سے بیچین [illegible] جمال نے فرمایا ایسی منھ دیکھی باتین مجھے

نہیں [illegible] اس قدر [illegible] ضرورت [illegible] دیکھنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

سے کے یاد [illegible] جیتی ہوں یاد آنے کی ضرورت ہی کیا [illegible] باقی رہی ہے

[illegible] یاد الٰہی [illegible]

ایک [illegible] مزاج ہے یہ باتیں [illegible] ابھی نہیں میر صاحب [illegible] اور [illegible] احسانات و احسانات ایسے نہیں [illegible] کبھی بھول سکیں [illegible] انشاء اللہ [illegible] خوش رہو خوش خلق [illegible] پھر ایسے آدمی [illegible]

ایک [illegible] شغل ہو تو اسکو [illegible] سینکڑوں یا تو کار رہ کے خیال آتا ہے اسنے کہا تو [illegible] یاد [illegible] احسانات [illegible] فوائد کی وجہ [illegible] نہیں [illegible] کسیکو یاد نہیں کرتا میں نے کہا صاحب [illegible] یاد کرتے ہو میں تو محض ناچیز ہوں مجھے درحقیقت [illegible] آپ خفا ہوں آپ مجھے پھر [illegible] یاد [illegible] مجھے آپ کو یاد کرنے سے کیا غرض [illegible] تھا محض زمانہ سازی اور انسانیت کے خیال سے تھا مجھے [illegible] سے [illegible] نے ہنس کے کہا میں جس وقت یاد کروں گی بی خانم [illegible] یاد دلاؤ گی کہ تم بھی یاد کرو تب تو شہر یا شہر ہی آپ کا ذکر کرینگی اس نے کہا جی ہاں آپ ضرور یاد [illegible] میں ضرور یاد کروں گی اتنے میں مٹھو آیا کہ صاحب بلاتے ہیں [illegible] سب تیار ہونے لگے [illegible] عطردان [illegible] درست کرکے بھیجو [illegible] اسکے بعد پھر [illegible] آکے مجھے بلا لے گیا میں نے صاحب سے کہا کہ اس غزل کی فرمائش کیجیے

دوش آگہی ز یادہ سفر کردہ داد باد — من نیز دل بباد دہم ہرچہ بادا باد

کارم بجائے رسید کہ ہمراز خود کنم — ہر شام برق [illegible] و ہر بامداد باد

امروز قدر پند عزیزان شناختم — یارب روان ناصح ما از تو شاد باد

از دست رفته بود و جو ضعیف ... ... گنجم ہو سے تو دل تو جانش ... ... داد
ہر شب ہزار غم بجان آید ز عشق تو ... یا رب کہ دو صد غم ... ... زیاد باد
... ... کا ہم ... آہ ... د
... ... باد

پھر خانم جان نے یہ غزل شروع کی شعر

... از دست فراقت فریاد ... آہ گر ... ... برساند ... یاد
... ... گر ... نالہ و فریاد و فغان ... در فراق تو چنانم ... ... مباد
روز و شب ... ... خون ... ... چون ز دیدار تو دورم ... ... دلشاد
... ... چشم من سوختہ دل ... ... اے ... ... کشاد
از بن ہر مژہ صد قطرہ ... ... دلم از دست فراقت فریاد
... ... شد مستغرق یار ست ... ...
تو ... ... دل ... ... آزاد

پھر یہ غزل گائی

... ... کہاں دل بیتاب ... کہا ... شوق سفر کہاں وہ قرار وطن کہا

چونکہ ... ... اپنی حالت کا اظہار تھا ... بے انتہا درد بھرا ہوا تھا مجلس کی ... ...
ہو گئی اور ... ... صاحب ... ...
... ... اور
جلسہ برخاست ہوا صبح کو پنجشنبہ کے دن میرزا علی صاحب ... ... سے
رخصت ہونے ... ... وہاں موجود ... ... سامنے ہی مجھ سے کہا کل
حاضری گے میں کا غذ دیکھوں گا جب میں رات کو خیمہ میں گیا میرزا ... نے کہا
خوب ہوا آپ آ گئے آج سارا دن پریشانی اور افسردگی میں ... ... بہلانے
کے لیے کچھ گانے کا ارادہ تھا غرضکہ تھوڑی دیر کے بعد گانا شروع ہوا میں نے اس
غزل کی فرمائش کی غزل

... ... میرو می ... لیک بد عہدی ... ...
... ... می گشتی ... مے نشینی یک نفس با میرو می

[illegible]	[illegible]

[illegible]

غزل

[illegible]

[illegible] کھول کے زار زار روئی پھر

[illegible] غزل

فاش می‌گویم و از گفتهٔ خود دلشادم | بندهٔ عشقم و از هر دو جهان آزادم
طائر گلشن قدسم چه دهم شرح فراق | که درین دامگه حادثه چون افتادم
من ملک بودم و فردوس برین جایم بود | آدم آورد درین دیر خراب آبادم
کوکب بخت مرا هیچ منجم نشناخت | یارب از مادر گیتی بچه طالع زادم

اس شعر [illegible] اور بار بار [illegible] اگلا شعر بھی [illegible] بار تکرار کیا۔

می‌خورد خون دلم مردمک چشم و سزاست | که چرا دل بجگرگوشهٔ مردم دادم
پاک کن [illegible] | ورنه این سیل دمادم ببرد بنیادم

[illegible] آه [illegible] کہا [illegible] خراب ہوئی [illegible]

[illegible] شروع کردی

[illegible] فراق | [illegible] فراق

پھر برت گئے کا نام موقوف ہوا اور پوچھا اس وقت کیا حالت تھی کس رستے بیان کرو [illegible] میر [illegible] نے کہا منگوا [illegible] [illegible] کیا اچھا بہت [illegible] کم [illegible] [illegible] جلد آؤ [illegible] کچھ حاضر [illegible] [illegible] [illegible] ہو [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] مجھے [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] کچھ [illegible] [illegible] اس نے بھی اکثر [illegible] [illegible] [illegible] کہا کہ ہاں صاحب اس [illegible] کا کیا ذکر صاحب [illegible] نہیں [illegible] پانچ [illegible] سے حساب [illegible] [illegible] میں نے بڑی محنت سے سب تیار کر دیئے [illegible] [illegible] [illegible] کے چار روپیہ [illegible] [illegible] صاحب کو [illegible] [illegible] لاکل وہ روز صرف ہو گئے [illegible] بعد آ گئے [illegible] [illegible] کشتی بیس [illegible] سو سے زیادہ [illegible] [illegible] کی بات نہیں تھی اس نے کہا آؤ کہیں ایسا نہ [illegible] حساب و کتاب میں پھنس جاؤ اور وہاں میرا حساب و کتاب کرانا تا نہیں ختم کر دیں یہ کہہ زار زار رونے لگی ؎

صیاد نے کب ناوک بیداد [illegible]
جب [illegible] شاخ [illegible] [illegible]

میں نے کہا یہ پیشگوئی ابھی نہیں اسقدر [illegible] [illegible] [illegible] میں بہت جلد کاغذات سے فراغت کر کے تمہارے پاس پہونچ جاؤ [illegible] [illegible] ایسا ہی ہو مگر مجھے آثار اچھے نہیں معلوم ہوتے شاید میری زندگی کے [illegible] پورے مجھے اپنی شومی قسمت سے امید نہیں کہ جلین سے [illegible] ہائے کمبخت تقدیر نے کیا کیا رنگ دکھائے اب یہ سب [illegible] [illegible] [illegible] نظر آتی ہے

رشید و طواط

طالع [illegible] کہ از [illegible] گر [illegible] برگردد

در دیده [illegible] آتش — آتش [illegible] گردد

در دیده [illegible] آفتاب [illegible] — [illegible] پایان [illegible] گردد

اگر [illegible]

غرض حال جو کچھ [illegible] عذر ازمود
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] میرا دل [illegible] اپنے
[illegible] تم انشاء اللہ ہمیشہ ساتھ رہینگے اور خوشی ہو نگی
[illegible] اپنی طبیعت خراب کرنے سے کیا حاصل غرضکہ صبح تک جب
[illegible] کرتے رہے آخر صبح ہوئی اور [illegible] شہر [illegible] ہوا وہان سے
[illegible]

[illegible] — شب [illegible] [illegible]

[illegible] — پھر [illegible] مین [illegible] دل

[illegible] میرزا [illegible] مین آگئین
اور [illegible] سب رخصت ہوئین۔

[illegible] — جب کوئی معشوق [illegible] جدا ہونے لگے

مین اسوقت عجب حال [illegible] تھا سب زار زار روتے تھے [illegible] ایک سکوت
کے عالم [illegible] ایک نگہ
[illegible] اگر وہ [illegible] کے [illegible] سے
اگر زبان سے [illegible] تو زبان [illegible] پیشانی پر [illegible]
دیکھکر [illegible] زار و قطار رونے لگا میرزا [illegible] پھر بیٹھ جاؤ۔

دیدار غنیمت است بنشین بنشین — [illegible] غنیمت است بنشین بنشین

این یک دو نفس [illegible] — بیا غنیمت است بنشین بنشین

مین [illegible] تم لوگون سے محبت اور ملاقات نہ کرنا چاہیے [illegible]
[illegible] غریبون نے ایسا گرویدہ کر لیا [illegible] جدائی سخت شاق ہو
[illegible] تمکو رخصت کرون میرا دل [illegible] جب

[illegible] حافظ اگر امید سے چاہا تو پھر ملاقات ہو گی اور [illegible] گذشتہ [illegible]

جو جیتے رہیں گے تو مل جائیں گے [illegible] یہی [illegible]

وہ سب الفاظ کہ [illegible] کی آخر میرزا فاخر نے میرے ہاتھ چومے

اور [illegible] رخصت کیا [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] وہ متحمل مزاج و مستقل طبیعت وہ دل کو [illegible]

کے رو کے [illegible] جب [illegible] یا وہ فراموشی کے عالم میں تھی

[illegible] کوئی لفظ کہتی تھی ہاں جب سلام کر کے چلنے لگا تو وہ میرے نزدیک [illegible]

نکلی اور یہ مصرع [illegible] پڑھا

[illegible] دل [illegible]

جب سب میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے [illegible] ہو کے چیخ چیخ کے رونے لگا کبھی [illegible]

[illegible] آنکھ [illegible] تھام لیا غرضکہ ایک سا [illegible]

چین نہ تھا ایک [illegible] آرام نہ تھا دیوانہ کی طرح ادھر ادھر پھرتا تھا [illegible] شعر پڑھتا

تھا جب [illegible] اور محمد اعظم آئے سب کو میں نے رخصت کر دیا اور [illegible]

مضطرب دیوانہ ادھر ادھر پھرنے لگا [illegible] طرح صبر [illegible] یہی حالت

[illegible] جانان وہ محرم راز [illegible] وہ نامہ بھیجا [illegible]

خوش خبر [illegible] رحمہ اللہ آیا آتے کے دیکھتے ہی میری [illegible] حالت [illegible]

[illegible] آپ [illegible] کیوں بیتاب ہوتے ہیں چند [illegible]

چند سے صبر کیجئے [illegible] صاحبہ مجھ سے فرماتی تھیں کہ میر صاحب [illegible] جلد آنے

وعدہ کیا [illegible] سینہ پر [illegible] رکھ کے اسکو [illegible] رخصت کیا [illegible]

[illegible] حال تھا [illegible] صاحب [illegible] کیا اور [illegible]

[illegible] مکان پر آ کے [illegible] روانہ ہونے کی خبر [illegible]

[illegible]

صاحب [illegible]

تھا [illegible] تڑپ تڑپ کے بسر کی

[illegible]

تیسرے دن [illegible] کے چچا جان کو [illegible] کام کا سورج کے پاس قصد سوار آیا
اور ادھر کچھ پھر ان چڑھتے حساب سے گیا ہر چند کوشش کی کہ آج تمام کام تکمیل ہو جائیں
مگر ممکن نہ ہوا [illegible] حساب [illegible] اور چچا جان کا فیصلہ اور بقیہ کا نقد [illegible]
و ترتیب کرنے کے لیے پانچ چھ روز کی مہلت صاحب سے لے لی اور یہ بھی کہہ دیا [illegible]
ہوں [illegible] بلکہ چچا جان مکان پر رہ کے اطمینان سے [illegible]
جب صاحب سے [illegible] آیا میرا عزیز محمد یوسف سے کہا کہ لالہ ٹھیکا رام
کے پاس حساب رہا [illegible] ہوں کشتی سو روپیہ کی [illegible] دو چار دن
رہا [illegible] کو [illegible] خدا [illegible] کو میرے
دو [illegible] علی [illegible] اپنے خدمتگار کو جو اس راہ سے واقف
تھا سمجھا دیا کہ [illegible] کام کر جاتا ہوں کسی سے ذرا بھی ذکر نہ کرنا یہ سب انتظام
کر کے میں لالہ ٹھیکا رام کے پاس گیا [illegible] انکو دے کے جو کچھ کہنا تھا سمجھا دیا اور اطمینان
دوشنبہ کے دن بعد نماز ظہر کشتی پر سوار ہو گیا سو اشرفیاں اپنے ساتھ لیں اور باقی
ضروریات پہلے ہی سے کشتی پر [illegible] ملاحوں سے [illegible] تنخواہ
کے پانچ روپیہ روزانہ ان کو دونگا لیکن دو دن کی راہ ایک دن میں طے کرنی
چاہیے چنانچہ انہوں نے سخت محنت اور کوشش کرنی شروع کی یہاں تک کہ تیسرے
دن [illegible] ایک پہر [illegible] دو راہ ملاحوں نے کہا آپ [illegible]
حکم [illegible] کہا [illegible] کشتی کی معلوم ہوتی ہو ادھر ہی
جانا چاہیے چنانچہ انہوں نے [illegible] ملاحوں کو دم لینے کی بھی
فرصت نہ دی [illegible] چلے جاتے تھے تا آنکہ الہ آباد میں کشتی پہنچ گئی تب ملاحوں نے
کہا کہ [illegible] کشتی [illegible] ممکن نہ تھا [illegible] یہاں پہنچ جاتی وہ پنجشنبہ کو روانہ
ہوئی ہو جس کو [illegible] ہوئے ہم تین دن بعد چلے یہاں تک تو آخر روز میں وہ کشتی نہیں
پہونچ سکتی معلوم ہوتی جو [illegible] سے اس طرف چلے آئے اور وہ کشتی دوسری راہ سے گئی
ورنہ ممکن نہ تھا [illegible] میں نے اپنے دل میں سوچا یہ سچ کہتے ہیں
اب میری تقدیر کی خوبی ہو اس قدر مجھے اضطراب و قلق ہوا کہ بیان نہیں ہو سکتا
میں [illegible] تھا کہ کیا کروں اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے

نہین [illegible] تو [illegible] لیے [illegible]
آخر یہ صلاح ٹھہری کہ [illegible] اسی دوسرے دو راہے پر کشتی
لے چلیں [illegible]
سارا [illegible] شہر کو جاوےگا [illegible] نہین [illegible] چلتے چلتے [illegible] لیے گیا
چنانچہ وہان سے پلٹ کے [illegible] کشتی [illegible] اغرب [illegible] کشتی
بہت [illegible] طرح [illegible] کے [illegible] تھے [illegible]
تین دن تک [illegible] ایک کشتی چلا کی [illegible] ملاحون سے کہا
یہان سے [illegible] طرف [illegible] روز ہوئے
اس کشتی کو [illegible] ہوئے اب اسکا [illegible] آگے [illegible]
[illegible] کشتی [illegible] اشکون [illegible] کیا [illegible] گیا
اور پورب کی [illegible] وقت ایک [illegible] ملاحون نے کشتی باندھ
دی [illegible] ذرا دم لے [illegible] کنارے آترا [illegible] یہان دوسری
[illegible] ایک طرف [illegible] ہوا [illegible]
ہوا دیکھا [illegible] ایک [illegible] ان کا خط [illegible]
کے پڑھنے لگا۔ اسمین یہ لکھا ہوا تھا۔

رقعہ

آنجا کہ توئی من آمدن نہ توانم
وینجا کہ منم تو خود [illegible] دانم

میرے تغافل شعار سلامت۔ جبسے [illegible] آپ [illegible] حیرت مین مبتلا ہوئی اور
مین آپ سے جدا ہوکے روانہ ہوئی ہر وقت اور ہر ساعت آپکا انتظار رہا آنکھین
[illegible] دیکھتے دیکھتے پتھرا گئین [illegible] دیکھنے سے گردن ٹوٹ گئی دل ہر تو دریا بیٹھ
گیا [illegible] ادھر آنکھین اٹھی ہوئی [illegible] لگی مین [illegible]
اچھلتا ہر طبیعت گھبرائی ہے کسی جگہ چین نہین [illegible] کشتی کے جھونکے
جدا سر پھرائے دیتے ہین۔

بہ ذات بحر غم سے کشتی جان حزین نکلی — کشتی غم ہجر کی چپلی کہیں ڈوب نہیں گئی
آج چھپیسویں روز سے راہ دیکھ رہی ہون مگر آپ نہ آئے پیر شنبہ آئے اتوار کی کشتی عید کا چاند
ہو گئی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھتی ہون مگر کسو ن منھ دکھائی نہیں دیتا معلوم ہوتا ہے کہیں
کشتی حیات طوفانی ہو رہی آپ اس خانہ خراب حباب کا پتہ لگ سکے تو
کہ اپنی آرزو دل کا بیمار لگایا اور کردیا ہیچ ہو خدا خیر کرے
کشتی شکستہ گیم ...
اب بجز رونے اور بلکنے کے کوئی کام مجھے نہیں اور کسی سے بات چیت سے
ہان لب سلے ہین تو آہ نکلتی ہے یا اشعار زبان پر آتے ہوئے ہون سے

اے کہ جان و دل من کشتہ پریشان ہے تو — ... شد حیران ہے تو
وہ کہ وصل نہ کردی بمن خستہ وفا — جان من چند کشد محنت ہجران ہے تو

نہ امیدے نہ پہرے دارم — دل کجا نے عجب غمے دارم
گفتہ کیستی چہ داری چشم — در غم و چشم پر نمیدارم
تا رساند سلامت بہ کس — دنکر ایسال آدمی دارم
گرچہ شکست عہد او وقت — من با ور لطف محکمے دارم

اور غضب یہ ہے کہ ذات شریف و بانی دوستوں مین مزہ ہم اختلاط جب کے اانا مین
ہوتی ہوگی دید باز دید کا لطف آتا ہوگا اسی سبب سے سیرت درنگ وارد
ہوا ہے

من با دو چشم گریان بنشستہ در فراق — تو شادمان و خرم با دیگران نشستہ

مین یہان آتش مہاجرت مین جلی جاتی ہون کلیجہ کباب ہوگیا دل خاک سیاہ ہوگیا
آنکھیں دریا کے سوتے ہین ہائے غضب اور آپ کو خبر نہین فقط

از کہ تا لہ سپند سوختہ ام — تاکہ خاموش کردہ است مرا
بیدل از یاد خویش ہم رفتم — فراموش کردہ است مرا

باوجود لذت فراق اور یہ صدمات مہاجرت جی مین خوشی سے گوارا کر رہی ہون صرف
اس امید پر کہ تم آجاؤ گے تب جی جاؤن گی اور یہ کامشین کا دشین سب ... رہ جائیگا
اللہ ... چہ پیچھے دن کرے چند سے اور آپ نہ آنے تو مجھ سے صبر کرنا

میرا حال زار قابل اظہار [illegible] دل میں [illegible] اچھا ذرا ہاتھ [illegible] [illegible]

ہی ضعف بڑھ گیا ہے

سر پھرا ہے آنکھوں میں اندھیرا [illegible] دل [illegible] موت بھی نہیں آتی

نقاہت کا [illegible] طاقت طاق الفراق [illegible]

مرنے کی بھی فرصت نہیں ای گردش ایام آسودہ [illegible]

[illegible] سے زیادہ [illegible] اشتیاق [illegible]

کیا فائدہ [illegible] کیا [illegible] گئے

چہ سوزی بداغ دوری خود [illegible] کہ چون فانوس [illegible] دارد

خدا [illegible] ایک بار تو اور [illegible] دیکھ لوں پھر [illegible] چاہے ہوا [illegible] مدت [illegible]

دل میں گزرتے ہیں اسکا بیان کرنا [illegible] سے خارج ہے چند شعر [illegible]

کا بیان ہے

بے آب ہر یابان در یا چہ گزشت بے سبزہ ہر آہوان صحرا چہ گزشت

گذشتہ بگذر بہر کس لیکن من واقفم دل کہ بے تو بر ما چہ گذشت

دل بودی و [illegible] جفا بودی ندانستم تو [illegible] لیکن بیوفا بودی ندانستم

[illegible] آرام جان خود تو خود [illegible] قضا بودی ندانستم

افسوس [illegible] [illegible] قاتل افتاد

اگرچہ اس حال میں آپ کی سلامتی اور عاقبت کی خواہان ہوں ـ

[illegible] دل [illegible] [illegible]

[illegible]

اس خط کو دیکھ کے [illegible] میرا [illegible]

یہ حال دیکھ کے گھبرایا و سمجھانے لگا مگر میری تپش دل کو ترقی تھی اور کوئی بات

اثر نہیں [illegible] مخاطب ہو کر [illegible] شعر پڑھا تھا ؎

[illegible] مصرع نامہ بر سے کہے زنجیر سے [illegible] خبر سے

[illegible] راحت آنسے [illegible] حسرت [illegible] زندگانی [illegible]

[illegible] اصلاح ہو [illegible] پڑھنا چاہیے [illegible] حضور

ہمنے کشتی چلانے مین جی توڑ محنت کی مگر افسوس کہ آب [illegible] مطلب حاصل نہوا ہماری محنت
برباد ہوئی اب آپکا جو حکم ہو ہم حاضر ہیں مگر بظاہر اب مقصود حاصل ہونا دشوار ہو گیا
ہے کہ وہ کشتی کدھر گئی اور کہان پہونچی ہوگی ؎

دریاے الفت مین سے کیا جانے کدھر گیا [illegible] یار ہو جو مدعی ہو ساحل سے [illegible]

مین نے کہا تم سچ کہتے ہو [illegible] حالت مین سوار ہوا تھا کہ آج آٹھ دن [illegible]
[illegible] حاصل نہوا [illegible] سے [illegible] اگر آگے چلا ہو [illegible] اس
کشتی کا ملنا دشوار ہے اگر چہار گرڈہ کے قریب [illegible] تو معلوم وہان موقع [illegible]
آسنے [illegible] نہین آتی اسکو پاؤن [illegible]
سے نیل رام [illegible] پہونچا ہوگا جس سے [illegible]
کا اندیشہ ہے کاش مین ساتھ ہی ساتھ روانہ ہوتا تو ابتک کب کا مطلب حاصل ہوجاتا اور یہ
سب باتین خواب [illegible] نہین ہے بالفعل [illegible]
کرنا چاہئے [illegible] کانپور [illegible] پہونچ کے جو [illegible] مقامات باقی ہین [illegible]
فیصلہ کرکے پھر [illegible] مین [illegible] اسوقت جو ہو سب گوارا [illegible]
چہار گرڈہ [illegible] جسطرح [illegible] لاؤنگا یہ خیال کرکے مین نے ملاحون کو
کانپور کی طرف چلنے کا حکم دیا ؎

سخت گردش نا امیدی ہے غم منزل بعید || تا قیامت تھک تھک کر پانچ مرحلہ چھوٹ گئے
[illegible] آگاہ نبود || ورنہ تا دوست [illegible] راہ بود

اتفاق [illegible] ہوائے مشرقی چلنے لگی ملاحون نے [illegible] اٹھا دیے اور کشتی تیزی کے ساتھ
چلنے لگی [illegible] مضطرانہ چلا جاتا تھا اور رکتا تھا ؎

جلوہ سایہ شوخی سبک رفتار رفتم || چو بوے گل ہمہ جا ہمرہ صبا رفتم

اُس دن ساٹھ کوس کے قریب کشتی نے راہ دریا طے کی دوسرے دن بھی ہوا موافق
تھی عصر کے وقت سرسیا گھاٹ پر کانپور مین کشتی پہونچ گئی۔

[illegible] || آئی کہان سے گردش پرکار پاؤن مین

[illegible] ملاحون کا حساب کر دیا اور [illegible]
[illegible]

معلوم ہوا دو دن سے تلاش ہو رہی ہے [illegible] ہوا اور فوراً صاحب کے پاس گیا
اور [illegible] سے [illegible] عرض کیا تھا اور آپ
[illegible] سے کیا حکم اسقدر [illegible]
[illegible] مجھے [illegible] استفسار کیا آخر [illegible] حکم دیا [illegible]
کر [illegible] اور فلاں فلاں [illegible] سے کہا
یہ سب کام [illegible] اور [illegible]
دن میں سارے کام درست کر [illegible] سے مل
آیا پھر اس فکر میں پڑا کہ پہلے کوئی قاصد بھیج کے [illegible] کی خبر منگوانی چاہیے [illegible]
ہو اسکے بعد جو کچھ کرنا ہو [illegible]

جوان مرگی

ڈھیر دیکھے گل [illegible] — واہ کیا نیرنگ [illegible]

ع دیکھو [illegible] ہیں [illegible]

میں نے اسی فکر و تردد میں ایک دن صاحب سے کہ معلوم [illegible] صاحب
کے پاس چپار [illegible] بھیجا یا نہیں [illegible] کیا [illegible] صاحب کو چٹھی [illegible]
جواب آئیگا تو یہ حال بھی معلوم ہو جائیگا میں نے اپنے دل میں شکر کیا کہ قاصد بھیجنے کی فکر
سے نجات ملی آٹھ دن گذر گئے مگر کچھ جواب نہ آیا میں نے صاحب کو پھر یاد دہانی کی فرمایا
[illegible] اور چٹھی لکھتا [illegible] میں نے کہا [illegible]
وغیرہ کا [illegible] حال دریافت کیجئیگا صاحب [illegible] مطلب تو میں سمجھا
نہیں میری [illegible] وقت [illegible] تھا کہ چپار گڑھ سے خط لکھو [illegible] اور صاحب کو بھی
عرضی بھیجو نگی مگر ابتک نہ خط ہی آیا نہ عرضی اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید کسی دوسری
طرف وہ لوگ چلے گئے صاحب نے اسیوقت دوسری چٹھی [illegible] جواب چھٹے دن
آیا لکھا تھا کہ اعظم جی کا قافلہ یہاں پہونچا اور [illegible]
[illegible] اعظم جی کی لڑکی کے یہاں کی آب و ہوا ناموافق ہوئی اور بیمار ہو گئی

[illegible] قاصد بھیجا [illegible] متعجب نہیں کیا۔ مترجم۔

[illegible] پریشان ہو گئے [illegible] علاج کے لیے پندرہ دن ہوئے کہ [illegible]
[illegible] سخت گھبرا گیا کہ [illegible]
[illegible] اور ناکامیوں سے [illegible] فراق سے [illegible]
[illegible] جانا چاہیے [illegible]
اسی پریشانی اور فکر میں تھا کہ کسی آدمی کو [illegible] تھا دن
رات [illegible] اور پریشانی [illegible]
غرضیکہ ایک [illegible]
[illegible] ایک آدمی میر [illegible] کے پاس [illegible]
ایک خط میرے نانا کے [illegible] لایا اس میں لکھا تھا کہ راستہ سے خانم جان کا مزاج ناساز تھا
جب ہم چنار گڑھ پہنچے [illegible] صاحب کی سرکار میں [illegible] نوکر ہو گئی اور خانم جان
کا علاج شروع کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا بہت سا علاج ہوا [illegible] مسہل ہوئے تنقیے بھی
کرے متواتر نسخے تبدیل کیے گیے لیکن چنار گڑھ کی آب و ہوا زیادہ تر اس کے
مخالف ہوئی جس سے مرض میں اشتداد اور ضعف بشدت ہو گیا آخر [illegible]
روانہ ہوئے یہاں آٹھ دن ہوئے پہنچے اور [illegible] کے قریب [illegible]
ہوئے ہیں یہاں بھی بہت علاج ہوا اور بڑے بڑے حکما کو دکھایا مگر [illegible]
روز بروز ناتوانی بڑھتی جاتی ہے چونکہ کانپور کی قیامت کے زمانہ میں جب کبھی اس کا مزاج
ناساز ہوا آپ کے علاج سے فوراً صحت ہو گئی اسلیے اس نے خود ہی یاد دلایا کہ اگر بڑے
حکیم صاحب تشریف لے آئیں تو مجھے انشاءاللہ صحت ہو جائے گی چنانچہ اسی کے اصرار
سے میں یہ آدمی آپ کی خدمت میں بھیجتی ہوں اور صاحب کو بھی عرضی لکھ دی ہے
بھی اجازت دیدیجیے آپ کے اشفاق کریمانہ سے امید ہے کہ جس طرح [illegible]
فرمائیے جس سے خانم جان کی جان بخشی ہوتی اور ہم سب تمام عمر بندہ بے دام ہو جائینگے
صاحب نے عرضی پڑھی اس میں [illegible] لکھا تھا [illegible] بڑے حکیم صاحب کو جلد
بلوا لیا چنانچہ نانا صاحب حاضر ہوئے اور خط کو دیکھ کے بہت افسوس کیا [illegible]

[illegible] کہ جناب [illegible] صاحب بھی [illegible] مترجم

کے پاس گئے صاحب نے میرزا کی عرضی اور انکی طلب کا حال بیان کیا اور کہا مجھکو
بہت افسوس ہوا جانم جاناں بڑی لائق عورت ہی خدا اسکو صحت دے آپ جلد روانہ ہو جائیے
اور اسکا علاج کیجیے چونکہ ناصاحب کو خبر ہی تھی ہندوستان کی آب و ہوا آنکو دق
کے اطوار اچھا سمجھتے ہیں لہذا انھون نے قبول کیا اور نوکری سے ہاتھ اٹھا لیا
اسی قاصد نے بات کرتا تھا کہ انھون نے کہا اور چھپا کے سے آپ کی بیگم کی کہی
ہو اور ایک خط ایسا ہی دیا ہی میں نے اسکو لے لیا دیکھا تو جانم جاناں کا خط
تھا اور افسوس ضعف کی وجہ سے خط لکھنے میں ہاتھ تھرایا تھا چنانچہ حروف و الفاظ
کی کشش میں لغزش پیدا تھی میں روتا ہوا علیحدہ چلا گیا اور اسکو پڑھنے لگا اسکی
نقل یہ ہے

رقعہ

رفتے شد کہ رہ مہر و وفا مسدود است

نہ کسے میرود انجا نہ کسے مے آید

جانم جاں بخش میرزا میرے محترم سرتاج سلامت . بعد سلام کے معلوم ہو جس دن سے میں کشتی
پر سوار ہو کے یہاں پہنچی ہون آپکی حسب وعدہ ہر وقت منتظر اور نگران رہتی تھی کہ
اب آپ آتے ہیں لیکن حیف کہ آپ نہ آئے اور نہ کچھ خبر ہی بھیجی

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

یہ تو خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ آپنے بے پروائی کی ہوگی یا مجھے بھول گئے ہو البتہ میری
بدقسمتی اور گردش طالع نے آپ کو روک رکھا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ نے غالباً
بہت ترددی کی ہوگی اور حتی الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا ہوگا مگر میری بدقسمتی
اور نگون بختی کا کیا علاج میرا خیال ہے کہ اسی حساب و کتاب نے جو میرے سامنے
پیش تھا آپ کو فرصت نہ دی ایسے میں اپنی حالت زار کیا بیان کرون

ہو رہے ہیں ظلم بیحد افلاک سے
امتحان میں ایک مشت خاک کے

تیر قسمت یا نصیب بیٹھ نے دو رقعے اپنے کرب انتظار اور حسرت و ملال میں لکھ کے
دریا کے کنارے لکڑیون پر باندھ دیے تھے کہ شاید آپ میری تلاش میں آئیں تو انکو

دیکھیں خدا جلد نے گیا اور وہ دن پیش آئی کہ اب تک نہ آپ خود آئے نہ کوئی خط آیا بجز یاس گر
اور چارہ کار نہیں بار دست میں ہے ۔

نہ رہی دوا لے نالہ دل حسرت پیت کی … ہاں کچھ نہ کچھ تلافی مافات چاہیے

میرا یہ حال ہے کہ روز بروز درد جگر میں ترقی ہے مرض اپنا کام کر رہا ہے طاقت طاق
ہو گئی جسم ان کمزور ہوا ہے ہڈیاں تک نکلی جاتی ہیں ۔

نہیں معلوم کچھ … کیا کیا نہ ہجر میں ترے بیمار پہ ہوا

اب زیست کی امید نہیں نقارہ کوچ بج رہا ہے عالم جاودانی کا سفر درپیش ہے
کسی کروٹ کسی پہلو چین نہیں ہے کوئی غمگسار ہے نہ ہمدرد نہ یار ہے نہ مددگار آہ ہجر
دل زار کس سے کہوں درد جگر کی تسلیاں اب غضب کی ہیں کہ کلیجہ نکلا پڑتا ہے مگر اف
نہیں نکال سکتی ۔

کروٹیں لیں فراق میں تمام رات … ہاتھوں … دل ناصبور تھا

شوق جگر … لخت جگر غذا … سے ہجر کا مرض
کیا ہے بیماری عشق کی دوا … علاج کیسا درد فرقت ایک جسم … تو
بتاؤں ۔

کبھی دل میں کبھی سینہ میں کبھی پہلو میں … چارہ گر کیا کہوں … درد کہاں ہوتا ہے

ہائے بغیر تمھارے مٹی خراب ہے تمھاری مفارقت نے … دی ہے کوئی چیز اچھی
نہیں معلوم ہوتی ہاں موت سامنے ہر وقت کھڑی ہے اور تقاضہ ہے کہ چلو اب دنیا کی
آب و ہوا تمھارے موافق مزاج نہیں … میرے ماتم … ہے گلوں نے
دامن چاک کر ڈالا … جمع ہو کے بیٹھے … بلبلوں سے …
کے عوض مرثیہ خوانی آغاز کی ہے ساقی نے شراب ارغوانی کی جگہ خوناب …
پی ہے … لخت جگر کے کباب بھن رہے ہیں — غنچہ … کے دم بخود ہو گئے درخت
مرجھا گئے شاخیں سرنگوں ہو گئیں سنبل نے بال کھول دیے سوسن ماتم کی نوحہ
گر ہے … مجنوں دیوانہ ہو گیا ہے چنار نے منہ نوچ ڈالا … ہو گئے
سرو مارے غم کے … کا کھڑا رہ گیا نرگس آنسو بہا رہی ہے گیندے کا رنگ زرد
پڑ گیا لالہ کا جگر داغدار ہے صنوبر خاک پر تڑپ رہا ہے درختوں کے پتے

کف افسوس ملتے ہیں باد صبا نے فرش راہ میں بچھایا یا ہی پہاڑون سے آبشار یون
گرتی ہیں بادل امڈ امڈ آ آ شور و غل مچاتے ہیں قیامت تو یہ ہی کہ یہ ہنگامہ برپا ہوا اسقدر
شور و شیون کی صدائیں بلند ہوئیں کہ جنون نے گریبان تک ندی کا کان پہونچی تک
درنگی پوچھ بیٹھا یہ نالہ اسکا ہی کیون ہوتا کہ خاک مین مل گیا اپنے میں کہ مسند
چھوڑ دیا مجھے لکھ گئی طغیانی قلم اور طبیعت کی نا یہ ٹھیک ہی تم جانا ہاتھ میری اس حیا
زندگی پہ لفرین ہی کہ بغیر تمہارے زندہ ہون یہ بھی کوئی لطف حیات ہی اسکو موت
سے بدتر جانتی ہون خدا کے لیے کبریا کے لیے اتنو رحم کرو

بیا بہ پرسش من ورنہ بعد ساعت چند ‎ ‎ ‎ ‎ نہ من نہ شوق تو نہ انتظار ماند

اگر یہی حالت چند روز اور رہی تو سمجھ لینا کہ یہ سراپا حسرت خاک ہو گئی میرا حال
منتہی ہو گیا ہی کہ شاید تم آجاؤ تو پہچاننا دشوار ہو گا

دست مژگان نہ سنبھالے تو نہ سنبھلے ہرگز ‎ ‎ ‎ ‎ چشم بیمار بھی الجھے ہی سہارا لیکر

اے کاش کچھ ہو مگر تم آجاتے تو میں اس سے زندہ ہو جاتی اب مجھے کوئی تمنا نہیں کوئی
آرزو نہیں بجز اسکے کہ خداوند عالم اپنے حبیب پاک کے تصدق میں ایک دفعہ تمہاری
صورت دکھا دے اور خاتمہ بخیر کرے

میں تمہیں اپنے سر کی قسم دیتی ہون کہ میرا یہ حال معلوم ہونے سے ہرگز رنج نہ کرنا
ہان جہانتک ممکن ہو جلد آنے کی کوشش کرنا ایک ایک لحظہ مجھے سالہا سال
سے زائد ہی

بیا کہ در تن مرد ہ روان در آید باز ‎ ‎ ‎ ‎ بیا کہ در دل خستہ توان آید باز

بیا بیا کہ جدائی نہایتے دارد ‎ ‎ ‎ ‎ طپیدن دل بے صبر نہایتے دارد

ز اشتیاق تو مردیم رحم خوش چیزست ‎ ‎ ‎ ‎ فراق حدے و ہجران نہایتے دارد

میرے پیارے سب باتون کو جانے دو بیمار کی عیادت مسنون ہی اسی کا لحاظ کرو اور
چلے آؤ ... پابندی لازمی ہی

اے دوست بپرسیدن حافظ قدمے نہ ‎ ‎ ‎ ‎ زان پیش کہ گویند کہ از دار فنا رفت

ماندست ز بیمار فراق تو دمے چند ‎ ‎ ‎ ‎ وقت ست اگر رنجہ نمائی قدمے چند

مین لکھنؤ مین صرف اسی غرض سے آئی ہون اور آپ ... صاحب کے بلانے ...

تصور کیا ہو کہ اس حیلے سے آپ [illegible] اور [illegible]

[illegible]

دل [illegible] آگے [illegible] کر جو فدا امیر سے چھٹنے والے
[illegible] پایا ہو اسکا بدلہ کسی [illegible] سے
تھیں ہے

[illegible] وہ — دلبر بکش و عاشق کش و عیار [illegible]
تا بہ اندک [illegible] عشق کش [illegible]

[illegible] بیچارہ [illegible]

ہیں ہائے [illegible] کہ اس [illegible] کو دیدہ و دانستہ [illegible]
تنگ کروگے دوست کی بھی جان پر بن جائیگی آخر یہ اکہنا آگے آیا اور پھر روز سیاہ
دیکھنا نصیب ہوا اگر تقدیر [illegible] اسکو دخل ہوا اور کیا زور ہے
مجھے کی کیا خبر تھی [illegible] مجنون کے ساتھ [illegible] سب ہوگی
میری کیفیت [illegible] بعض اوقات ہجر و ملاقات
سب ہیچ معلوم ہوتا ہے ایک وارفتگی [illegible] بیخودی ہے کہ دنیا فراموش بلکہ خود فراموش
ہوجاتی بہت ہے

ز فراق شادمانی و ز فراق غم ندارم
بغم تو آن چنانم کہ غم تو ہم ندارم

ہاں ہوس ہو تو اتنی اور آرزو ہو تو یہ کہ پروردگار مجھے ثابت قدم رکھتا اور خاتمہ بخیر
کرنا مجھے مرنے کی پروا [illegible] بھی خوف نہیں ہے

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند — لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز — مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

اور اب کیا لکھوں افسانہ طویل فرصت قلیل طاقت طاق زیادہ اشتیاق ہے

نامہ اگرچہ [illegible] یک نوشتہ ام — بسیار دارم من بتو اندک نوشتہ ام

خط پڑھتے ہی میں نانا صاحب کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ میں بھی مدت سے

لکھنؤ جانے کا ارادہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب کے [illegible] علاج [illegible] چلا آیا [illegible]
ایک ہفتہ [illegible] ہوگا صاحب نے [illegible] اجازت [illegible]
[illegible] اک کر دینا چاہیے [illegible] کیا ہو سکتا ہے
وہاں سے آگے [illegible] صاحب نے [illegible] صاحب سے
[illegible] کتاب میں مصروف ہوا [illegible]
صاحب نے میرزا کی تحریر کا جواب لکھدیا کہ دو تین دن آ کے [illegible]
[illegible] کر دیا۔

جواب رقعہ

[illegible]

زسرگذشت بے تو آب چشم
یکے از سرگذشتم بے تو این است

دلبر دلنواز محبوب جانباز سلامت [illegible] معلوم ہو تمہارا [illegible]
[illegible] کا حال دریافت ہونے سے بیحد رنج [illegible]
میری آنکھوں [illegible] گیا ہے

حدیث ہول قیامت کہ گفت [illegible] شہر — کنایت است کہ از روزگار ہجران گفت

میری جان [illegible] اگر سنو گی افسوس کرو گی صاحب کتاب کی وجہ سے پہلے توقف ہونا
کشتی پر سوار ہو کے روانہ ہونا دور دور تک جانا پھر آنا پھرتا پھرتا دوسری طرف
جانا تھا [illegible] کنار دریا پانا وہاں سے کانپور [illegible] بعد روانگی کا قصد کرنا [illegible] صاحب
سے [illegible] جواب نہ آنا پھر لکھوانا قاصد بھیجنے کا قصد کرنا۔ میرزا کی کا خط آنا اور

[illegible]

چہ حال دل را کہ صید خستہ است [illegible] فتادہ پنجہ کبوتر بہ چنگ شاہین ست

[illegible] شام کو دو [illegible] آدمی [illegible] خط کے نانا صاحب کی [illegible] پہونچا

نانا صاحب نے انکو [illegible] اور مین نے [illegible] کاغذات [illegible]

کرکے نانا صاحب کو [illegible] دیا کہ [illegible] کو صبح کے وقت [illegible]

[illegible] لکھنو جانے کی خبر [illegible] چند مین نے انکو

سمجھایا مگر [illegible] چلنے پر آمادہ ہوگئے [illegible]

[illegible] رخصت کیا اور نانا [illegible] ساتھ سوار [illegible]

[illegible] ہفتہ کی شام کو لکھنؤ مین داخل ہوگئے نانا صاحب نے [illegible]

کے آدمی سے کہا کہ محمود نگر مین مولوی الطاف الرسول صاحب [illegible] کے

مین تم جا کر [illegible] آنے کی خبر کردو اور سویرے آؤ ہم تمھارے ساتھ [illegible]

اس کے [illegible] اور انکا قیام [illegible] رات دو پہر [illegible]

[illegible] رات کی رات یہین ٹھہرینگا صبح کو [illegible] رات کو نانا صاحب

اور مولوی صاحب [illegible] بیٹھے مین مولوی صاحب کے اصرار اور [illegible]

مگر نوالہ حلق سے [illegible] اور مطلق اشتہا نہ تھی [illegible] حرارت

سے [illegible] اور پلنگ پر لیٹ [illegible]

[illegible] کیسی عجیب و غریب خیالات آتے تھے اور وحشت و اضطراب کا ٹھکانا نہیں تھا [illegible]
پڑھتا تھا اور اشعار پڑھتا تھا۔

اب کیونکر [illegible] بستر پر [illegible] کو [illegible] پہلو [illegible]
جب صبح ہوئی نماز پڑھ [illegible] صاحب [illegible]
چلوں گا انھوں نے کہا اچھا چلو پلٹتے وقت تمھاری نانی کے یہاں [illegible]
[illegible] آدمی ساتھ لیکے ہم چلے حضرت اعظم جی کے مکان پر پہنچے [illegible]
اور [illegible] لوگ قرآن پڑھ رہے [illegible] بھی اعظم جی اور میرزائی
[illegible] اور سب [illegible] بیٹھی
مگر وہ در نایاب وہ یوسف ثانی وہ لیلی باوفا کہیں پہلے دیکھتے ہی میری آنکھوں [illegible]
چھا گیا اور بیہوش [illegible] آنسو تو ایک بھی نہ [illegible] سینہ پھٹ گیا اور دل کے
پرخچے اڑ گئے اور نانا صاحب سے بھی ضبط نہ ہو سکا اور رو پڑے میرزائی نے
[illegible] سلام کیا اور نزدیک آکے بیٹھ گئی زار و قطار روتی تھی اور حال بیان
کرنے لگی۔

کہا کیوں حکیم صاحب اس میری بنو نازو کی موت ہی تھی جو آ [illegible] توقف ہوا
پہلا قاصد [illegible] صاحب کے آنے میں دیر ہوئی میں نے دوسرا بھیجا [illegible] مجھکو تو یہ روز
سیاہ دیکھنا تھا [illegible] کا ماتم [illegible] دیر لگی وہ مرتے دم
[illegible] ذکر کرتی تھی چنانچہ جس رات کی صبح کو اسکا کوچ تھا شام کو [illegible]
دوسرا قاصد کتنے دن ہوئے حکیم صاحب کے پاس گیا ہے میں نے کہا اتوار کو گیا تھا یقیناً
اسی دن پہونچ گیا ہوگا اس نے کہا تو اس حساب سے اگر حکیم صاحب دو شنبہ [illegible]
چلتے تو منگل کو یہاں پہونچ جاتے [illegible] شنبہ یا آخر وقت جمعرات کو ضرور پہونچ
جاتے [illegible] پنجشنبہ کی شام بھی ہو گئی مگر آپ تک نہ آئے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] صاحب
نے اجازت نہیں دی یا خود آپکو کام ہوگا خدا معلوم کیا وجہ ہوا اب مجھے یقین ہو گیا
کہ اب میرا پیمانۂ حیات لبریز ہو گیا خیر خدا کی مرضی [illegible] حسرت
و ارمان کے ساتھ مروں [illegible] گیا ہے۔

[illegible] مترجم

اور نفس کی [illegible] جیسے کہا کیا نہ کیا اپنے سنبھلنے کے لیے
لیے کہ [illegible] لگی اور ایک آہ بھر کے کہا کہ میری عمر تمام ہو چکی [illegible] خدا کی
[illegible] کے قربان کہ میرا ایسا فاش کر دیا اور [illegible]
اور [illegible] سے نجات [illegible] اسی طرح بہت کچھ کہتی رہی بیٹی نے کہا اماں جان ایسی
ایسی باتیں [illegible] خدا [illegible] مطلق ہے [illegible] شفا ہو جائیگی ایسی باتیں نہ کرو [illegible]
[illegible] سمجھتے ہیں مگر شاید [illegible] ہو گئی ہیں دوسرا آدمی
[illegible] کی کہنے لگی ہاں اطمینان
[illegible] ایسے نظر آتے ہیں کہ شفا ہو جائیگی
[illegible] زندہ رہیگا [illegible] چاہیے [illegible] کے لیے
اسوقت سے آخر دم تک [illegible] اس کی باتیں اور [illegible] رہی چنانچہ
اسوقت قبلہ کیطرف منہ کر کے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا اور تکیہ پر [illegible]
[illegible] دعا مانگتی رہی ہم لوگوں کو ذرا تسکین ہوئی [illegible] کئی راتوں سے ہم سب جگ رہے
تھے ذرا لیٹنے کے لیے [illegible] مجھکو خود پکارا جب [illegible]
آنکھ کھلنے تک صبح ہو [illegible] شاید میرے [illegible] کی وجہ سے سب بھوکے
[illegible] شربت [illegible] مجھے پیاس معلوم ہوئی ہم نے جلد ربکیوڑہ
اور بید مشک کے عرق میں حل کر کے شربت تیار کیا دو چار چمچے اس نے پیے ہم کو بہت
ہی اطمینان ہوا کہ خدا کی عنایت سے آج مزاج اچھا ہے پھر ہمنے بھی کھانا کھایا اور فراغت
کر کے میں نے [illegible] دیکھا تو بے خبر سوتا پایا اس سے اور بھی تسکین ہوئی کیونکہ مہینہ بھر
سے ذرا بھی رات کو سوئی نہ تھی قریب صبح بیدار ہو کے پوچھا کہ نماز کا وقت آگیا یا نہیں
میں نے جواب دیا ہاں بی بی آگیا [illegible] بھی اٹھ بیٹھے اپنے تکیہ لے کے تیمم کیا
اور اسی طرح تکیے پر نماز پڑھی پھر ہاتھ اٹھا کے دعا مانگی جو ہم نے بھی سنی [illegible] کہا خداوندا
تو غفار [illegible] پاتا ہے اور [illegible] ظاہر و باطن کا عالم
و دانا تو خوب [illegible] ہے کہ میری نیت جو کچھ تھی اور اب تک [illegible] تیری
درگاہ میں التجا کرتی تھی [illegible] مقصد دلی حاصل ہوں یا اس بلا سے جس میں گرفتار
ہوں محفوظ [illegible] تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کروڑ کروڑ احسان کہ اگرچہ خواہش دلی حاصل [illegible]

نہیں ہوئی مگر کہ [illegible]

دکھایا [illegible] پچھی ہیرا ماسٹر کے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوا ایسی سے [illegible]

[illegible]

روح نکلا [illegible] معلوم [illegible]

ہو گیا پھر تو [illegible] بیگم سے [illegible]

[illegible] تھا رہا بعد [illegible]

[illegible]

[illegible] چھپا دیا اور خالی ہاتھ [illegible]

[illegible] صفات کو یاد کر کے [illegible]

اخلاق [illegible] - نفاست تحمل - بردباری - [illegible] شیریں کلامی [illegible] محبت - [illegible]

و کاوت [illegible] ہے کیا کیا [illegible]

نہ چھیے [illegible] نہیں ہاے آنکھ کا نور گیا دل کا سرور گیا [illegible]

بیکس بے یار چھوڑ گئی ہاے میری محنت سالہا سال [illegible]

[illegible] مجھ سے چھین لی گئی ہاے [illegible]

کس سے پوچھوں [illegible] کا راستہ معلوم نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

تھی جب [illegible] اس [illegible] کو اس وقت کا سفر میری [illegible]

بیماری کے لیے سفر [illegible] سوار ہونے کے بعد دو تین دن تک کچھ بھی [illegible]

[illegible] اور رہتی اور [illegible] بالکل نہیں کھاتی تھی ہم سمجھے

[illegible] اسکا دوران [illegible] جو سب کو ہوا اسکو بھی ہوگا اسی سے [illegible]

چوتھے دن دوپہر کو اس نے استفراغ کیا [illegible] سفر اگر اور [illegible]

ہو آیا ساعت بساعت ترقی کرنے لگا [illegible] کے ویسی ہی تپ موجود

[illegible]

[illegible] وقت آخر [illegible]

[illegible] کہ آپ آ جائیں [illegible]

[illegible] شب پنجشنبہ و ہو ہی حساب [illegible]

[illegible] میں ورد ممکن [illegible] آ گئے ان باتوں کے بعد نانا صاحب

[illegible] میرزا الہی کے پاس بیٹھا ہوا [illegible]

کہا اے صاحب میری خاطر دیا [illegible] نے کی اب [illegible]

[illegible] نے اسکا کچھ جواب نہ دیا [illegible] شعر پڑھا

کجا آیم سراغ یوسف گم کردہ خود را [illegible]

میرزا الہی نے پھر کہا

[illegible] طپیدن چہ فائدہ [illegible] بے فائدہ

[illegible] نانا صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ ان لوگوں سے [illegible]

[illegible] انہیں آپ اصرار [illegible] منگوایا [illegible]

[illegible] کے رحم اسد کو [illegible] پیچھے دیکھا اور وہ

[illegible] اسی دیوار کے نیچے اسی سنگ سے لپٹ گیا اور اسقدر رویا کہ [illegible] تھا

[illegible] ہو کے رونے لگا پھر مجھے سمجھایا کہ [illegible] سے کیا

حاصل جو کچھ ہونا تھا ہو گیا [illegible] کہ اس کو ساتھ لے کے مرقد [illegible]

[illegible] شخص نے [illegible] نانا [illegible] رک گیا رحم اسد نے

کہا کہ [illegible] کشتی کے پیچھے پیچھے آنے کا وعدہ کیا تھا میں نے کہا ہاں اسے کہا [illegible]

[illegible] تھا اگر دا اگر وہ پردہ کر کے بیٹھی رہتی تھیں اور پیچھے کی کھڑکی کھول کے

[illegible]

اور آگے بھی صرف [illegible] تھی وہ بار بار [illegible]
[illegible] کبھی کبھی [illegible] ایک [illegible] کبھی میں دو وقت میرزائی اور [illegible]
[illegible] پلنگ پر بیٹھی رہتی تھیں [illegible] چھوٹی سی بیاض جو آپ نے [illegible]
تھیں پڑھتے تھے دن [illegible] تو دیکھا کہ نہایت ملول اور [illegible]
سے آشوب چشم ہوگیا [illegible] غرض جس شب کی غذا بھی
نکل گئی سب جمع ہوگئے مگر اس دن سے [illegible] کہا صرف یہ کہا اسوقت مجھے تنہا
چھوڑ دو نیند آتی ہے ذرا سو رہونگی [illegible] لگی اور
اور میں ٹہلنے لگا تھوڑی دیر کے بعد آنکھ [illegible] دیکھا وہ ظالم
ستمگار نہ آیا میں نے کہا [illegible] سوائے آپ کے اور کس کو [illegible]
نے [illegible] ایسی کلمہ کہا مگر میں نے [illegible] غرضکہ اسوقت
سے تپ شروع ہوئی اور روز بروز بڑھنے لگی آٹھ آٹھ پہر بے غذا پڑی رہتی تھیں ضعف
کی وجہ سے پہلو بدلنا دشوار تھا ناتوانی کی حد تھی ؏

حسرت اے طاقت ایام وصال جاناں — آج مجبور ہیں کروٹ بھی بدلنے کے لیے

کبھی بڑی منت و سماجت سے [illegible] دال خشکہ کھا لیتی تھیں اس سے چار دن کے بعد بہت
ہی مزاج ناساز ہوگیا مجھ سے فرمایا تو کشتی کے عرشہ پر جا کے بیٹھ اور دیکھتا رہ کوئی چھوٹی کشتی
آتی ہو جس [illegible] کی کشتی بندھی ہو اگر دیکھنا فوراً مجھے [illegible] کر دینا چنانچہ اسدن سے
میں دو دو پہر [illegible] پر بیٹھا [illegible] خانم صاحب
کی جب کشتی ٹھہرتی تھی ضرور آپ سے اتر کے کنارہ پر آتی [illegible] وغیرہ منع
کرتی تھیں مگر نہیں مانتی تھیں [illegible] دو تین گھڑی دن رہے کشتی ٹھہری مجھ سے فرمایا
ان درختوں سے جو کنارہ پر لگے ہیں دو تین لکڑیاں لے آ چنانچہ میں لایا کہا انکو آپس میں
رسی سے باندھ اور کنارہ پر کھڑا کردے اور یہ کاغذ اس میں لٹکا دے پھر الہ آباد کے
قریب ایک جگہ ایسا ہی کیا میں نے وہ اپنا خط میں نے لکڑیوں پر پایا تھا پھر اس نے
کہا جب چنار گڑھ پہونچے ایک حکیم [illegible] کیا گیا مگر کچھ فائدہ نہوا بلکہ ضعف
اور نقاہت زیادہ ہوگئی تب خانم صاحب نے کہا مجھکو کانپور یا لکھنؤ لے چلو تو آرام ہو جائیگا
یہاں کی آب و ہوا اور بھی خراب ہے ہر چند بی جان صاحب ہولی صاحب کے پاس

ذکر ہو گئی تھی مگر خان صاحب کے لیے سب گھبرا گئے تھے آخر لکھنؤ کو روانہ ہوئے بعد چند
روز کے جب کسی حکیم کا علاج فائدہ مند نہوا خانم صاحبہ کے شوہر کا نپور آدمی بھیجا
گیا انھوں نے مجھکو ایک خریطہ دیا کہ آدمی کو دیدینا آپ کو پہونچا دے جب آپ
کے پاس سے خریطہ آیا میں نے خانم صاحبہ کو پہونچا دیا وہ حالت نزع کی آنسو دیکھتے
رونے لگیں اور فرمایا کہ افسوس پہونچتا بعد اسکی کی وجہ سے آنے کا موقع نہوا اب یقین
ہو نہ آنکھیں میں نے تسکین کے لیے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے جبتک آپکو اطلاع
نہوگی وہ نہ مرینگے بتوفیق نہیں کہ ایک لحظہ بھی ٹھہر سکیں فرمایا معلوم نہیں اسپر حسیم
پر گیا آنت [illegible] امید تو مجھے ہرگز نہ تھی کہ [illegible]
کے [illegible] کوئی ایسا ہی سانحہ پیش آگیا کہ آنا نہو شاید خانصاحب حساب کتاب [illegible]
کے جھنجھٹ میں پڑ گئے [illegible] حساب نے سب ارادے خاک میں ملا دیے اب
بھی اسی کا سبب ہوگا میں نے کہا دوسرا آدمی گیا ہے اسکو اسقدر توقف ہوا اس سے امید
قطعی ہو کہ ضرور آتے ہونگے یہ سنکے ایک آہ کھینچی اور کہا بھائی ع

پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

منگل بدھ جمعرات کو بہت ہی انتظار کیا جمعرات کو پانی گرم کرا کے غسل [illegible] جمعہ پاک
کیا اور پوشاک بدل کے سب سے کہا تخلیہ کر دو میرے پاس کوئی نہ آئے سب الگ
ہو گئے مجھے تنہائی میں بلا کر کہا ایک پیالی میں تھوڑا چونا گھول کے لے آئیں سے
چند تعمیل کی عصر کے وقت مجھے ایک سفید کاغذ خریطہ میں سی کے دیا اور فرمایا اگر وہ
ظالم بیرحم حکیم صاحب کے ساتھ آئے تو یہ پرچہ دیدینا اور اگر وہ نہ آئیں اور کسی بات
میں پھنس جائیں تو جسطرح ممکن ہو اسکو انکے پاس پہونچا دینا یہ میری وصیت ہے اسکو ضرور
پورا کرنا یہ میری آخری خدمت اور آخری تجھپر فرض [illegible] میں نے کہا بسر و چشم تعمیل کرونگا
اول تو وہ خود ہی انشاء اللہ آئینگے اسوقت آپکے سامنے ہی دونگا اور اگر ایسا ہی
کچھ پیچ پڑ گیا کہ میر صاحب نہ آسکے میں خود کانپور جا کے پہونچا دونگا اور خود جواب
لا دونگا یہ سنکے زار زار رونے لگیں اور کہا بھائی اب یہ ہونا [illegible] قضا سر پہ پہونچی
مرض اپنا کام کر گیا ملک الموت کی صورت آنکھوں میں پھر رہی ہے اب [illegible] خواب
و خیال سمجھنا چاہیے -

اجل ہی نصیب ہے وہ بھی غائب
کوئی دیکھے کسیکا آمرا نصیب

میں بھی رونے لگا اور دیر تک میں اور وہ دونوں روتے رہے پھر جی ہلکا ہوا میں نے کہا کیا ہوں ستیاناس ہو اس حساب کا وہ دھوکا جسنے مجھے روک رکھا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آخر ایسا ہونے والا ہے اسکی کیا حقیقت تھی اگر میں بھی مجھے روشن تو جان بچ کیا تا اور کسیطرح پہونچتا اسے اب کیا ہو سکتا ہو وقت ہاتھ سے جاتا رہا اور کچھ بھی کچھ نہو سکا

پھر میں جان گرانا یہ ہے کیا مال لے دل
اک تصدق ہو ترے وقت کے ٹلنے کے لیے

خیر اسوقت مجھے نانا صاحب بلاتے ہیں کل بات رات میں آؤنگا اور مزار جانان پر چلونگا یہ کہکے میں نانا صاحب کے پاس آیا انھوں نے کہا میں [illegible] ان لوگوں کو کچھ کھانا کھلا دیا ہو اب چلنا چاہیے چنانچہ سب سے رخصت ہوکر باہر آئے رحم اللہ نے وہ خریطہ چپکے سے مجھے دیدیا میں نے جیب میں رکھ لیا اور مکان پر آکے کھولا دیکھا ایک سادہ بند کاغذ لپٹا ہوا ہے اور اس پر دو شعر لکھے ہوئے ہیں

بسیار شکستہ بود خط تا صد [illegible] | چو خواہی [illegible] دل نامہ ام شود اظہار
[illegible] نوشتہ [illegible] | تو ہم زردی بخوان چنانکہ تو دانی

میں اس اشارہ کو سمجھ گیا اور ایک طشت پر آب میں اس کاغذ کو ڈالا تو [illegible] ہو گئے میں نے پڑھا مضمون تھا وہ یہ تھا جسکو میں نے نقل بھی کر لیا ہے

[illegible] دل پھٹا لے مجھے جو لکھ
[illegible] [illegible] سیاہی کر گیا

رقعہ آخر

[illegible] دم نہ آنے [illegible] | [illegible] ہو نا ضرور ہے
[illegible] جانم تو ہی اک زندہ سا تم | [illegible] خواہی آمد
[illegible] کا [illegible] بعد سلام [illegible] | [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہوا [illegible] اور معلوم [illegible] قسمت [illegible] مجھے آپ [illegible] اسکا [illegible] حرف عشق [illegible] ہوا اور [illegible] ہیں کاش کوئی تو آئے [illegible] دو [illegible] تم آئے [illegible] مجھے یقین [illegible] اب دم نکلا صد بار جان ہو [illegible] مرض [illegible] کہ تم آجاؤ [illegible] اب [illegible] وہ اب [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] محبت [illegible] مرض [illegible] جاتا ہے [illegible] تمہارے [illegible] خاک بھی نہیں سمجھتے

احباب کسی کو نہ کریں فکر دوا میں [illegible]

کسی ساعت کی جان ہوں اب [illegible] آنے کی قدرت نہیں کہ تمہارے دیدار کا [illegible]

خیال اجل سے تسلی کر دوں [illegible] جان [illegible] ہو چکی

[illegible] قضا کے آنے کا [illegible]

[illegible] مرتے مرتے بھی تمہاری صورت نہ نظر آئی۔ اگر بعد میرے آئے تو کیا فائدہ

[illegible] کیا جو تربت پہ [illegible]

[illegible] کیلئے [illegible]

میں خدا کی قسم اب بھی [illegible] نہیں ہوں اور نہ تمکو کوئی الزام [illegible] میرے بخت نارسا کی [illegible] میری دعا ہمیشہ سے یہی تھی کہ خدایا [illegible] تم سے تمہارے ساتھ بسر کر دے ورنہ مجھے پیوند خاک کر دے میرا پردہ فاش ہو

یا تو [illegible] مری کاش طبیعت ہوتی

یا مرے پہلو میں وہ چاند سی صورت ہوتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یونہی تھی اور جیسا انسان [illegible]

تب مجھے گلہ مند ؎

لب پہ میرے کچھ شکوہ [illegible] ہے
گزرا جو کچھ مجھپر وہ قضا یا نصیب سے ہے

میں یہی کہتی ہون کہ خدا [illegible] قصور نہین سمجھتی [illegible] تم سے رنجیدہ نہین

ہون [illegible]

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من [illegible]

ہان آرزو ہے تو یہ کہ دنیا مین تجھے [illegible] کے لون اور خاک مین [illegible]

پڑ رہی ہون ؎

عوض حور خدا سے تجھے دلبر مانگون
خلد دینے لگے مجھکو تیرا گھر مانگون

اسے کیا مزہ ہو اسوقت جبکہ ؎

عرصۂ حشر مین [illegible] کرے گم مجھکو
اور پھر ڈھونڈتے گھبرائے ہوئے تم مجھکو

اب دنیا مین اگر آرزو باقی ہے تو یہ کہ تم کو ایکبار مرتے دم دیکھون اور یہ نہو تو تم میری
خاک پر ایکبار ہو جاؤ تاکہ میری ہڈی قبر مین لگے ؎

قبر پر بعد فنا آئیگا
چار آنسو ہی بہا جائیگا

خونبہائے من ہمین باشد کہ از خونم کشتہ
بر سر لوح مزارم نام محبوب مرا

میرے وفا پرور دوست [illegible] تو میری یہ بات تو بطور وصیت

مجھ کو غم ہو چکا اور رنج فضول سے عوض اپنی یہ عادت کر لو کہ جب دستر خوان پہ بیٹھا
کرو تھوڑا سا کھانا کسی محتاج کو دے دیا کرو اور ایک قطرہ پانی زمین پہ چھڑک دیا کرو
اس ترکیب سے مجھے بھی ثواب پہونچیگا اور تم ہمیشہ مجھے یاد رکھو گے

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی ۔ بیاد آر حریفان بادہ پیما را

یہ خط اب میں تمام کرتی ہوں اگر میری زندگی باقی ہے تو پھر ملینگے اور جیتی کرینگے
ورنہ سدا حافظ تم کو اللہ کو سونپا ہم تو چلے

دامن دل پہ دیکھیے کیا ہو
اپنا تو نباہ کر گئے ہم

ہر چہ کرد از سر شوخی کہ بابا یار بود ۔ قصہ کوتہ شد و گرنہ درد سر بسیار بود

زیادہ بس باقی ہوس

رقعہ کو دیکھ کے میں بہت رویا چونکہ مرنا جینا اختیاری بات نہیں ہے ورنہ شدت
غم سے دم نکلا جاتا تھا اور روح قالب میں تڑپتی تھی ساری رات جس طرح گذری صبح کو
بابا صاحب قبلہ مجھ کو گھر سے آئے مجھ کو بھی ساتھ میں نانی صاحبہ کے مکان سے
ساتھ لیا جب اعظم جی کے مکان پر پہونچے میرزا علی حیدر مرحوم کی باتیں کرنے
لگے جی بشاشت کے جلنے سے باہر آیا اور رحم اللہ کو ساتھ لیکے قبرستان
میں گیا اس سے فیروز کی قبر دکھا اشارہ کرکے کہا

وہ نگاہ اور تی ہو وہ مجھے یاس
وہی ہو دیکھ لو مدفن کسیکا

میں نے پہلے فاتحہ پڑھی اور پہلے [illegible] دل پر جبر کرکے پڑھی جب فارغ ہوا
دل امنڈ آیا اور ضبط ہو سکا بے اختیار قبر سے لپٹ کے زور زور سے رونے
لگا اور بسمل کی طرح لوٹتا تھا کہ کسی طرح میری روح قالب سے نکل جائے

بہت رویا وفائیں یاد کرکے
ستمگر دیکھ کے مدفن کسیکا

وہ تو جیا جسکو زمین پر سے دے چکا رحم اللہ ہر چند منع کرتا رہا مگر میرا قلق کم
ہوتا تھا قبر سے لپٹ کر گر پڑا اور روتا ہوا اچھا گیا [illegible] غش بار بار

جرا تھا تصنیف دختر بیدار حسین جان بابا کرامت کا رہ خود رو درخت [illegible]
حسین ابھرتے رنگیا رحم نہ تنہ دے یہ حال دیکھکر عقل بجایا اور کسی ولا نقیر دوڑ آیا دو دوست
سے مجھے بڑی مشکل سے [illegible] اس کشمکش میں ایک جوتا کبھی سیر تماشا میں جاتا رہا
[illegible]
ہو آپ کبھی [illegible] میری کمر اور کو سے میں
سخت صدمہ پہونچا تھا بالکل جھک گیا تھا اور شکستہ ہو کے قبر پہ سر رکھ کے
وہین بیچارا رہا [illegible] اُس سے کہا بھائی مین مرجاتا تو بہتر
تھا اب لطف زندگی باقی نہ رہا [illegible] پیارا معشوق جب دنیا مین نہ رہے
پھر ایسی حیات پر [illegible] ایسے جینے پر لعنت ہو۔

ترجیع بند نوحۂ مومن علیہ الرحمہ

یہ گلستان سراسر تماشا نہین رہا — وہ نوبہار گلشن دنیا نہین رہا
افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین — [illegible] نہین رہا
[illegible] مہر و ماہ کو — کیا جا ہین سوز گار تمنا نہین رہا
کسکو گلے لگائیے شوق ہمکنار — وہ خوش گلو سے سینہ [illegible] نہین رہا
اپنی خرابیون کو کہان جا کے روئیے — وہ شمع روے انجمن آرا نہین رہا
حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی — جس سے کہ زندگی کا مزا تھا نہین رہا
کس سے نباہیے کہ سواے وفات کے — دنیا مین ہاے نام وفا کا نہین رہا
اب کسکو دیکھئے کہ کسی کو نہ دیکھیے — وہ پردہ سوز چشم تماشا نہین رہا

ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی
یہ آب و تاب حسن اُسی کے دم سے تھی

مدفون ہے زمین چمن وا مصیبتا — معدوم ہو وہ غنچہ دہن وا مصیبتا
جس نازنین صنم پہ گران تھا حریر [illegible] — اُسکا [illegible] کفن وا مصیبتا
[illegible] جواب — [illegible] وا مصیبتا

[illegible] نقصان [illegible]

[illegible] | [illegible] کا [illegible] وامصیبتا
[illegible] | [illegible] چرخ کہن وامصیبتا
[illegible] | [illegible] خاک میں [illegible] وامصیبتا
[illegible] | [illegible] ہلاک شدن وامصیبتا
[illegible] | [illegible] وامصیبتا
[illegible] خاک میں | [illegible] خاک [illegible] وامصیبتا

کیا اعتبار دہر کا عبرت کی جائے ہے
عشرت سرا کبھی [illegible] ماتم سرا سے ہے

رحم اللہ [illegible] میری [illegible] سے [illegible] مجھ سے تو کبھی [illegible] اگر چہ خودکشی [illegible] حرام [illegible] گردن اسکے [illegible] کر گزرتا

دل ناکام تک تھیں سب امیدیں | رہی جب [illegible] ہو گیا

[illegible] بالکل [illegible] باتوں سے [illegible] ہو جاتی [illegible] بہرحال [illegible] معلوم ہوتا ہے آیندہ آپ جانیے رحم اللہ [illegible] جاتا تھا جس سے [illegible] دیکھا کہ [illegible] غسل کیے ہوئے [illegible] اور ایک تخت پر بیٹھے ہیں [illegible] اور میں اسکے سامنے [illegible] میں نے سر اٹھا کے یہ شعر فرمایا

[illegible] بعد از قتل | مشت خاک [illegible] سزاوار نبود

میں نے [illegible] کہا [illegible] تم بیمار ہو گئے ہو [illegible] اچھا خاصہ دیکھتا ہوں شاید چیلہ بازی [illegible] بیٹھے کی تو [illegible]

[illegible]

آگئے کہ اچھی ہوں مگر تمھاری یہ حرکتیں مجھے بہت ہی ناپسند ہیں تم عقلمند ہو کے اس قسم
کی ابلہانہ اور عامیانہ ارادے کرتے ہو بڑے شرم کی بات ہے [illegible] کیا کر دن میں
یہاں آیا تو کسی کمبخت نے کہدیا کہ تمھارے دشمن انتقال کر گئے جب سے مجھے سرسام
ہو گئی اور چاہتا تھا کہ ہلاک ہو جاؤں فرمایا اگر یہ سچ بھی مان لیا جاے تاہم [illegible] تمکو
قسم دی تھی اسکو بھی بھول گئے حالانکہ جو کچھ تمنے سنا ہو غلط سنا ہے [illegible] ابھی
خاصی ہوں اب تو میرے سر کی قسم کھاؤ آیندہ ہرگز یہ خیال [illegible] نہین اپنے حقوق
تمکو نہ بخشونگی اور حشر میں دامنگیر ہونگی اچھا اب آپ جائیے مین کہا [illegible]
ہی کو تھا کہ رحم اللہ کو چھینک آئی اُسکی آواز سے چونک پڑا اور افسوس [illegible] اٹھا تو تھر
پڑ رہے تھے وہان سے چلا راستے مین رحم اللہ سے خواب کا حال بیان کیا اُس نے کہا آپ
کسی کے سمجھانے کی کیا ضرورت ہے خانم صاحب نے خود ہی آپکو جتا دیا ہے [illegible]
[illegible] سے کیا حاصل جسطرح ہو سکے صبر کرنا چاہیے میں ارادہ
مستقل کرکے [illegible] کے مکان پر پہنچا راستے مین دس روپیہ رحم اللہ کو دیے اور اس سے
کہا کہ تیرے والی [illegible] ن تو میرے ساتھ چل ورنہ جسوقت تیرا جی چاہے میرے
پاس آ جانا مین ہمیشہ تیری خدمت سے باہر نہونگا تو میرا اور مرحومہ کا رازدار ہے
مجھے [illegible] لازم ہے

مرا عہدیست با جانان کہ تا جان در بدن دارم [illegible] خویشتن دارم

نانا صاحب نے مجھ سے کہا اب چلنا چاہیے چنانچہ ان [illegible]
وہان سے [illegible] چار پانچ دن کے بعد لکھنؤ سے کانپور روانہ ہوے
یہان پہونچکے منگ صاحب نے یہ حال [illegible] افسوس کیا مین نے اُسکی وصیت
کے موافق کھانے اور پانی کا معمول کر لیا واقعی بہت [illegible] وصیت ہے خواہی نخواہی
ہر روز دو تین بار یاد آ جاتی ہے اور کسیطرح فراموش نہین ہوتی اسی زمانہ مین مین نے
ایک قطعہ [illegible] کا لکھا تھا جو یہان نقل کرتا ہون قطعہ

خانم زہرہ جبین چونکہ ز اوج بقا — آہ بجشن شباب شد بہ حضیض فنا
کرد چو سال [illegible] — ہاتف غیبی چو شنید این ندا
وا دریغا ناصحہ عقب وقمر — آہ فنا شد صفی با وفا

[illegible]

خاتمه

هر چند شرح عشق [illegible] است که بقوت عقل و فهم [illegible] و جلالت او تو
توان نشست باید دید که صفت و عیان بجمال حقیقت آن نظر توان کرد چنانچه حضرت
مولانا روم قدس سره میفرماید ؎

هر چه گویم عشق را شرح و بیان — چون به عشق آیم خجل باشم از آن
شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت — عقل در شرحش چو خر در گل بخفت
چون سخن در وصف این حالت رسید — هم قلم بشکست و هم کاغذ درید
شاد باش ای عشق خوش سودای ما — ای طبیب جمله علتهای ما

عشق در حقیقت محبت است و کمال استغنا منفر و محبت ذات او [illegible] عشق
مندرج در ذات او عاشق جمال او جمال او است جمال مندرج در جلال احدیت [illegible] ام
خود را خود عشق بازد و بر نفس [illegible] عاشقی نغمه آغاز د ؎

عشق است آنکه در همه جا جلوه میکند
گه از لباس شاه گه از کسوت گدا

باید دانست که غرض از عشق جاشنی درد و غم [illegible] هم نفس و هوا و زین
و هر آنکه خند نفسانی را با فیض روحانی گویند از جهت عشق و عاشقی [illegible]
مشت خاک را چه یارا که [illegible] از عشق در زی تحریر می آید و یا مرتبه از محبت زود ی
تقریر کند چنانکه گفت ؎

قلم از قصهٔ عشق از نویسید همه عمر — عمر آخر شود و قصه بپایان نرسد

از انجا که این سانحه حیرت افزا از وفا نمودن مطلوب سراسر جفا و محبوب بے سر و پا
وفا بود لهذا القول قائلے ؎

سرگذشت عهد گل را از نظیرے بشنوید — عندلیب آشفته تر میگوید این افسانه را

حرفے چند از بدو طفولیت [illegible] سنه یکهزار و دو صد و پنج هجری از خاطر پرور دبه
تحریر در آورد و نظر بر عبارت مسجع و مقفی نکرد چنانچه نظیرے گوید ؎

از عتاب و لطف یکسان اند مشتاقان عشق — بلبلان را با [illegible] است [illegible] مضمون [illegible]

[illegible]

[illegible] قطعه

[illegible] اختم — [illegible]

[illegible] شکر — [illegible]

[illegible]

حدیث عشق [illegible] بیانم — چو شمع افتاد آتش در زبانم

[illegible] — [illegible] عشق [illegible] عاشقی هست

[illegible] گفت نسیم

[illegible] حسن قبولی ده بیانم را — چو نے لبریز کن شیرین زبانی ده دهانم را

[illegible] کز ما یاد ماند — که هستی را نمی بینم وفائے

[illegible] امید [illegible] دارم — زانکه من بندهٔ گنهگارم

والله اعلم [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] قبول — [illegible]

صلی الله علیه وسلم

تمام شد

خاتمہ کی عبارت [illegible] معلوم ہوا [illegible]

تصانیف شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی

		قیمت
(۱)	المامون	۱۲
(۲)	سیرة النعمان	۱۲/
(۳)	الفاروق	۶/
(۴)	الغزالی	عہ/
(۵)	سوانح مولانا روم	۱۲/
(۶)	موازنۂ انیس و دبیر	سہ/
(۷)	علم الکلام	عہ ۲/
(۸)	الکلام	۸/
(۹)	رسائل شبلی	۱۲/
(۱۰)	اورنگ زیب عالمگیر	۱۲/
(۱۱)	سفرنامہ مصر و روم و شام	۱۲/

تصانیف حکیم مولانا عبدالحی نائب ناظم ندوہ

(۱)	طبیب العائلہ	۴/
(۲)	تعلیم الاسلام	۱/۴ پائی
(۳)	اصلاح	۱/

المشتہر شفاعت علی علوی منیجر مسلم بک ایجنسی امین آباد لکھنؤ